https://famousurdunovels.blogspot.com/
بس اِک پل
PRIME URDU NOVELS
از قلم
ایمن صغیر
https://primenovels.blogspot.com/

ناول

بس اِک پل

مصنفہ: ایمن صغیر

مکمل ناول

ہر طرف طلباء بکھرے ہوئے تھے کلاسز سے زیادہ جگہ جگہ جمگھٹے کی

صورت میں موجود تھے ویسے بھی آج کل کلاسز کم ہی ہو رہی تھیں اس

لیے سب بے فکری سے باتوں میں مگن تھے۔ منہا بھی گارڈن میں کچھ دوستوں کے ساتھ گپے مارتے ہوئے ٹھنڈی

ہوا کا لطف لیتا اپنی بیسٹ فرینڈ کا انتظار کر رہی تھی۔ مگر دو گھنٹے ہونے کو آئے تھے دونوں ہی غائب تھیں۔

منہا جب بیٹھے بیٹھے اکتا گئی تو وہاں سے اٹھ کر کلاس روم کے جانب آئی اندر جھانکا مگر کلاس روم خالی پڑا تھا وہ منہ

بناتی وہاں سے مڑ گئی۔

کیا ہوا کسے ڈھنڈ رہی ہو منہا؟ عابدہ نے اسے نظریں دوڑاتے دیکھا تو پاس آکر پوچھا۔ کیا تم نے آمنہ کو دیکھا ہے

منہا نے اپنے لیئر کٹ بالوں کی پونی کو جھلاتے ہوئے کہا۔

آمنہ !ہاں کچھ دیر پہلے لائبریری کی طرف جاتے دیکھا تھا عابدہ بولی

اوکے تھیکس۔ منہا یہ کہتے کی ساتھ ہی سیڑھیوں کے جانب چل دی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

ہائے آمنہ کیسی ہو۔۔ آمنہ جو لائبریری میں بیٹھی اپنے سامنے کتابیں

اور کچھ نوٹس پھیلائے بیٹھی تھی۔ اپنے برابر میں بیٹھتی منہا کی آواز پر اس کی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔ ہمم!!

الحمد اللہ

یہ کیا کر رہی ہو؟ منہا نے اسے بک پر تیزی سے ہاتھ چلاتے ہوئے

دیکھا تو پوچھا۔

یہ بس اسائیمنٹ تھا سر ہارون کا وہ ہی کمپلیٹ کر رہی تھی۔ آمنہ نے مسکرا کر کہا۔

مگر یہ تو اگلے ہفتے کو سمبٹ کروانا ہے نا؟ منہا نے سوالیہ نظریں سے پوچھا؟

ہاں! پر میں نے سوچا فری ہوں تو ابھی کر لو اچھا تم بتاؤ یہاں کیسے؟

آمنہ کو اس وقت منہا کا یہاں آنا حیرت میں مبتلا کر گیا تھا کیونکہ وہ لائبریری کم ہی آتی تھی بلکے وہ تو کلاس ہی کم اٹینڈ کرتی تھی۔۔ ارے بس بور ہو رہی تھی۔ منہا نے آمنہ کے سامنے سے ایک کتاب کو کھولتے منہ بسورتے ہوئے کہا۔۔

کیوں؟ آمنہ کو اُس کی بات کچھ ہضم نہیں ہوئی۔

وہ کنزہ اور آئمہ نہیں آئی ہیں جب کے کل رات ہم سب ساتھ ہی

تھے پھر بھی کسی نے نہیں بتایا کے آج بنک کریں گیں۔ منہا نے خفگی سے کہا۔۔

کنزہ اور آئمہ منہا کی دوستوں کی فہرست میں سب سے اوپر آتی تھیں فیملیز کے بھی آپس میں کافی اچھے تعلقات تھے اس لیے بھی۔ اچھا تم چلو میرے ساتھ اُس نے آمنہ کے سامنے بکھری کتابیں سمٹتے ہوئے کہا۔ مگر کہاں؟ آمنہ نے منہا کے ہاتھوں کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا جو تیزی سے سب کچھ اٹھا رہی تھی۔

کینٹین اور کہاں؟ مجھے بہت بھوک لگی ہے۔ صبح بھی بنا کھائے ہی کالج آگئی تھی اب بھوک سے میرا برا حال ہے منہا نے پیٹ پر ہاتھ رکھتے کہا۔

مگر منہا؟ آمنہ نے کچھ کہنا چاہا۔ ہمم! منہا نے کتابوں کو بند کرتے اس کی طرف دیکھا۔۔

تمہارا روزہ نہیں ہے؟ آمنہ نے حیرت سے پوچھا۔

نہیں منہا نے فوراً ہی نفی میں سر ہلایا۔ مگر کیوں؟ مجھ سے بھوک برداشت نہیں ہوتی اس لئے نہیں رکھا جاتا منہا نے لاپرواہی سے کہا۔۔ آمنہ کو اس کا اتنے سکون سے دیا گیا جواب سن کر گیا تھا۔

مگر کوشش کرو گی تو رکھ لو گی اور پھر روزے کا مطلب ہی ہر طرح کا برداشت ہے منہا۔ اس لیے تو اللہ پاک نے اجر بھی بڑا رکھا ہے۔ اور پھر کوشش کرو گی تو اللہ ہمت دے گا۔۔ آمنہ نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

آمنہ اکثر ہی اسُے دین کے بارے میں چھوٹی چھوٹی باتیں بتاتی رہتی تھی۔ مگر منہا ان باتوں کو سر کے اوپر سے گزار دیتی تھی۔ جیسے ابھی۔ اسُ نے جیسے آمنہ کی بات سنی نہیں تھی۔

منہا اور آمنہ کی دوستی دو ماہ پہلے ہی ہوئی تھی اور نا جانے کیسے ہوئی تھی۔ کیونکہ منہا کی لسٹ میں آمنہ کا شمار حیران کن بات تھی۔ منہا کے بے انتہا دوست تھے جو اسی کی طرح بولڈ اور اپرَ سوسائیٹی سے تعلق رکھتے تھے وہ اپنے دوستوں میں مشہور بھی بہت تھی ماڈرن، اسمارٹ تھی جہاں ہوتی اپنی دلکشی بکھیر دیتی۔ اس کی خوبصورتی اور ادائیں نا جانے کتنوں کے دل دھڑکاتی تھی اور اس بات کا منہا کو علم بھی تھا۔ جب کے آمنہ کا اُن چیزوں سے دور دور تک کوئی واسطہ نہیں تھا۔ آمنہ مذہبی گھرانے سے تعلق رکھتیتھی وہ بہت نا سہی مگر کافی حد تک ویلسیٹلڈ فیملی سے تھی۔ منہا کی آمنہ سے دوستی ہونے کی وجہ آمنہ کا سوبر نیچر تھا۔ منہا کو آمنہسے بات کرنے کے لیے بناوٹی لب ولہجے کی ضرورت نہیں ہوتی تھی جیسے باقیوں کے لیے ہوتی تھی۔۔

منہا جب، جیسے، جس انداز میں چاہتی آمنہ سے بات کر لیتی تھی۔۔۔

آمنہ کبھی بھی اسُ کے لفظوں کو پکڑتی نہیں تھی اور نا ہی اس سے کبھی پوچھتی تھی کے اس نے کب شوپنگ کی ؟کہاں سے کی ؟ کیا لیا؟ کتنی مہنگی چیز؟ یہ ہی باتیں منہا کو اس کے پاس لائی تھیں۔ کیا ہوا منہا؟ کہاں کھو گیں ؟ آمنہ نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے ہلایا۔ ہممم کچھ نہیں۔ اچھا اب چلو؟ آمنہ نے کتابیں اٹھاتے ہوئے کہا ۔کہاں ؟اس بار کہاں کا سوال منہا نے کیا۔

تم نے ہی تو کہا تھا کینٹین جانا ہے ؟ آمنہ نے اسے یاد دلاتے ہوئے کہا۔ مگر تمہارا تو روزہ ہے نا؟ منہا کو اس کے کینٹین جانے پر حیرت ہوئی۔ ہاں ں ں ں! آمنہ نے ہاں کو کھیچا۔۔ پھر؟ منہا نے بات ادھوری چھوڑی ! ارے تمہارے ساتھ کینٹین جا کر بیٹھنے سے میرا روزہ نہیں ٹوٹے گا۔۔ اب چلو کیونکہ مجھے اگلا پیریڈ بھی لینا ہے ؟؟ آمنہ نے مسکراتے ہوئے کہا تو منہا بھی اس کے ساتھ چل دی۔۔

ابھی دونوں کینٹین میں آکر بیٹھے تھے۔۔۔ منہا اپنا آڈر دے رہی تھی

کے منہا کی اک دوست بینا اس کے پاس آکر بیٹھ گئی۔۔ میرے

لیے بھی ایک برگر اور کولڈرنگ لانا من (منہا)! عید کی شوپنگ ہو گئی؟؟؟

بینا نے ویٹر کو آڈر دیتے ہوئے۔۔۔ منہا سے سوال دغا۔۔

نہیں ابھی نہیں؟ میں کل گئی تھی بوتیک کنزہ اور آئمہ کے ساتھ مگر کچھ پسند نہیں آیا۔۔ منہا نے بیزاری سے اپنے

ناخن دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔ اور تم نے! منہا نے پوچھا؟ ہم! کافی حد تک ہو گئی ہے مگر مجھے وہ ڈریس پسند نہیں آئے

تو کچھ ڈریسز اور ابھی لینے ہیں؟ بینا نے کولڈرنگ کا سپ لیتے ہوئے کہا۔۔

اچھا اگر تم چاہو تو میرے ساتھ چل سکتی ہو۔ میری کزن کی فرینڈ ہے اس کا اپنا بوتیک ہے نیو کا لیکشن آیا ہے مجھے

پکس بھیجیتھیں مجھے تو اچھے لگے بینا نے آفر دی۔۔

اوہ۔۔ ہاں کیوں نہیں! ضرور آج شام ہی چلتے ہیں منہا نے برگر پر

کیچپ لگاتے ہوئے پر جوش انداز میں کہا۔۔۔ آمنہ ان دونوں کی باتیں

سن رہی تھی اور سوچ تھی روزوں کا اہتمام کسی نے نہیں کیا مگر عید

کی شوپنگ زور و شور سے جاری ہے عید تو روزہ دار کے لئے انعام ہے

اللہ کا۔۔ آمنہ نے منہا اور بینا کو دیکھا جو برگر اور کولڈرنگ پینے میں مصرف تھیں۔۔۔ وہ سر جھٹک کر اٹھ کھڑی

ہوئی۔۔۔

کیا ہوا آمنہ؟؟؟

منہا نے اسے کھڑا ہوتے دیکھا تو پوچھا۔۔۔ میری کلاس کا ٹائم ہو گیا

میں وہی جاری ہوں آمنہ نے کہا۔۔

اوکے منہا نے مسکراتے ہوئے کہا اور دوبارہ بینا سے باتوں میں لگ

گئی تو وہ بھی کلاس کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اوہو بھئی! میں کب سے فون ملا رہی ہوں مگر کوئی فون ہی نہیں

اٹھا رہا۔۔ منہا نے سخت جھنجھلاہٹ میں ہاتھ میں فون پکڑے خود سے کہا۔۔۔

مگر تب ہی کسی نے فون اٹھایا تھا۔۔ السلام و علیکم جی کون؟ فون سے ابھرنے والی آواز نے پل بھر کے لئے منہا کو

گنگ کر دیا۔۔ وہ کچھ بول ہی نہیں پائی جیسے کسی نے اسے فریز کر دیا ہو۔۔

بولیں بھی کون ہے؟ کچھ دیر تک جب جواب نا آیا تو پھر کافی زور

سے پکارا گیا تھا۔۔

منہا ہوش کی دنیا میں آئی تھی۔۔ ہیلو جی میں! بمشکل منہا نے یہ ہی بولا تھا۔۔۔

جی آپ مگر کیا میں جان سکتا ہوں کے آپ کون ہیں؟ اور کس سی بات کرنی ہے۔۔۔۔۔ احد نے اس کے آدھے

جواب پر پھر سوال کیا۔۔۔۔

جی وہ آمنہ سے بات کرنی ہے میں منہا ہوں اُس کی دوست۔۔۔ منہا جلد ہی سمبھل کر بولی۔۔

جی بہتر میں بلاتا ہوں آپ ہولڈ کریں احد نے کہا۔۔۔۔۔

مقابل سے آتی خوبصورت آواز اور شائستہ لہجے نے اسے چونکایا تھا

منہا نے آج تک اتنے خوبصورت انداز میں کسی لڑکے کو بات کرتے

نہیں سنا تھا۔۔۔۔

السلام و علیکم منہا! وہ ابھی احد کی آواز کے سحر میں ڈوبی تھی کہ آمنہ کی پکار پر اس کی طرف متوجہ ہوئی۔۔

خوشخبری

اگر آپ لکھ سکتے ہیں اور اپنے اندر کے لکھاری کو باہر لانا چاہتے ہیں

تو لکھاری آن لائن میگزین آپ کو اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لئے بہت اچھا

پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ لکھاری آن لائن میگزین کا حصہ بنئے اور آج ہی اپنی

تحریر (افسانہ، ناول، ناولٹ، کالم، مضامین، شاعری) اردو میں ٹائپ کر کے

ہمیں بھیجیں۔ آپ کی کوئی بھی تحریر ضائع نہیں کی جائے گی اور ایک ہفتے کے اندر

ہمارے سب ویب بلاگز (ویب سائٹس) اور سوشل میڈیا گروپس اور پیجز پر

پبلش کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے ابھی رابطہ کریں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUESSION

وعلیکم السلام ! کیسی ہو منہا؟ ہاں میں ٹھیک ہوں وہ میں نے تمہیں انوائیٹ کرنے کے لئے فون کیا تھا۔۔ آج میری برتھ ڈے ہے رات کو اسی کی پارٹی ہے۔۔۔ آج کالج میں۔۔ میں تمہیں بتانا بھول گئی تھی سوری میرے سارے فرینڈ آئیں گے تمہیں بھی لازمی آنا۔۔ منہا نے اک ہی سانس میں سب بولا۔۔

مجھے خوشی ہوئی کہ تم نے مجھے یاد رکھا منہا۔۔ مگر میں معافی چاہتی ہوں میں آ نہیں پاؤں گی۔۔۔ آمنہ نے معذرت کرتے ہوئے کہا۔۔

مگر کیوں آمنہ ؟؟ منہا نے تشویش سے پوچھا ہمارے گھر میں اس چیز کی اجازت نہیں ہے منہا۔۔۔ مجھے امید ہے تم سمجھو گی آمنہ نے سہولت سے انکار کیا۔۔۔

او۔ چلو خیر تم آتیں تو مجھے اچھا لگتا منہا نے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔۔۔ اُس کو واقع آمنہ کے نہ آنے پر افسوس ہوا تھا۔۔ سوری منہا پر میری طرف سے ہیپی برتھ ڈے ٹو یو اور تمہارا گفٹ بھی ڈیو آمنہ نے ہنستے ہوئے کہا ۔۔۔

تم نے مجھے وش کیا میرے لئے یہ ہی بہت ہے گفٹ کی ضرورت نہیں منہا نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔۔

خیر کل کالج میں ملتے ہیں۔۔۔ اچھا وہ۔۔۔۔۔۔ منہا کہتے کہتے رکی

ہاں ! کہو آمنہ نے پوچھا نہیں کچھ نہیں اوکے بائے۔۔۔

اوکے اللہ حافظ منہا نے یہ کہتے ہوئے فون رکھ دیا وہ چاہتے ہوئے بھی نہیں پوچھ پائی تھی کے وہ خوبصورت سی مہربان آواز والا شخص جس نے فون رسیو کیا تھا وہ کون تھا جس کے لہجے کے مٹھاس اب

تک منہا کو اپنے کانوں میں محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔ ارے من

(منہا) کہاں ہو؟؟ ماریہ کی آواز پر وہ سر جھٹک کو باہر چلی گئی جہاں اس کی سب فرینڈز ابھی سے جمع ہو گیں تھی

رات کی پارٹی کے لئے۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کیا بات ہے بھئی؟ کس سے معذرت ہو رہی تھی۔۔۔۔ احد نے فون رکھتی آمنہ سے شرارتًا پوچھا۔۔ جی بھائی میری دوست تھی منہا وہ بھی احد کے برابر میں بیٹھتے ہوئے بولی۔۔ منہا!! احد نے سوچتے ہوئے بولا آج سے پہلے تو کبھی نام نہیں سنا ان محترمہ کا احد نے تعجب سے پوچھا؟؟ ہمم!! ابھی دوستی ہوئی ہے بھائی کچھ وقت ہوا ہے۔۔۔ آج منہا کی برتھ ڈے ہے پارٹی رکھی ہی اسنے اپنے گھر اُسی میں بلانے کے لئے فون کیا تھا تو میں اس لئے ہی معذرت کر رہی تھی۔۔ کے میں نہیں آپاؤ گئی آمنہ نے تفصیل سے پوری بات کہی۔۔۔ اوہ! احد نے سر کو ہلاتے ہوئے کہا اچھا کوئی بات نہیں گڑیا آپ اک کام کرو کل کالج میں انہے وش کر دینا اور میرے ساتھ چل کو کوئی اچھا سا گفٹ خرید لو آپ۔۔ احد نے مشورہ دیا۔۔ جی بھائی یہ ٹھیک ہے آمنہ نے بھی ہامی بھرتے ہوئے کہا۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

منہا اور اس کے سب ہی دوست کلاس روم کے باہر ٹولی کی شکل

میں کھڑے ہنسی ٹھٹھا کر رہے تھے۔۔۔یقیناً ان سب کا کلاس لینے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔۔۔یار من (منہا) تم نے بتایا نہیں فائز نے تمہیں کیا گفٹ دیا برتھ ڈے پر ارم نے منہا سے پوچھا کیونکہ آج کل منہا اور فائز کی کافی دوستی چل رہی تھی جو ان کی سوسائیٹی میں عام سی بات تھی۔۔۔۔

میں کیوں بتاؤ؟ منہا نے اترا کر کہا بس بس اب بتا بھی دو زیادہ نہیں بنو۔۔۔۔ ویسے کچھ دیا بھی یا نہیں عصمت نے کہا۔۔ بلکل دیا ہے کل ڈنر کروایا تھا اور برسلیٹ گفٹ کیا ہے۔۔۔

منہا نے منہ بنا کر کہا۔۔اوہو !سب نے با آوازِ بلند کہا۔۔۔مطلب کے جناب لٹو ہو گئے ہیں کنزہ نے چھیڑا۔۔ہو تا ہے تو ہو مجھے کیا منہا نے ناک پر سے مکھی اڑانے کے سے انداز میں کہا۔۔۔

آمنہ ؟؟؟اور سامنے سے آتی آمنہ کو آواز دے کر روکا اچھا میں آتی ہوں وہ یہ کہ کر آمنہ کی طرف بڑھ گئی جو اس کی آواز پر رک گئی تھی اوں ہوں!! پتہ نہیں اپنے آپ کو کہاں کی شہزادی سمجھتی ہے منہا کے جاتے ہی ارم نے نخوت سے کہا۔۔۔اب ایسی بھی کوئی بات نہیں کچھ تو ہے اپنی من (منہا) میں جبھی تو ہر لڑکا اس کے اگے پیچھے پاگل بنا پھرتا ہے آئمہ نے ارم کو بارو کروایا تو وہ منہ بسور کر رہ گئی کیونکہ ارم کا جیلس ہونا بنتا تھا وہ کئی بار فائز کے ساتھ

ڈنر پر جانے کی کوشش کر چکی تھی مگر وہ ہر بار کوئی نا کوئی بہانا کر کے
منع کر دیتا تھا اور اب منہا کا اس کے ساتھ جانا یقیناً ارم کے سینے میں
آگ لگا گیا تھا۔۔۔

کیسی ہو منہا؟؟ آمنہ نے منہا کو اپنے پاس آتا دیکھا تو پوچھا۔۔
فائین، منہا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔۔ میں تمہارے پاس
ہی آتی کلاس ختم ہونے کے بعد۔۔ دونوں گارڈن میں بنی بینچ پر آکر
بیٹھ گئیں۔۔ کیوں۔۔۔ وہ میں تمہاری برتھ ڈے پر نہیں آئی تھی
نا تو تمہارا گفٹ ڈیو تھا وہ دینے کے لیے۔۔۔۔ آمنہ نے اپنے بیگ
سے اک پیکٹ نکال کر اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا میری طرف
سے۔۔ مگر اس کی کوئی ضرورت نہیں تھی آمنہ۔۔ کیوں نہیں تھی یہ لو۔۔
آمنہ نے گفٹ اس کے ہاتھ میں تھمایا۔۔ تھینک یو آمنہ منہا نے
اس کے گالوں کو چومتے ہوئے کہا۔۔ جزاک اللہ آمنہ نے جواباً کہا۔۔
اچھا آمنہ اک بات بتاؤ۔۔۔ ہمم!! آمنہ نے بیگ کی زپ بند کرتے
ہوئے کہا۔۔ جب میں نے تمہیں فون کیا تھا تو تم سے پہلے کسی اور
نے اٹھا تھا وہ کون تھا؟؟؟؟ منہا کے دماغ سے احد کی آواز نہیں
نکلی تھی اس لیے آمنہ سے پوچھ ہی لیا۔۔ وہ احد بھائی نے اٹھا
تھا کیوں؟؟؟؟ نہیں بس ایسے ہی پوچھ رہی تھی۔۔ منہا نے اپنا
لہجہ سرسری سا رکھا۔۔ تمہارے بھائی؟؟؟؟ نا جانے کیوں وہ احد

کے بارے میں پتہ کرنا چاہ رہی تھی اسے خود نہیں معلوم تھا۔۔۔

احد بھائی!!!میرے بڑے بھائی ہیں۔۔۔اوا چھا ویسے تم نے کبھی ذکر نہیں کیا اور نا کبھی دیکھا؟؟؟؟وہ یہاں نہیں ہوتے اس لیے

کیا مطلب؟؟اس بار منہا پوری طرح متوجہ ہوئی دراصل بابا کی جاب اسی ہے کے شہر شہر پوسٹینگ ہوتی رہتی ہے تو میں اور مما توان کے ساتھ ہی جاتے ہیں مگر احد بھائی کی بھی اپنی جاب ہے اس لیے بابا نے ان کو کہا کے جہاں کی جاب ہے ادھر ہی رہیں اس لیے وہ لاہور میں ہوتے ہیں بس ویک اینڈ پر ہی آتے ہیں آمنہ نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔۔

منہا کالج کے گیٹ پر کھڑی اپنی گاڑی کا ویٹ کر رہی تھی جب آمنہ اس کے پاس آئی۔منہا کیا مجھے تمہارے انگلش کے نوٹس مل سکتے ہیں میرے دو تین ٹاپک مس ہو گے ہیں وہ کور کرنا ہیں پھر اگلے ہفتے سے اگیزیمز بھی شروع ہونے والے ہیں۔۔۔ہاں کیوں نہیں منہا نے اپنے بیگ سے نوٹس نکال کر اسے دیتے ہوئے کہا ویسے تمہاری تیاری کہاں تک ہے منہا نے پوچھا مکمل آمنہ نے نوٹس پکڑتے ہوئے کہا۔

احد بھائی!منہا جو اپنے بیگ کی زپ بند کر رہی تھی آمنہ کے یوں پکارنے پر اس کو دیکھا۔مگر اسے کسی اور طرف دیکھتا پا کر اسنے بھی اسی جانب نظر کی تو کچھ پل کو وہ تھم سی گئی تھی دل اتنی شدت سے دھڑکا تھا کے اس نے فوراً سینے پر ہاتھ رکھا تھا کو۔۔کون ہے یہ منہا نے تھوک نگلتے ہوئے آمنہ نے پوچھا۔۔

احد بھائی ہیں۔۔۔میں نے بتایا تو تھا؟

سفید کلف لگے شلوار سوٹ میں، پاؤں میں بلیک کھیڑیاں پہنے، آنکھوں پر کالا ہی چشمہ لگائے، ہاتھوں کو سینے پر باندھے، گاڑی سے ٹیک لگائے وہ نہایت شاندار لگ رہا تھا۔۔۔

منہا اسے بنا پلک جھپکائے دیکھ رہی تھی۔ جیسے اگر پلک جھپکی تو وہ غائب ہو جائے گا۔ منہا اک ٹرانس کی کیفیت میں چلتی ہوئی آمنہ کے ساتھ آئی تھی۔

اسلام و علیکم بھائی آپ کب آئے؟ و علیکم سلام! گڑیا تھوڑی دیر پہلے ہی آیا تھا تو سوچا تمہیں پک کر لوں کالج سے احد نے مسکرا کر کہا۔ منہا یہ ہی سوچ رہی تھی احد کی آواز تو سحر انگیز تھی ہی مگر وہ خود بھی نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت تھا۔ منہا اسی کے سحر میں جکڑی ہوئی تھی جب آمنہ نے تعارف کروانے پر ہوش میں آئی۔ بھائی! یہ منہا ہے میری دوست اور منہا یہ میرے بڑے بھائی ہیں احد بھائی۔

آمنہ نے دونوں کا تعارف کروایا۔۔۔

السلام و علیکم۔۔۔احد نے دھیمی آواز میں سلام کیا۔ و علیکم السلام!

نائس ٹو میٹ یو یہ کہتے کے ساتھ ہی منہا نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا تھا۔ کچھ دیر تو احد اس کے بڑھے ہوئے ہاتھ کو دیکھتا رہا۔۔

چلیں گڑیا؟ پھر آمنہ کو مخاطب کرتے ہوئے گاڑی کی جانب بڑھ گیا۔

اور ادھر منہا اپنا ہاتھ دیکھتی رہ گئی۔۔۔منہا کو اپنا بڑھا ہوا ہاتھ

دیکھتا پاتے ہوئے۔۔ آمنہ فوراً بولی۔۔۔سوری منہا! بھائی کو یہ

سب پسند نہیں پھر تم تو جانتی ہو ہمارے گھر میں بھی ایسا نہیں ہوتا اس کے احد بھائی نے۔۔۔

اٹس اوکے آمنہ۔۔ منہا نے اس کی بات کاٹتے ہوئے قدرے نارمل لہجے میں کہا۔۔۔

احد کے ہارن دینے پر آمنہ اللہ حافظ کہتی ہوئی بڑھ گئی۔۔۔

___________________-

یہ ہے تمہاری دوست جس کا اس دن فون آیا تھا گڑیا؟

احد نے گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے سرسری سا پوچھا۔۔۔جی! آمنہ نے آہستہ سے کہا۔۔۔بیٹا ایسے ہی کیسی سے بھی دوستی نہیں کر لیتے؟ میں سمجھ رہی ہوں بھائی آپ کی بات پر منہا اچھی لڑکی ہے بس ان کی سوسائٹی میں یہ سب عام سی بات ہے ورنہ وہ عارت کی بہت اچھی ہے آمنہ نے اس کی طرف داری کی تو احد مسکرا دیا۔۔ ہمم! میں جانتا ہوں میری گڑیا سوچ سمجھ کر ہی کسی سے دوستی کرتی ہے اس نے پیار بھری نظر سے آمنہ کو دیکھا۔۔۔

جی بھائی۔۔۔

____

گڈ مارنگ پاپا! گڈ مارنگ مام۔۔ منہا نے ناشتے کی ٹیبل پر آکر اپنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ گڈ مارنگ بیٹا ثمرا بیگم اور عاقب صاحبنے دونوں نے جواب دیا۔۔ گڈ مارنگ آل!! نیہا نے بھی اپنی کرسی سمبھالتے ہوے سب کو کہا۔۔ رشیدہ میرا ناشتہ لاؤ پھر ملازمہ کو کہا جو ثمرا بیگم کے آگے جوس کا گلاس رکھ رہی تھی جی ابھی لائی۔ منہا بیٹا ایگزمز کب سے شروع ہیں آپ کے عاقب صاحب نے اخبار پڑھتے ہوئی پوچھا۔۔

بس پاپا! دو دن بعد سے منہا نے ایپل کا ٹکڑا منہ میں رکھتے ہوئے کہا۔۔ ہمم! گڈ۔۔۔ اچھا ثمرا بیگم رضا صاحب کی وائف سے کوئی بات ہوئی آپ کی۔۔۔سنا ہے رضا نے نیا بزنس شروع کیا ہے؟ منہا کو جواب دے کر انھوں نے ثمرا بیگم کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔۔۔

کیاہے یہ ؟ابھی وہ کوئی جواب ہی دیتی کے منہاکے چیخنے پر اُس
کے جانب دیکھا جو غصے سے ملازمہ کو گھور رہی تھی۔۔۔تم سے
کافی لانے کو کہا تھا۔۔اور تم چائے اٹھالائی ہو۔۔اک بار کی
بات سمجھ نہیں آتی کیا جاہل۔۔غصے سے کہتے منہانے چائے کا کپ
فرش پر پھیکا تھا جو ٹوٹ کا بکھر گیا تھا اور اُس میں سے گری چائے
وائیٹ ماربل کے فرش پر نقش و نگار بنا گئی تھی۔۔ معاف کریگا بی
بی جی۔۔۔یہ۔۔یہ نیہا بی بی کی چائے تھی۔۔رشیدہ نے گھبرائی
ہوئی آواز میں کہا۔۔کیوں پہلے میں نے کافی مانگی تھی نا۔۔ج جی
بی بی جی بس ابھی لائی رشیدہ فرش پر نگائیں گاڑھی کھڑی تھی۔۔۔
سب کی سب کام چور ہیں اک نمبر کی۔۔۔منہانے غصے سے ٹیبل پر
ہاتھ مارا۔۔کول ڈاون منہا۔۔۔عاقب صاحب نے اسے ٹھنڈا کرنا
چاہا۔۔وہ اپنی بیٹی کا غصہ جانتے تھے اس لئے۔۔۔
مام کیوں رکھتی ہیں آپ ایسے جاہل گنوار لوگوں کو کام پر منہانے
غصے سے ثمرا بیگم کی طرف دیکھا۔۔۔۔ناراض نہیں ہو من (منہا)
ابھی آجاتی ہے کافی۔۔۔ ثمرا بیگم نے اُسے پچکارتے ہوئے ملازمہ کو کہا۔۔۔
جاؤ رشیدہ لے کر آؤ۔۔۔ساتھ میری چائے بھی نیہانے بھی
سخت تیور چڑھا کر کہا تو وہ الٹے پاؤں کچن میں بھاگی۔۔اچھا جب تک تم یہ توس تو لو۔۔ ثمرا بیگم نے اس کے سامنے
جیم لگا توس رکھا تو وہ منہ بناتی کھانے لگے۔۔۔۔

نیہا آپی مجھے آپ کا ڈائیمنڈ نیکلس چاہئے۔۔ جو آپ نے کل پہنا ہوا تھا

منہا نے کافی کا گھونٹ بھرتے ہوئے کہا۔۔ جو ملازمہ ابھی رکھ کر

گئی تھی۔۔ کیوں!! نیہا نے ایک آئیبر واچکا کر منہا کو دیکھا کیونکہ وہ

مجھے اچھا لگا ہے اس لئے۔۔۔۔ منہا نے لاپرواوئی سے کہا مگر

میں نہیں دوں گی۔۔ نیہا کون سا کم تھی ارے تو آپ دوسرا خرید لو

منہا بیٹا عاقب صاحب نے دونوں کو تکراتے دیکھا تو بات کو ختم

کرنے کے غرض سے کہا۔۔ نہیں مجھے وہ ہی چاہئے جو نیہا آپی کے

پاس ہے—

اس نے ضدی لہجے میں کہا۔۔ سوری مگر میں نہیں دوں گی یہ کہتے کے

ساتھ ہی نیہا وہاں سے اٹھ گئی۔۔۔ دیں گے تو آپ کے اچھے بھی

منہا نے مسکراتے ہوئے اٹل لہجے میں کہا اور اپنی باقی کی لافی پینے

لگای۔۔۔

—————

منہا! منہا کہاں ہو تم؟ نیہا شدید غصے کے عالم میں چیختی ہوئی عاقب ہاؤس میں داخل ہوئی تھی جب منہا کو لاؤنج میں

صوفے پر بیٹھا

پایا جو مسکراتے ہوئے فیشن میگزین دیکھ رہی تھی۔۔ منہا! ہاں کیا ہوا؟ جتنی طعش میں نیہا نے پکارا تھا۔۔ اتنے ہی

ٹھنڈے لہجے میں اس نے جواب دیا تھا۔۔ تم نے ثمر کو کیا کہا ہے

میرے اور عارف کے بارے میں۔ نیہا نے درشت لہجے میں پوچھا

کچھ نہیں۔۔اس نے میگزین کا ورق پلٹتے ہوئے آرام سے کہا

منہا کے آرام سے دیے جواب پر۔۔نیہا کا پارہ ہائی ہوا تھا اس نے

اک جھٹکے سے منہا کے ہاتھ سے میگزین چھینا تھا اور پاس رکھی ٹیبل

پر پٹکھا تھا۔۔ جھوٹ مت بولو تم ثمر نے مجھے خود کہا ہے کے تم

نے اسے بتایا ہے۔۔۔نیہا نے روز دے کر کہا۔۔۔ارے کیوں

لڑ رہے ہو تم دونوں ثمرا بیگم جو کہیں جانے کے لئے نکل رہی تھی

نیہا کو غصے میں دیکھ ان کے پاس آئی تھی۔۔۔۔۔دیکھیں آپ

پوچھیں اس سے کیا کیا ہے اس نے۔۔نیہا نے دانت پیستے ہوئے

کہا منہا کے جانب اشارہ کیا جو مزے سے بیٹھی ببل چبا رہی تھی۔۔

کیا کیا ہے بتاؤ تو ثمرا بیگم نے پوچھا نیہا سے کہا۔۔اس نے ثمر کو

میرے اور عارف کے بارے میں پتہ نہیں کون کون سی فضول باتیں

بتائی ہیں۔۔۔

جب کے یہ جانتی ہے ثمر کو میری عارف کے ساتھ دوستی پسند نہیں

ہے اور اب تو میں عارف سے دوستی ختم بھی کر چکی ہوں۔۔

مگر اس نے نا جانے کون سی خناس اس کے دماغ میں ڈالی ہے کے

ثمر مجھ سے بات بھی کرنے کو تیار نہیں۔۔نیہا نے روہانسو ہو کر

پوری بات ثمرا بیگم کے گوش گزار کی۔۔منہا یہ کیا حرکت ہے کیوں

کیا یہ۔۔

اوہو مام میں نے خود نہیں بتایا وہ تو ثمر نے پوچھا تو۔۔۔۔

شٹ اپ منہا! میں جانتی ہوں تم نے جان کر یہ سب کیا ہے نیہا نے اس کی بات کاٹ کر کہا۔۔ اچھا ریلیکس۔۔ منہا فونکرو

ثمر کو اور اس کو بولو تمہیں غلط فہمی ہو گئی تھی نیہا کا اب عارف سے کوئی تعلق نہیں ہے۔۔

پر مام۔۔ بس منہا کال کرو ثمرا بیگم نے ٹوکا۔۔ ہمم!! اچھا ٹھیک ہے کر دوں گی کال مگر ایک شرط پر منہا ٹیبل پر سے اپنا موبائل اٹھاتے ہوئے کہا۔۔ کیسی شرط؟ نیہا نے اسے کھا جانے والی نظر سے دیکھتے ہوئے پوچھا، وہ میں نے نیکلس مانگا تھا بس وہ منہا نے معصومانہ انداز میں کہا۔۔۔

کیا؟ تو تم نے یہ سب اس لئے کیا نیہا نے اپنی کنپٹی کو دباتے ہوئے کہا۔۔۔

اب سوچ لو۔۔ نیکلس دینا ہے یا۔۔ منہا نے بات ادھوری چھوڑی۔۔ مگر وہ مجھے عارف نے گفٹ کیا تھا۔۔ نیہا نے مدد طلب نظروں ای ثمرا بیگم کو دیکھا۔۔۔

ابھی تو آپ نے کہا آپ کا عارف کے اب کوئی تعلق نہیں پھر گفٹ رکھ کر کیا کریں گی۔۔۔ نیہا دے دو بیٹا تم اور لے لینا ثمرا بیگم جانتی تھی منہا کے دماغ میں جو سما گیا بس سما گیا اس لیے نیہا کو سمجھایا۔۔ ٹھیک ہے مگر تم فون کرو ابھی۔۔ نیہا ہار مانتے ہوئے بولی منہا نے اک مسکراہٹ اس کے طرف اچھلی اور فون ملانے لگی

اف !تم دونوں کی وجہ سے میں کتنا لیٹ ہو گئی انھونے ہاتھ پر باندھی گھڑی میں ٹائم دیکھتے ہوئے کہا اب دوبارہ لڑنے مت لگجانا

ثمرا بیگم دونوں کو تنبیہ کرتی اپنی ساڑھی کا پلو سمبھالی باہر کی طرف چل دیں۔۔۔

________________-

وہ اپنے کمرے میں بیڈ پر لیٹی کانوں میں ہینڈ فری لگا گانے سنے میں مگن تھی۔۔۔جب اُس کے موبائل بجا۔۔۔ منہا نے نمبر دیکھا تو آمنہ نے گھر کا تھا۔۔وہ جتنی دیر میں یس کرتی فون بند ہو گیا۔۔۔وہ خود کال کرنے کا سوچ ہی رہی تھی کے۔۔۔موبائل دوبارہ بج اٹھا اس نے جلدی سے فون رسیو کیا۔۔۔السلام و علیکم منہا۔۔دوسری جانب سے آمنہ کے آواز ابھری۔۔۔وعلیکم السلام اور سناؤ کیسے فون کیا منہا نے دریافت کیا کیوں کے آمنہ بہت کم ہی اسُے فون کرتی تھی جب کچھ ضروری بات ہوتی۔۔۔وہ دراصل آج میرے گھر میں میلاد ہے اسی کا بلاوا دینے کے لیے تمھیں فون کیا ہے تم آؤ گئی نا آمنہ نے آس بھرے لہجے میں پوچھا آمنہ کے آنے کی اسُے بلکل بھی توقع نہیں تھی۔۔

ہمم !ہاں ضرور آمنہ کیوں نہیں۔۔ منہا نے سوچتے ہوئے ہامی بھری۔۔ تھینک یو سوچ منہا میں انتظار کروں گی تمہارا۔۔ آمنہنے خوشی سے چور لہجے میں کہا۔۔اوکے بائے منہا نے بھی مسکراتے ہوئے فون کاٹ کر وہ آنکھیں بند کر کی تکیے پر سر رکھ کر سوچنے لگی۔۔

اُس نے جانے کی ہامی اس لئے بھری تھی کی وہ احد سے ملنا چاہتی تھی اس دن کے بعد اسُ نے احد کو دوبارہ نہیں دیکھا تھا اور آمنہ کے کے گھر جا کر ہی چانس مل سکتا تھا جو وہ گنوانا نہیں چاہتی تھی

اوہو! آمنہ مجھے پہلے بتا دیتی تو میں پالر ہی ہو آتی کتنا ڈل لگ رہا ہے میرا فیس۔۔ منہا نے آئینے کے سامنے کھڑے ہوتے ہوئے کہا پھر گھڑی کی طرف دیکھا آمنہ نے دوپہر میں آنے کا بولا تھا اس کیے وہ جلدے سے واڈروب کی جانب بڑھ گئی۔۔ کافی سوچنے کے بعد اک سوٹ منتخب کیا اور اسے لے کر باتھ روم میں گھس گئی۔۔

شیشے کے سامنے کھڑے ہو کر اپنے آپ کو اچھے سے سنوارا پھر ہر زاویے سے اپنے آپ کو دیکھنے لگی۔

ہاف سلیوز کی بلو اور پرپل کنٹر اس کی قمیض اور ٹخنوں سے اونچے پجامے میں ملبوث دوپٹے کے نام پر چھوٹا سا سکارف جو نا چاہتے ہوئے بھی کندھے پر ڈالا تھا۔۔ لائیٹ سے میک اپ کے ساتھ وہ قابل توجہ لگ رہی تھی اپنی سی تسلی کرنے کے بعد لپ اسٹک کا اک اور کوڈ لگا کر وہ جانے کے لیے تیار تھی۔

________________-

گاڑی سے اترنے سے پہلے بیک مرر میں اپنا جائزہ لیا اور اندر کی جانب چل دی۔۔۔ آمنہ اسی کا انتظار کر رہی تھی۔۔ منہا کو گھر میں

داخل ہوتا دیکھ لپک کر اس تک گئی تھی میں تمہارا ہی انتظار کر رہی تھی۔۔۔ آمنہ نے اس کے گلے لگتے ہوئے کہا۔۔۔ مجھے لگا شاید تم نہ آؤ۔۔۔۔ تم نے اتنے پیار سے بلایا تھا۔۔۔ تو میں کیوں نا آتی منہا نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

اور آمنہ کو سر سے پیر تک حیرت سے دیکھا۔۔۔ وہ پیچ کلر کے کاٹن کے لباس میں سر کو دوپٹے سے اچھی طرح کور کیے ہوئے تھی

آنکھوں میں سرمہ اور ہاتھوں کے پوروں اور ناخنوں پہ مہندی لگی تھی

منہا کی نظر بے ساختہ اپنے ہاتھوں پر گئی تھی لمبے ناخنوں پر کیو ٹکس لگائے خوبصورت سے ہاتھ جس کی ہر کوئی تعریف کرتا تھا۔۔

مگر آج اسے کچھ خاص اچھے نا لگے آمنہ اُسے اپنے ساتھ اندر لی گئی جہاں محفلِ میلاد کا اہتمام کیا تھا۔۔۔ وہ بے شک وہاں بیٹھی تھی مگر اس کا مسلسل دھیان احد کو ڈھونڈنے میں تھا۔۔۔

اُس کی نگاہیں احد کو کھوج رہی تھیں۔۔ مگر وہ شاید تھا نہیں

منہا کو اپنا یہاں آنا اور ساری تیاری بیکار لگی۔۔۔

بامشکل آدھا، ایک گھنٹا بیٹھنے کے بعد اُس نے واپسی کی راہ لی مگر گیٹ کے پاس اس کو احد کھڑا دیکھائی دیا۔۔

منہا کی آنکھوں میں جگنو سے جل اٹھے اس کو دیکھ کر منہا کو اپنے اندر عجیب سا احساس ہوا تھا۔۔۔ گرے شلوار قمیض میں سوبر سا

کافی اچھا لگ رہا تھا منہا اک منٹ لگائے بغیر اسُ تک پہنچی تھی

السلام وعلیکم احد! کیسے ہیں آپ وہ جو کان سے فون لگائے کسی

سے بات کر رہا تھا۔۔۔ منہا کی آواز پر چونک کر پلٹا۔

وعلیکم السلام! جواب دیتے دو قدم پیچھے ہوا کیونکہ پلٹنے کی وجہ سے وہ منہا کے کافی قریب آگیا تھا۔۔۔ منہا نے اسُ کا پیچھے ہونا محسوس کیا تھا۔ مگر کچھ کہا نہیں۔۔۔ کیسے ہیں آپ منہا نے دوبارہ پوچھا جی اللہ کا کرم ہے! احد نے جواب دیا۔۔۔ منہا اس کے چہرے پر نظریں جمائے کھڑی تھی مگر احد نے اک بار بھی اسے نظر اٹھا کر نہیں دیکھا تھا منہا کو کافی سبکی محسوس ہوئی۔۔ آپ اندر جائیے۔۔۔ آمنہ وہیں اندر ہو گی احد نے اسُ کو وہاں سے ہٹانا چاہا۔

کیونکہ بہت سارے لوگ آجا رہے تھے اور وہ دونوں گیٹ کے پاس

کھڑے تھے۔۔۔ جی! منہا کو احد کی بات سن کر شدید احساسِ توہین ہوئی تھی وہ پیر پٹختی باہر نکا گئی تھی۔۔۔

اف پتہ نہیں کیا لڑکی ہے زرا احساس نہیں سب کیسے دیکھ رہے ہیں

بس کھڑی باتیں کرنے میں مصروف تھی محترمہ اور کیا بے باکی سے

دیدے پھاڑے گھور رہی تھیں اللہ توبہ احد نے بڑبڑاتے ہوئے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیر کر سوچا۔۔۔

گھر آکر اس کا غصے سے برا حال تھا اپنے کمرے کی ایک ایک کر کے

ساری چیزیں اٹھا کر زمین بوس کر دی تھی۔۔۔ مگر اس کا غصہ تھا

کم ہی نہیں ہو رہا تھا۔۔۔ ابھی وہ کورنر واس اٹھا کر پھینکنے ہی والی

تھی کے ثمرا بیگم نے اسے روکا۔۔۔

من (منہا) کیا ہوا؟؟ کیوں غصہ کر رہی ہو؟ انھوں نے اس کے ہاتھ سے واپس لیتے ہوئے کہا تو وہ نیچے فرش پر پڑے پرفیوم کو پیر مارتی

بیڈ پر بیٹھ گئی کچھ نہیں مام منہا نے بیزاریت سے کہا اووہ تم بھی نا

بلاوجہ اتنا غصہ کرتی ہو دیکھو چہرے کے ساری رنگت جل گئی ہے

سلمٰی رشیدہ انھوں نے اس کے بالوں کو کان کے پیچھے کرتی ہوئے

ملازموں کو آواز دی جی بیگم جی وہ بوتل کی جن کی طرح حاضر ہوئیں

جاؤ جا کر ٹھنڈا جوس لے کر آؤ اور تم یہ سب سمیٹو دونوں کو حکم دیتی

وہ دوبارہ منہا کے طرف متوجہ ہوئی جو اپنی انگلیوں سے سر کو دبا رہی

تھی اچھا غصہ تھوکو ریحانہ کا فون آیا تھا رات پارٹی ہے ان کے ہاں

تمہیں اور نیہا کو خاص انوائیٹ کیا ہے اشمرا بیگم نے منہا کو جوس کا گلاس دیتے ہوئے کہا۔

سوری مام! میرا موڈ پہلے ہی بہت خراب ہے آپ نیہا آپی کو ہی

بول دیں منہا نے اک ہی سانس میں جوس ختم کرتے ہوئے کہا

اوہو چلو گی تو موڈ سیٹ ہو جائے گا نو مام پلیز فورس مت کریں وہ

کمبل گھسیٹی بیڈ پر دراز ہو گئی تو ثمرا بیگم بھی اٹھ کھڑی ہوئی جیسے تمہاری

مرضی۔ ہمم پتہ نہیں کیا سمجھتا ہے خود کو جیسے کہی کا شہزادہ ہو

اسُ کو معلوم نہیں ہے کتنے لڑکے مجھ سے بات کرنے کو ترستے ہیں

بھاڑ میں جائے مجھے کہا پڑی ہے بات کرنے کی منہا دل ہے دل میں

احد کو سلاواتے دیتی سو گئی تھی

یار آمنہ تمہارا بھائی تو بہت روڈ ہے منہا اور آمنہ پیپر دی کر کلاس سے
نکل رہی تھی جب منہا نے آمنہ کو کہا کیوں کیا ہوا آمنہ نے تعجب
سے پوچھا اُسے حیرت ہوئی تھی منہا کے اس طرح کہنے پر دو بار ملاقات ہوئی مگر ڈھنگ سے بات ہی نہیں کرتا
بات تو دور کی با تو وہ تو
نظر اٹھا کے بھی نہیں دیکھتا منہا نے منہ بنایا کر کہا دونوں چلتی ہوئی
باہر کی جانب بڑھ رہی تھیں منہا کی بات سن آمنہ مسکرا دی ایسی بات
نہیں ہے منہا احد بھائی احترام ایسا کرتے ہیں اور وہ تو سب سے
ایسے ہی بات کرتے ہیں اور پھر وہ نظروں کو نہیں جھکائیں گے تو کل
کو ان کی بہن پر بھی غیر مردوں کی نظریں اٹھیں گی آمنہ نے سر پر دوپٹہ
درست کرتے ہوئے کہا آمنہ کی بات پر منہا نے چونک کر دیکھا وہ
حیران تھی آمنہ کے جواب پر منہا کچھ کہتی کے اتنے میں کنزہ آگئی
کیسا ہوا پیپر منہا ہمم ٹھیک تھا تم بتاؤ ہاں میرا بھی کنزہ نے اکتاتے
ہوئے کہا چلو اب اک ہی رہ گیا ہے پھر سکون ہو جا ہے کا منہا نے
کہا

بھائی! آپ کی منہا سے میلاد والے دن کوئی بات ہوئی تھی کیا آمنہ۔۔ احد کے کمرے میں بیٹھی اس سے ٹاپک سمجھ
رہی تھی۔۔

کل اسُ کا لاسٹ پیپر تھا اسُے سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔ تو وہ احد کے

پاس آگئی تھی احد اسُ کی پڑھائی میں مدد کرتا تھا۔۔۔ آمنہ کے سوال

پر احد نے سر اٹھایا۔۔ نہیں تو۔۔۔ اس نے الجھن بھری نظروں

سے آمنہ کو دیکھا۔۔۔۔ کیوں گڑیا؟؟ تم سے انھوں نے کچھ کہا ہے؟

نہیں بھائی۔۔ اسی کوئی بات نہیں بس میں ایسے ہی پاچھ رہی تھی؟

آمنہ تم جانتی ہو ہمارے گھر کا ماحول پھر میرا کسی لڑکی سے بات

کرنے کا کیا جواز بنتا ہے۔۔۔ احد نے نرم لہجے میں کہا۔۔

جی بھائی۔۔۔ اچھا بھائی مجھے بک شوپ جانا ہے اک بک لینی ہے

پلیز آپ مجھے لے جائیں نا ورنہ آپ تو صبح واپس چلے جائیں اور میری

بک رہ جائے گئی۔۔۔ آمنہ نے مسکین سی شکل بنا کر کہا۔۔۔

ہمم سوچنا پڑے گا؟؟ احد نے شرارت سے آنکھیں سکیڑ کر کہا۔۔

بھائی!! آمنہ نے احتجاج کیا۔۔۔

اچھا چلو۔۔ وہ ہنستا ہوا کھڑا ہو گیا۔۔ میں ماما کو بتا کر آتا ہوں تم تیار ہو کر آؤ۔۔۔

بس اک ہی لینی تھی؟؟ احد نے آمنہ کو ایک ہی کتاب اٹھاتے

ہوئے دیکھا تو پوچھا۔۔۔ جی بھائی!! یہ ہی۔۔۔ آمنہ نے بک اسُ

کی طرف کرتے ہوئے کہا۔۔ تو وہ۔۔ اوکے!! کہ کر بک کی پیمنٹ

کرنے لگا۔۔۔

بھائی! ہمم۔۔۔وہ مگن سے انداز میں اپنی سائیڈ کا دروازہ کھول رہا تھا کے آمنہ نے پکارا۔۔۔

آئسکریم۔۔۔۔ آمنہ نے فرمائشی انداز میں کہا۔۔ کہاں احد نے کہا

بھائی سامنے آمنہ نے انگلی کے اشارے سے کہا۔۔۔

تو وہ مسکرا گیا۔۔۔ اچھا تم بیٹھو میں ابھی لایا وہ گاڑی کو لاک کرتا

سامنے بنے آئسکریم بار میں چلا گیا۔۔۔۔

جی سر! کیا آڈر ہے۔۔ کاؤنٹر پر کھڑے لڑکے نے پوچھا۔۔

دو پستہ اور اک چاکلیٹ آئسکریم پیک کر دیجیئے۔۔ احد نے کہا

اوکے سر! وہ آڈر دے کر وہ ویٹ کرنے لگا کے اس نظر سامنے

پڑی۔۔۔ پہلے تو وہ حیران ہوا مگر دوسرے ہی پل اس کی نگاہوں میں

غصہ جھلکا تھا۔۔۔ سامنے کا منظر ہی ایسا تھا۔۔۔ منہا کسی لڑکے

کے ساتھ بیٹھی تھی۔۔۔ اُس لڑکے کا اک ہاتھ منہا نے ہاتھوں پر

تھا اور دوسرے ہاتھ سے وہ منہا کو آئسکریم کھلا رہا تھا اور وہ

مسکراتے ہوئے کھا رہی تھی۔ احد کو اس کا اتنا بولڈ انداز کھلا تھا

احد نے لمحے سے بیشتر اپنی نگاہوں کو وہاں سے ہٹایا تھا اور اپنا پارسل لے کر نکل گیا تھا۔۔۔

شکر ہے ایگزمز ختم ہوئے ورنہ تو میرا پڑھ پڑھ کر دماغ کی خشک ہو گیا

تھا۔۔۔ ارم نے کولڈرنک کا سپ لیتے ہوئے کہا۔۔۔

اوہو! جیسے کے تم نے تو بہت ہی پڑھا ہو۔۔۔ یہ بولو کے سنی سے

ملاقاتیں ٹھیک سے نہیں ہو پائیں؟ آئمہ نے کہا! تو سب ہنس پڑے
آج سب منہا کے گھر پر موجود تھے۔۔سب کا کہنا تھا کے پیپرز کی
اتنی ٹینشن تھی کے کچھ فن ہی نہیں ہو سکا ذز
منہا! ایک بات تو بتاؤ تمہاری تو شرجیل کے ساتھ کافی دوستی ہو گئی
ہے تو فائز۔۔۔تم سے کس نے کہا میری شیری کی ساتھ کافی
دوستی ہے۔۔۔کنزہ کی بات بیچ میں ہی کاٹ کر منہا نے کہا۔۔
تو تم جو اتنی لمبی لمبی کالز کرتی ہو اور اُس دن تم آئسکریم بار گئی
تھیں اُس کے ساتھ پھر کنزہ نے حیرت سے کہا۔۔او پلیز کنزہ
وہ بہت منتیں کر رہا تھا تو بس منہا نے لاپروائی سے کہا۔۔
اور فائز بھی بس دوست ہی میرا۔۔۔منہا نے کیلیئر کیا۔۔۔
ہمم! تو لگتا ہے کوئی اور آیا ہے من (منہا) کی لسٹ میں صباء نے
چپس کھاتے ہوئے کہا۔۔تو منہا کی نظروں کی سامنے احد کی وجیہہ
پرنسیلیٹی آگئی۔۔منہا اسے بھول نہیں پا رہی تھی ایسا پہلی بار ہی
ہوا تھا کے اُس کے دل و دماغ میں کسی کے تشبی بیٹھی ہو۔۔۔
اچھا اب میری بات سنو تم سب لوگ۔۔ارم نے سب کو مخاطب
کیا تو۔۔۔منہا بھی اپنی سوچ کی گرداب سے نکلتے ہوئے اس کے
طرف متوجہ ہوئی۔۔۔اگلے سنڈے کو میری برتھ ڈے ہے اس لیے
میرے گھر میں پارٹی ہے۔۔۔تم سب ٹائم سے آنا کوئی لیٹ نا ہو

پلیز او کے۔۔۔ ارم نے زور سے کہا تو سب نے با آوازِ بلند یا ہو کا نعرہ لگایا۔۔۔۔

احد کے رویے اور اس کے نظر انداز کرنے کے وجہ سے سوچہ تو منہا نے یہ ہی تھا کے وہ آمنہ کے گھر نہیں جائے گی۔۔۔۔

مگر کل جب اسُ نے آمنہ کو فون کیا تھا تو۔۔ آمنہ سے بات کرنے کے دوران اسُے احد کی آواز سنائی دی تھی۔۔ منہا کے دل نے احد کو دیکھنے کی شدت سے خواہش کی تھی۔۔۔

اس لیے نا چاہتے ہوئے بھی۔۔۔ وہ آج آمنہ کے گھر کے سامنے موجود تھی۔۔۔ منہا چاہ کر بھی اپنے آپ کو روک نہیں پا رہی تھی احد میں ایسا کچھ ضرور تھا کے۔۔۔ منہا اپنے دل کو سمجھا نہیں پائی تھی۔۔۔

منہا نے اپنے دل کی بے ترتیب ہوتی دھڑکنوں کو گہرا سانس لے کر درست کرنے کی کوشش کی اور اندر چل پڑی۔۔

ارے منہا تم۔۔۔ آمنہ نے حیرت سے اسُے دیکھا۔۔۔

ہاں! تم سے ملنے کا دل ہوا تو سوچا کیوں نا تم سے مل لیا جائے

منہا نے اصل بات کو گھما کر کہا۔۔اچھا کیا مجھے بہت خوشی ہوئی۔۔ آؤ اندر چلیں آمنہ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اس کو لیے اندر لے گئی۔۔ آمنہ گھر میں اور کوئی نہیں ہے کیا منہا نے پوچھا۔۔۔ پتہ تو وہ احد کا کرنا چاہتی تھی مگر آمنہ سے یوں پوچھ نہیں سکتی تھی۔

ہیں سب ہیں !وہ بس مما کی طبعیت کچھ ٹھیک نہیں ہے۔۔تو وہ

آرام کر رہی ہیں۔۔۔۔۔اور۔۔۔۔۔اچھا تم بیٹھو میں۔۔چائے کا کہتی ہوں پھر تم سے سکون سے باتیں کرتی ہوں ۔۔۔

آمنہ آدھی بات بول کر کے اٹھ گئی۔۔میں بس ابھی آئی ہاں۔۔

آمنہ نے چٹکی بجاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ہمم !منہا نے سر ہلا۔۔۔او ہو احد کی بارے میں بتا دیتی کے وہ

ہے ہی یا نہیں۔۔منہا نے منہ میں بڑبڑایا۔۔۔

منہا سوچ کر ہی آئی تھی۔۔۔کے آج احد کو اپنی خوبصورتی سے

گھائل کرئے گی کے وہ بھی سب کی طرح اس پر فریفتہ ہو جائے گا

مگر وہ تو شاید تھا ہی نہیں۔۔۔۔

آمنہ !وہ سوچ ہی رہی تھی احد کے بارے میں کے وہ آمنہ کو پکارتا لاؤنج میں داخل ہوا تھا۔۔۔۔ مگر سامنے منہا کو دیکھ چونکا

سوری۔۔۔وہ میں آمنہ کو بلانے آیا تھا۔۔۔مجھے نہیں معلوم تھا

آپ یہاں ہیں۔۔وہ یہ کہتے ہوئے جانے کو پلٹا۔۔۔منہا جو احد کو

سامنے پا کر خوشی سے کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔۔۔اسُ کو جاتا دیکھ

ہوش میں آئی۔۔۔۔۔۔سنے احد! منہا کی پکار پر احد رکا۔۔۔۔

جی! مجھے آپ سے اک بات کرنی ہے؟؟؟؟ مجھ سے منہا کی بات پر

حیرت سے اک نظر اٹھا کر سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔

آپ مجھ سے اتنا کتراتے کیوں ہیں۔۔۔جی میں کچھ سمجھا نہیں

احد نے حیرت سے کہا۔۔۔میں جب بھی میں آپ سے بات کرتی

ہوں آپ ٹھیک سے جواب ہی نہیں دیتے۔۔۔منہا نے ادا سے کہا

ہمارے گھرانے میں اس بات کو معیوب سمجھا جاتا ہے اس لئے اور

پھر مجھے غیر لڑکیوں سے بلاوجہ بات کرنا پسند نہیں۔۔۔احد نے

سپاٹ لہجے میں کہا۔۔۔منہا کو غصے تو آیا مگر پھر بھی اپنا لہجہ نرم

رکھتے ہوئے بولی۔۔۔مگر میں غیر تو نہیں آپ کی بہن کی دوست ہوں

بیشک آپ آمنہ کے دوست ہیں لیکن میرے لئے تو غیر ہی ہیں نا

احد کو اس پاگل لڑکی پر اب غصہ آرہا تھا جو اس کے ہاتھ دھو کر پیچھے

پڑ گئی تھی۔۔۔مگر پھر بھی ضبط کر گیا۔۔۔تو پھر آپ بھی مجھ سے دوستی کر لیں۔۔۔منہا نے تو جیسے قسم کھائی تھی

احد کو آج ہر

قیمت پر منا کر رہی رہے گی دوستی کرنے کے لئے۔۔۔محترمہ آپ

میری بہن کے دوست ہیں اس لیے میرے لئے قابل احترم ہیں۔۔۔

برائے مہربانی اس احترام کو قائم رہنے دیں احد نے سخت لہجے میں

کہا اور آگے جانے لگا کے منہا جھٹ اس کے سامنے آئی تھی۔۔۔

احد اگر نا رکتا تو منہا سے ضرور ٹکرا جاتا۔۔۔ مگر میں آپ سے دوستی کرنا چاہتی ہوں۔۔۔ منہا نے احد کے چہرے سے جھلکتی ناگواری کو

نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔۔۔ دیکھیں میں لڑکیوں سے دوستی

تو کیا بلاوجہ بات چیت کرنے کا قطع قائل نہیں۔۔۔ پھر جس کام کو

ہمارے اسلام میں منع فرمایا ہے وہ ہم کیوں کریں۔۔

احد نے دوٹوک انداز میں کہا۔۔۔ ایسے تو اور بھی بہت سارے

کام ہیں جو اسلام میں منع ہیں مگر یقیناً آپ وہ کام کرتے ہوں گے۔۔

منہا نے اپنی اک آئیبرو اٹھا کر اسے باور کروایا۔۔۔

احد کے چہرے پر اک سایہ سا آکر گزرا تھا۔۔۔ منہا اسے دیکھ کر

طنزیہ مسکرائی تھی۔۔۔ اس نے دل ہی دل میں خود کا داد دی

مگر احد کی اگلی بات نے منہا کی روح جھنجھوڑ دی تھی۔۔۔

جی بلکل سچ کہا آپ نے میں آپ کی بات مانتا ہوں۔۔۔

اسلام نے ہمیں اور بھی بہت سارے کاموں سے منع فرماتا ہے۔۔

مگر ہم وہ کام کرتے ہیں لیکن اس کا مطلب یہ تو نہیں نا کے ہم برائی

سے بچنے کی کوشش ہی چھوڑ دیں۔۔۔ ہم اللہ کو راضی کرنے کے

لیے غلط کاموں اور گناہوں سے بچنے کے کوشش تو کر سکتے ہیں۔۔۔

میں یہ نہیں کہتا کے میں بہت نیک ہوں۔۔۔ مگر جان بوجھ کر اپنے

اللہ کو ناراض نہیں کر سکتا کے یہ جانتے ہوئے بھی کے اللہ نے مرد

اور عورت کی دوستی کو ناپسند قرار دیا ہے۔۔۔ عورت تب برباد
ہونے لگتی ہے جب غیر مردوں کے منہ سے اپنے لئے کی گئی تعریف
کو پسند کرنے لگتی ہے اور ایسا اس وقت ہوتا ہے جب وہ مردوں
سے دوستی کرنے لگتی ہے۔۔۔یوں مردوں اور عورتوں کا نامحرموں
سے بے باک ہو کر باتیں کرنا مسلمان کو زیب نہیں دیتا۔۔
اللہ پاک اس بات کو سخت ناپسند فرماتا ہے احد پرسکون لہجے میں کہتا
منہا کو بہت کچھ باور کروا گیا تھا۔۔احد یہ کہ کررکا نہیں تھا لمبے
لمبے ڈھاب بھرتا وہاں سے چلا گیا تھا۔۔۔ مگر منہا تو گویا مجسمہ بن گئی
تھی احد کی بات سن کر۔۔۔وہ تو آج احد پر اپنا جادو چلانے آئی تھی
مگر وہ تو اسے آئینہ دیکھا گیا تھا وہ کس راہ پر چل رہی ہے وہ بتا گیا تھا
اس کے بعد اسے نہیں معلوم وہ کیسے گھر پہنچی تھی۔۔۔

احد غصے میں اپنے کمرے میں ادھر سے ادھر ٹہل رہا تھا۔۔اسُے منہا کی بے باکی پر حیرت ہوئی تھی۔۔۔اسُے
لڑکیوں کو یوں خود کو کسی لڑکے کے سامنے پیش کرنا سخت زہر لگتا تھا۔۔۔وہ شروع سے ہی لڑکیوں سے کوسوں دور
رہتا تھا اور پھر گھر کا ماحول بھی ایسا نہیں تھا اس لیے بھی۔۔۔ کیا مجھے آمنہ کو بتانا چاہیے منہا نے بارے میں
۔۔۔احد نے اپنے سر کو تھامتے ہوئے سوچا۔
نہیں۔۔میرے خیال میں اب نہیں کرے گی وہ دوبارہ ایسا پر اگر
کیا تو؟ ہمم !اگر ایسا دوبارہ ہوا تو گڑیا کو بتادوں گا پھر وہ خود ہی

سمجھا دے گی۔۔۔ یہ ٹھیک ہے وہ خود ہی سے سوال جواب کر کے مطمئن ہو گیا۔۔

وہ جب سے آئی تھی اک ہی زاویے میں اپنے بیڈ پر لیٹی تھی۔۔۔ اس کے سر میں ہتھوڑے پڑ رہے تھے۔۔۔ اسُے احد پر شدید اشتعال تھا۔۔ آج تک میں نے کبھی بھی کسی کے سامنے دوستی کا ہاتھ نہیں بڑھا تھا۔۔ مسٹر احد! مگر تمہارے لیے ایسا کیا اور تم نے مجھے تپہ نہیں کیا کیا بولا؟ منہا نے غصے سے سامنے دیکھتے ہوئے ایسے کہا جیسے احد وہاں کھڑا اسُ کی بات سن رہا ہو۔۔ اسے بس اس بات کا غصہ تھا کے احد نے دوستی کرنے سے منع کر دیا ہے مگر منہا نے یہ نہیں سوچا تھا کیوں منع کیا۔۔ جب کسی طور اسُ کو اپنا دماغ شانت ہوتا دیکھائی نا دیا تو وہ اپنے آپ کو پر سکون کرنے کے لیے باتھ لینے چلی گئی۔۔۔ پورا ایک گھنٹا باتھ لینے کے بعد اسُے اپنا دماغ کچھ ٹھنڈا ہوتا محسوس ہوا۔۔۔ ابھی وہ بالوں کو ہیر ڈرائی ہی کر رہی تھی کے اسُ کا فون کا بجا منہا نے بیڈ پڑے پرس سے اپنے موبائل کو نکالا کر کان سے لگایا اور دوبارہ بال سکھانے لگی۔۔۔ ہیلو! ہاں آئمہ کہو۔۔۔۔ کہاں ہو یار منہا میں کب سے فون کر رہی ہوں؟ آہمہ نے فون پر سے چیخا۔۔۔ نہا رہی تھی یار

اس لیے منہا نے کنگھار کھتی ہوئے کہا۔۔۔

اچھا خیر تم کب تک آؤ گئی آہمہ نے پوچھا۔۔۔ کہاں! منہا نے

حیرت سے پوچھا۔۔۔ ارے تم پھر بھول گئیں کل بھی تو یاد دلایا تھا

آج ارم کی برتھ ڈے ہے۔۔۔ اوہاں ہاں!!!میں بھول گئی تھی

اچھا چلو میں سات بجے تک تیار ہو جاؤں گئی تم اک کام کرو تم بھی

ریڈی ہو کر میرے گھر آ جاؤ دونوں ساتھ چلیں گے منہا نے آئمہ کو

مشورہ دیا۔۔ اوکے ٹھیک میں آ جاؤں گئی آئمہ سے بات ہونے کے

بعد وہ احد پر آیا غصہ بھلا کر ارم کی برتھ ڈے میں جانے کی تیاری میں

لگ گئی۔۔۔

منہا! دو گھنٹے کے بعد آئمہ کے ساتھ ارم کے گھر پر موجود تھی۔۔۔

جہاں پہ رنگ و بو کا اک سیلاب تھا۔ ہر کوئی خوش گپیوں میں مگن

تھا۔۔ ارے منہا کتنا لیٹ کر دیا تم نے۔۔ ہم کب سے تمہارا انتظار کر رہے ہیں کنزہ نے ارم کے ساتھ آتے ہوئے

کہا۔۔۔

ارے یہ تو بھول ہی گئی تھی۔۔۔ میں نے فون کیا تو میڈم کو یاد آیا

آہمہ نے سوفٹ ڈرنک کا گلاس ویٹر سے لیتے ہوئے کہا۔۔۔

نہیں یار! ایسی کوئی بات نہیں تھی بس یوں ہی مائنڈ سے نکل گیا تھا

خیر یہ بتاؤ! سمی آیا ہے کیا؟ منہا نے ارم سے پوچھا۔۔۔

ہاں کیوں نہیں بلکل۔۔۔میں بلاؤں اور وہ نا آئے۔۔۔ارم نے فخریہ مسکراہٹ سے کہا۔۔۔کیا بات ہے بھئی لگتا ہے بات کافی آگے تک بڑھ گی ہے۔۔۔۔آہمہ نے گھورتے ہوئے کہا تو ارم ہنس پڑی۔۔اب ایسا بھی نہیں ہے۔۔۔اچھا ہاں ثانیہ سنا ہے تمہارا کوئی پرپوزل آیا ہوا ہے؟ثناء نے اچانک یاد آنے پر پوچھا۔۔۔ہاں۔۔پاپا کے کوئی دوست کا بیٹا ہے فرجام۔۔ثانیہ نے جواب دیا۔۔ہمم!تو کیا سوچا ہے۔۔۔ہاں!!ممی پاپا نے ابھیکوئی جواب نہیں دیا ہے۔۔تمہاری کیا رائے ہے؟؟؟ارم نے کہا

میں نے تو ممی پاپا پر فیصلہ چھوڑ دیا ہے جو ان کو صحیح لگے اور پھر اچھا ہے وہ مجھ سے سیدھا شادی کرنا چاہتا ہے افئیر نہیں چلانا چاہتا۔

اس سے اچھی کیا بات ہو گی۔۔ثانیہ نے پر سکون ہو کر جواب دیا۔۔اور ثانیہ کے اطمینان سے دیے جوب پر منہا نے چونک کر اسے دیکھا اس کی بات سن منہا کو احد کی باتیں یاد آئی تھی۔۔۔۔

ہائے گائز!!!شرجیل نے ان سب کی طرف آتے ہوئے کہا۔۔۔

مائے گارڈ you look gorgeous من(منہا)۔o thankyou شیری۔۔۔منہا جو ابھی ثانیہ کی بات میں الجھی تھی شرجیل کے یوں تعریف کرنے پر اسُ کو دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔۔۔اور شرجیل باری باری سب کے گلے ملنے لگا۔۔۔مگر جیسے ہی شرجیل منہا کے پاس آیا ابھی وہ منہا کے گلے لگنے ہی والا تھا کے۔۔منہا"""حیا عورت کا زیور ہے""" احد کی آواز منہا کو اپنے کان کے پاس سنائیدی تھی اسے لگا احد نے اسے کہا۔۔۔اس نے جلدی اپنے

آس پاس سر گھما کر دیکھا۔۔۔ مگر کوئی نہیں تھا۔۔۔

کیا ہوا منہا! شر جیل نے اسے اپنے سے دور ہوتے دیکھ کر کہا۔۔

کک۔۔ کچھ نہیں منہا نے ہکلاتے ہوئے۔۔۔۔ کہا تم ٹھیک تو ہو

باقی سب نے بھی اس کا یوں اچانک گھبرانا محسوس کیا تھا۔۔

منہا کیا ہوا ارم نے پوچھا۔۔ ہاں میں ٹھیک ہوں منہا نے لہجے

کو قدرے بہتر بناتے ہوئے کہا۔۔۔ مگر اس کی آواز میں گھبراہٹ

تھی۔۔۔۔ تو تمہارے آواز کیوں لڑکھڑا رہی ہے اور یہ او تمہیں تو

پسینہ بھی آرہا ہے۔۔ شر جیل نے اس کو دیکھتے

ہوئے کہا۔۔۔ منہا کا پورا چہرا پسینے میں شرابو تھا۔۔۔

شر جیل نے آگے بڑھ کر اس کے ماتھے اور چہرے کو چھونا چاہا

تھا ابھی شر جیل نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا ہی تھا۔۔۔ کے شر جیل کا

اپنے چہرے کی جانب بڑھتا ہاتھ دیکھ کر وہ اچھل کے پیچھے ہوئے تھی

اور خود جلدی سے اپنا بھیگا چہرا صاف کیا تھا شر جیل اور باقی سب

نے اسُے حیرت سے دیکھا تھا۔۔۔

م۔۔ مم۔ می۔۔ ری۔۔۔ طبعیت ٹھیک نہیں لگ رہی منہا کے

منہا کے منہ نے الفاظ ٹوٹ ٹوٹ کے نکلے تھے میں گھر جا رہی ہوں

منہا نے باہر کے جانب قدم بڑھاتے ہوئے کہا۔۔ منہا کیا ہوا

ہے تمہیں اچانک کنزہ نے پریشانی سے پوچھا۔۔ مگر وہ اسُ کی بات

سنی ان َسنی کرتی تیز قدموں سے مین گیٹ کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔

یہ منہا کو اچانک کیا ہو گیا؟ ابھی تو ٹھیک تھی۔۔۔ آہمہ نے شرجیل کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔۔۔ پتہ نہیں شرجیل نے

کندھے اچکا کر کہا۔۔۔۔ چلو کوئی بات نہیں میں کل منہا کے گھر جا

کر پوچھ لوں گی کنزہ نے کہا۔۔۔۔۔ اور ویسے بھی منہا کا موڈ پل

پل میں بدل جاتا ہے تم اب آؤ کیک کٹ کرتے ہیں ارم ناک پر سے

مکھی اڑانے کے سے انداز میں بولی۔۔۔۔ اور سب کو لے کر ٹیبل

کے طرف آ گئی جہاں باقی کیک کٹینگ کا ویٹ کر رہے تھے۔۔۔۔

رو رو کر منہا کا برا حال تھا۔۔۔۔ اک عجیب سی وحشت اس پر

طاری تھی۔۔۔ منہا کو ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے گالوں اور ہاتھوں پر شرجیل کے ہاتھوں کا لمس ہو۔۔۔ وہ کئی بار اپنا

منہ اور ہاتھوں کو دھو چکی تھی۔۔۔ مگر اس کا یہ احساس مٹ ہی

نہیں رہا تھا۔۔۔۔ اس کو اپنا سانس بن ہوتا محسوس ہوا تھا۔۔۔

ایسا پہلی بار منہا کے ساتھ تھا۔۔۔۔ وہ کس مشکل سے گھر پہنچی تھی

یہ بس وہ ہی جانتی تھی۔۔۔۔ پورے راستے احد کی آواز منہا کے

کانوں میں گونجتی رہی تھی۔۔۔۔ احد۔۔۔ احد۔۔۔۔ کیوں میں

تمھاری باتوں کو ذہن سے نہیں نکال پا رہی۔۔۔۔ کیوں۔۔۔

منہانے اپنے دونوں ہاتھ کو کانوں پر زور سے رکھا تھا اور آنکھوں کو
کس کے میچتے ہوئے خود کلامی کے سے انداز میں احد کو کہا۔۔ مگر
منہا کو لگ رہا تھا۔۔۔ احد بار بار اسُ کو کہ رہا ہو۔۔۔۔ ""عورت
تب برباد ہوتی ہے جب غیر مردوں کے منہ سے اپنے لیے تعریف سنے لگے "منہانے روز سے تکیے کو بیڈ پر سے اٹا
کر فرش پر پھیکا۔۔ منہا کو لگا۔ اسُ کا دل بند ہو جائے گا۔۔۔ وہ جلدی سے اٹھ کر بالکنی میں آئی اور زور زور سے
سانس بھرنے لگی۔۔۔ مگر کوئی فرق نہیں پڑا تو
بھاگتے ہوئے کمرے سے نکلی تھی اور ثمرا بیگم سے پاس گئی تھی۔۔
مگر کمرا خالی تھی وہ شاید گھر پر نہیں تھی اور رحمن صاحب میٹینگ کے لیے شہر سے باہر تھے۔۔۔۔ نیہا سے کبھی
بھی اتنی نہیں بنیتھی کی وہ
منہا کی کوئی فکر کرتی۔۔۔۔۔۔ وہ بے چین سی ہو کر واپس اپنے
کمرے میں آگئی تھی۔۔۔۔۔زمین پر بیٹھ کر وہ چیخ چیخ کر رونے لگی
منہا کو اپنے اس پاس صرف اندھیرا دیکھ رہا تھا۔۔ اسے خوف سا
آرہا تھا۔۔ اسُے اپنی اب تک کی زندگی کسی فلم کی طرح چلتی ہوئی
محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔ کیوں ہو رہا ہے میرے ساتھ ایسا۔۔۔۔
منہانے اپنے بالوں کو مٹھی میں کس کُر جکرتے ہوئے خود کلامی کی۔۔
وہ اپنی اس کیفیت کو سمجھ نہیں پارہی تھی۔۔۔ آمنہ بھی اکثر
اس سے ایسی ہی باتیں کرتی تھی۔۔۔۔ منہانے کبھی دھیان نہیں
دیا تھا۔۔۔ مگر آج۔۔۔ احد کی باتیں اس کے دماغ سے نکل

نہیں رہی تھی۔۔۔۔جب کسی پل چین نا آیا۔۔۔تو آنکھیں میچے سر کو گھٹنو پہ رکھ دیا۔۔۔۔ مسلسل رونے سے اسُ کی ہچکیاں بندھ گئی تھی۔۔۔اللہ۔۔۔کے اچانک ہچکیوں کے درمیان بے ساختہ اس کے منہ سے نکلا۔۔منہانے چونک کر سر کو اوپر کیا اور حیرت سے اپنے لب پر ہاتھ رکھا۔۔۔اللہ۔۔۔اور پھر زیرِ لب ہلکا سا دہرایا۔۔۔پھر ایسی طرح کئی بار وہ آنکھ بند کرئے اللہ کے نام کی تسبح کرنے لگی چند سیکنڈ بر دہی اسُ کو محسوس ہوا تھا جیسے سانس بحال ہوئی ہو۔۔۔دل جو کسی نے مٹھی میں جکڑ رکھا ہو اسُ جلڑ کی گرفت کمزر ہوئی ہو۔۔۔۔اس کو اپنے اندر اک سکون سا اترتا محسوس ہوا۔۔۔۔وہ جو تین گھنٹوں سے اس پر وحشت طاری تھی کچھ پل میں اسے کم ہوتی معلوم ہوئی تھی۔۔۔وہ دل پر ہاتھ رکھے وہی زمین پر ہی لیٹے اللہ کے نام کی تسبح کرتے سو گئی تھی۔۔۔

_______________-

ہائے منہا! کیسی ہو۔۔۔منہا لاؤنج میں صوفے پر بیٹھی تھی بری طرح کسی سوچ میں گم تھی جب کنزہ اسُ کے پاس آتے ہوئے بولی

منہانے چونک کو کنزہ جو دیکھا۔۔ہاں۔۔۔میں۔۔۔ٹھیک ہوں تم سناؤ منہانے بامشکل مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔۔وہ تم رات ایسے ہی جلدی چلی گئیں تھی۔۔۔۔ہم سب پریشان ہو گئے تھے

اور شرجیل بھی تمہارا پوچھ رہا تھا۔۔۔ تمہیں فون بھی کیا مگر تمہارا نمبر ہی آف ہے۔۔۔ کنزہ نے اک ہی سانس میں سب بولا۔۔

ہاں بس اچانک سر میں درد ہو گیا تھا۔۔۔ اس لئے منہا نی ٹالتے ہوئے کہا۔۔۔ اب کیسی طبیعت ہے۔۔۔۔

ہمم! ٹھیک ہے باظاہر تو منہا نے مسکرا کر ہاں میں جواب دیا تھا مگر اس کے اندر اس وقت اک حشر برپا تھا۔۔ عجیب سی بے قراری تھی جو منہا کے رگ وپے میں تھی منہا جیسے کھول کر سانس لینا چاہ رہی ہو مگر آنا رہی ہو۔۔۔

اچھا چلو اک کام کرتے ہیں لنچ پر چلتے ہیں تم بھی فرش ہو جاؤ گی اور ارم کو بھی بلالیں گے کل تم وش بھی نہیں کر پائیں تھیں اس طرح لنچ بھی ہو جائے گا اور تم اس کا وش بھی کر دینا کنزہ نے پروگرام بناتے ہوئے کہا۔۔ اوکے میں فرش ہو کر آتی ہوں شاید آوٹنگ سے دل بہل جائے منہا خود سے کہتی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کئی دن ہو گئے تھے مگر اس کو کسی کروٹ سکون نہیں تھا۔۔

وہ جب بھی اپنی دوستوں کے ساتھ گھومنے جاتی یا پارٹی میں جاتی اس پر خوف سا طاری ہوتا کوئی لڑکا ہاتھ ملانے کے لیے آگے بڑھاتا۔۔۔

تو وہ اس سے دو قدم پیچھے ہو جاتی۔۔۔۔ کوئی لڑکا تعریف کرتا تو
احد کے الفاظ اس کو اپنے کانوں میں سنائی دیتے تھے اسے ایسا لگتا
کسی نے اس کے سینے پر بھاری سل رکھا دیا ہو۔۔۔ جب ہر طرف
وحشت دیکھائی دینے لگی تو منہا نے سب جگہ جانا ہی چھوڑ دیا تھا وہ
اپنے کمرے میں ہی بند ہو گئی تھی۔۔۔۔۔۔

______________-

من (منہا) کیا بات ہے جان؟ آج کل تم اپنے کمرے میں ہی رہتی ہو۔۔۔ کہیں آتی جاتی بھی نہیں منہا ڈائننگ
ٹیبل پر بیٹھی کھانا
کھا رہی تھی جب ثمرا بیگم نے پوچھا۔۔۔ نو مام!! بس موڈ نہیں ہے
اس لئے منہا نے بریانی کا چمچہ منہ میں لی جاتے ہوئے کہا جو وہ بڑی
مشکل سے کہا رہی تھی۔۔۔ بیٹا طبعیت تو ٹھیک ہے آپ کی۔۔۔۔
جی پاپا میں ٹھیک ہوں !اوہو یہ کوئی بچی نہیں ہیں جو آپ لوگ
اس کے لیے پریشان ہو رہے ہیں نیہا نے نخوت سے کہا۔ تو منہا
اسے دیکھے گئی۔۔۔ اس کے دل پر کیا گزر رہی تھی کوئی جان
ہی نہیں پا رہا تھا منہا نے دل مار دو تین نوالے کھائے اور وہاں سے
اٹھ گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔

______________-

بی بی جی !وہ اپنے کمرے کی بالکنی میں کھڑی سوچوں میں گھری تھی

جب رشیدہ نے اسے پکارا۔۔ ہمم! کیا ہوا اس نے وہی سے

پوچھا۔۔وہ جی آپ کی کوئی دوست آئیں ہیں؟؟؟رشیدہ نے اطلاح

دی دوست؟ آئمہ ہو گئی منہا نے سوچتے ہوئے منہ میں بڑبڑایا۔۔

آہمہ سے کہو میری طبعیت ٹھیک نہیں۔۔ منہا نے بیزاری سے

کہااور پھر سے مڑنے لگی ویسے بھی وہ کسی سے ملنے کی پوزیشن میں تھی

نہیں بی بی! جی وہ آہمہ بی بی نہیں ہیں۔۔۔ پھر؟

ملازمہ کے کہنے پر اس نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔۔جی انھوں

نے اپنانام آمنہ بتایا ہے۔۔۔ آمنہ؟ منہا نے حیرت سے پوچھا

جی نیچے ڈرائنگروم میں بیٹھایا ہے میں نے رشیدہ نے کہا۔۔۔ اچھا تم

جاؤ میں آتی ہوں۔۔۔ آمنہ یہاں وہ تو اس سے پہلے کبھی نہیں آئی

شاید احد نے اسے بس بتادیا ہو گا منہا نے پریشانی سے سوچا اس نے

جلدی جلدی اپنے منہ پر دوچار پانی کے چھپکے مارے، اپنا حلیا

درست کیا اور نیچے کی طرف چل دی۔۔۔۔

کیسی ہو آمنہ، منہا نے اپنے لہجے کو کافی حد تک نارمل رکھتے ہوئے

کہا۔۔ السلام وعلیکم! میں ٹھیک تم کسی ہو۔۔ آمنہ نے اٹھتے ہوئے کہا۔۔وعلیکم السلام! میں ٹھیک یقین جانو آمنہ

تمھیں اپنے گھر میں دیکھ کر مجھے حیرت اور خوشی دونوں ہوئی ہے۔۔ منہا

نے آمنہ سے گلے ملتے ہوئے کہا۔۔۔ آمنہ بھی مسکرا دی۔۔۔

بیٹھو منہا اسے بیٹھنے کا اشارہ کرتی خود بھی اس کے برابر میں بیٹھا گئی

ہاں۔۔۔وہ اس دن تم سے گھر اسے ایسی ہی چلیں گئیں تھی مجھے
تشویش ہوئی پھر میں نے کافی بار فون بھی کیا مگر تم سے بات ہی نہیں
ہو پائی تو میں تم سے ملنے آگئی آمنہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔تو
منہانے حیران ہو کر آمنہ کی بات سنی۔۔تو کیا احد نے آمنہ کو
کچھ نہیں بتایا تھا۔۔کیا ہوا منہا تم ٹھیک ہو آمنہ نے اسے اپنی
طرف اک ٹک دیکھتا پا کر پوچھا۔۔ہاں دراصل میری فرینڈ کی
کال آگئی تھی اس لئے اور پھر میری طبیعت بھی ٹھیک نہیں تھی تو
بس اس لیے۔۔۔آج میں ڈاکٹر کے جانے ہی والی تھی منہانے
بات کو گول مول کر کے کہا۔۔۔اتنے میں ملازمہ لوازمات سے
بھری ٹرالئی اندر لے آئی تو منہا سرو کرنے لگی۔۔۔منہا! آمنہ کے پکارنے پر منہا جو چائے نکال رہی تھی ہاتھ
روک کر اسے
دیکھا! ہمممم۔۔کوئی بات ہے منہا۔۔آمنہ نے اس کے چہرے کو تکتے ہوئے کہا۔۔نہیں! نہیں تو کیا بات ہو گئی منہا
نظریں جھکا کر پھر سے چائے نکالنے لگی۔۔۔میں جانتی ہوں منہا ہماری دوستی زیادہ پرانی نہیں ہے۔۔۔مگر پھر
بھی میں تمہاری دوست ہوں تمہاری شکل پر صاف ظاہر ہے کے کوئی الجھن ہے تمہیں آمنہ نے اس کا ہاتھ تھام کر
کہا وہ تو منہا اس کی شکل دیکھنے لگی۔۔۔کسی نے سچ ہی کہا ہے سچا دوست وہ ہوتا ہے جو آپ کے چہرے سے آپ کی
پریشانی بھاپ لے اور آج آمنہ کو دیکھ کر منہا کو یہی احساس ہوا تھا۔۔۔بولو منہا شاید میں تمہاری کوئی مدد کر سکو
۔۔۔آمنہ نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر کہا۔۔۔آمنہ۔۔۔بہت دیر بعد منہا خود کو بولنے پر آمادہ کر پائی تھی۔۔۔
ہاں کہو آمنہ نے پوری توجہ سے منہا کو دیکھا۔۔۔

آمنہ دل کو سکون کیسے ملتا ہے؟؟؟؟؟؟ منہا کے سوال پر آمنہ مسکرا دی
کیا ہوا آمنہ؟؟ تم مسکرا کیوں رہی ہو۔۔۔۔۔ تمہیں پتہ ہے مجھے
ایسا لگ رہا ہے جیسے میرا دل ڈوب رہا ہو مجھے سکون نہیں آرہا۔۔۔
منہا نے اپنے سر کو دونوں ہاتھوں میں تھام کر کہا۔۔۔ منہا۔۔۔
نماز و قرآن پڑھو تمہیں سلون ملے گا۔۔۔ کیونکہ سکون صرف اللہ کے
ذکر میں ہی ہے۔۔۔۔۔ آمنہ کی بات پر وہ سر اٹھا کر کتنے ہی دیر
اسے دیکھتی رہی آج تک کبھی کسی نے اس طرح نہیں کہا اس نے
دل میں سوچا تھا۔۔۔۔ آمنہ کی بات نے منہا کو حیران کیا تھا
اس کو اپنی کچھ دن پہلے والی کیفیت یاد آئی تھی اس رات منہا نے
اللہ کو پکارا تھا اور اک سلون سا اپنے اندر اترتا پایا تھا۔۔۔۔۔۔
تم ٹھیک کہہ رہی ہو آمنہ اس نے آمنہ کو مشکور بھری نظروں سے
دیکھا تو وہ مسکرا دی آمنہ تو کچھ دیر بیٹھ کر چلی گئی تھی۔۔۔ مگر اس
کو راہ دیکھا گئی تھی منہا اپنے کمرے میں آکر کتنی ہی دیر سوچتی رہی
تھی اس نے کبھی اپنے گھر میں کسی کو بھی تو نماز روزہ کرتے نہیں
دیکھا تھا۔۔۔ منہا کو قرآن و نماز بچپن میں اس کی نانی نے پڑھنا
سکھایا تھا۔۔۔ مگر ان کے انتقال کے بعد اس نے پھر کبھی قرآن کو
کھول کر نہیں دیکھا تھا اور نا ہی اسے یاد پڑ رہا تھا کے اس نے اپنی
یادداشت میں نماز نہیں پڑھی ہو وہ اتنی غافل تھی آج اسے احساس

ہوا تھا وہ بالکنی میں کھڑی اپنی سوچوں میں گھم تھی کے آذان کی
آواز بلند ہوئی منہا نے چونک کر آسمان میں دیکھا اب چاروں طرف
سے آذان کی آواز آرہی تھی آج سے پہلے مجھے آزان کیوں سنائی نہیں
دی منہا نے آپنے آپ سے سوال کیا؟؟؟ پھر آنکھیں بند کر کے آذان کی آواز کو دل میں اتارا اسُے اپنے اندر اک
مٹھاس سی محسوس
ہوئی۔۔اس نے جلدی سے وضو کیا اور نیت باندھ کر کر کھڑی ہو
گئی۔۔۔منہا جیسے جیسے نماز پڑھنے لگی اس کا جسم کانپنے لگا تھا اس
کے منہ سے الفاظ بمشکل ادا ہو رہے تھی۔۔۔وہ اپنے آپ پر ضبط کی
ہوئی تھی مگر جیسے ہی اس نے سجدے میں سر رکھا اس کا ضبط جواب
دے گیا اور وہ بری طرح رونے لگی پھر پوری نماز اس نے ایسے ہی
پوری کی تھی دعا کے لیے ہاتھ اٹھے تو زبان سے اک لفظ بھی ادا
نہیں ہوا تھا بس خاموشی سے آنسو بہاتی رہی نماز پڑھنے بعد جو سکون
منہا کے کو ملا تھا اسُ پر بہت حیران تھی۔۔۔

وہ بالکنی میں کرسی پر بیٹھی تسبح پڑھنے میں مشغول تھی۔۔۔جب بیڈ
پر پڑا اسُ کا موبائل بجا۔۔وہ اٹھ کر کمرے میں آتی تھی۔۔۔

فون پر آہمہ تھی منہا نے رسیو کر کے کان سے لگا یا۔۔ یار کہا ہو تم تمہارا تو کچھ پتہ ہی ہے فون کر کر کے تھک جاؤ مگر میڈم رسیو ہی نہیں کرتی آہمہ کی غصے سے بھری آواز ابھری۔۔۔۔ نہیں آہمہ اسی کوئی بات نہیں منہا ہلکا سا بڑبڑائی۔۔۔

اچھا اب جلدی سے تیار ہو جاؤ میں تمہیں پک کرنے آ رہی ہوں۔۔

ہم سب کا فائز کے فارم ہاوس جانے کا پلان ہے رات وہاں پر ہی رکیں گے۔۔۔ اب فٹافٹ ریڈی ہو جاؤ اوکے۔۔۔۔ آہمہ کی بات سن کر منہا کو پہلے کے کئی بار گئے فارم ہاوس کے مناظر یاد آئے تھے ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے لڑکوں اور لڑکیوں کا ہنسی اور ٹھٹھے کرنا اک دوسے کی باہوں میں جھومنا اور بھی بہت سے منظر منہا کی آنکھوں میں گھوم گئے اور ان سب میں وہ بھی شامل ہوتی تھی۔۔

منہا نے ایک جھرجھری لی تھی۔۔۔ تو کب تک آؤ میں تمہیں لینے آہمہ پوچھ رہی تھی۔۔۔ سوری آہمہ میں نہیں آپاؤں گئی میری طرف سے سب کو سوری کر دینا۔۔۔ مگر منہا کیوں آئمہ نے حیرت سے پوچھا۔۔ بس ایسے ہی۔۔۔ یہ کہتے کے ساتھ ہی اُس نے کال کٹ کر دی۔۔ پانچ منٹ بعد ہی اُس کا موبائل دوبارہ بجا تھا اس بار کنزہ کی کال تھی۔۔ منہا نے کٹ کر دی وہ جانتی تھی وہ کیوں فون کر رہی ہے۔۔ میں اس ماحول سے سے جتنا بھی دور ہونے کی کوشش کروں مگر یہ لوگ مجھے قطع نہیں ہونے دیں گے۔۔۔

مگر میں اب کسی طور یہ سب کچھ نہیں جاؤں گی۔۔۔۔ یہ جانتے

ہوئے کی یہ سب غلط ہے۔۔۔ منہا نے اپنے آپ سے کہا اگر میں

یہاں رہی تو یہ سب مجھے ایسی طرح پریشان کریں گے وہ کچھ سوچتے

ہوئے پھر سے بالکنی میں آکر بیٹھ گئی۔۔۔۔

عاقب صاحب ٹکٹ کب کی کروائی ہے آپ نے ؟؟ کھانا کھانے کے

دوران ثمرا بیگم نے پوچھا۔۔۔ دو دن بعد کی ہے کل مجھے کچھ کام

تھا تو اس لئے عاقب صاحب نے کہا۔۔۔ ہمم! چلیں کوئی بات نہیں ارے منہا یہ پاستہ لو ثمرا بیگم نے اسے ڈش پاس

کرتے

ہوئے کہا۔۔۔ نہیں مام یہ کافی ہے منہا نے انکو منع کیا۔۔ وہ مجھے

آپ لوگوں سے کچھ کہنا تھا۔۔۔ اس نے چمچہ پلیٹ میں رکھتے ہوئے

دونوں کو مخاطب کیا جی بیٹا! عاقب صاحب نے کھانا سے ہاتھ روک کر پوچھا۔۔۔۔ میں کچھ دنوں کے عارفہ خالہ

کے گھر جانا چاہتیہوں

اپنی بات کہنے کے بعد منہا نے نظر اٹھا کر دیکھا تو دونوں اسے ہی

دیکھ رہے تھے۔۔۔ مگر تم تو کبھی بھی نہیں جاتیں۔۔۔ مشکل سے

سال میں اک بار چلی جاتی ہو ثمرا بیگم نے حیرت سے پوچھا۔۔۔۔

جی جانتی ہوں مگر بس ایسے ہی میرا دل کیا مام کچھ چینج کرنا چاہتی

ہوں اس لئے۔۔ مگر بیٹا آپ وہاں کبھی رکی نہیں اور اگر ماحول

کا چینج ہی کرنا چاہ رہی ہیں تو میرے اور اپنی مام کے ساتھ پیرس
چلیں اب کی بار عاقب صاحب نے کہا۔۔۔ نہیں پاپا میں خالہ کے
ہی جانا چاہتی ہوں۔۔۔ائی وئل ڈیسائیڈڈ منہا نے ان کے جانب
دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔ چلو پھر جیسے آپ کو ٹھیک لگے عاقب صاحب
نے رضامندی سے کہا۔۔۔ہاں عارفہ بھی خوش ہو جائے گی اکثر
تمہارا اور نیہا کا پوچھتی رہتی ہے ثمرا بیگم نے کہا۔۔۔اچھا تو کب
جانا چاہتی ہو بیٹا؟؟ میری پرسو کی کروادیں ٹکٹ پاپا۔۔۔اور مام آپ خالہ کو فون کر دیں۔۔۔کے میں آرہی ہوں
عاقب صاحبکو بتانے کے بعد ثمرا بیگم کو کہا تو وہ سر کو ہلانے لگیں۔۔۔
ٹھیک ہے میں کروادیتا ہوں آپ کل جاکر شوپنگ کر لینا۔۔۔جی پاپا
وہ یہ کہ کر پھر سے اپنی پلیٹ کی طرف متوجہ ہو گئی۔۔۔

جب وہ لاہور پہنچی تو دوپہر ڈھل رہی تھی اس نے پورا سفر ششدوپنج
میں گھرِ کر گزارہ تھا کے کیا ے وہ یہاں رہے گی۔۔۔اور اب بھی وہ کافی مضطرب گیٹ کے باہر کھڑی تھی منہا نے
اک گہرا سانس باہر
نکالا اور ڈور بیل بجائی دی۔۔۔دوہی بار میں چوکیدار نے دروازہ
کھلا تھا اور اندر چلی گئی تھی۔۔۔سامنے ہی لان میں عارفہ بیگم اور
انزہ موجود تھیں۔۔۔السلام وعلیکم منہا آپ آگئی اس سے پہلے منہا
ان تک جاتی انزہ ڈور کر اس تک آئی تھی اور گلے میں جھول گئی تھی

منہا کو حیرت ہوئی تھی انزہ کے اس عمل پر کچھ دیر میں انزہ کو اپنی
حرکت کا احساس ہوا تو الگ ہوتے بولی۔۔۔ سوری منہا وہ جب
سے میں سنا تھا نا آپ آ رہی ہیں میں تب سے آپ کا ویٹ کر رہی
ہوں۔۔۔ بس اس لیے آپ کو دیکھ کر اکسائیٹیڈ ہو گی۔۔۔ انزہ
نے معزرت کرتے ہوئے کہا۔۔۔ مجھے اچھا لگا انزہ۔۔۔ منہا نے
مسکراتے ہوئے دوبارہ اسے گلے لگالیا۔۔۔ پھر دونوں چلتی ہوئی
عارفہ بیگم کے پاس آئی تھی۔۔۔

السلام وعلیکم خالہ جان! منہا نے مسکرا کر سلام کیا۔۔۔ وعلیکم سلام میری بچی جیتی رہو عارفہ بیگم نے اسے گلے لگا کر دعا دی۔۔۔ گھر میں سب کیسے ہیں جی خالہ جان سب ٹھیک ہیں ما نے سلام کہلوایا ہے۔۔

وعلیکم السلام!!! اچھا چلو اندر چلو رانی یہ سامان اٹھا کے اندر کمرے میں رکھ آؤ عارفہ بیگم نے منہا سے کہتے ہوئے ملازمہ کو مخاطبکیا۔۔۔ آپ کو پتہ ہے جب سے ثمرا خالہ نے مما کو فون پر کہا کے آپ آ رہی تو یقین مانے میں تو خوشی سے پھولے نہیں سماں رہی تھی انزہ نے اس کے ساتھ چلتے ہوئے کہا اور مما اور بابا بھی خوش ہوئے تھے سن کر۔۔۔ یہ بات تو منہا کو ان کے چہرے سے نظر آ رہی تھی انزہ اس کو لے کر اندر ڈرائینگ روم میں آ گئی۔۔۔

منہا کو اک الگ سا احساس ہو رہا تھا عارفہ بیگم سے مل کر اچھا لگا تھا چاشنی سے بھرا لہجہ آنکھوں سے پھوٹتی محبت محسوس ہوئی تھی وہ منہا کے ساتھ بیٹھے گھر کے متعلق پوچھ رہیں تھی اور انزہ وہ تو اس کے ساتھ چپک کر بیٹھی تھی اس کو حیرت ہوئی تھی منہا نے کبھی بھی انزہ سے زیادہ بات نہیں کی تھی مگر پھر بھی انزہ کا رویہ ایسا تھا جیسے ان کا روز ملنا ہو منہا کو اپنا فیصلہ صحیح لگ رہا تھا۔۔۔ خالو جان نہیں دیکھ رہے خالہ جان۔۔ وہ کسی دوست سے ملنے گئے ہیں شام تک آ جائیں گے۔۔۔ اتنے میں انزہ رانی کے ساتھ ریفرشمنٹ لے آئی کچھ دیر ادھر ادھر کی باتیں کرنے کے بعد

عارفہ بیگم نے اسے تھوڑا آرام کرنے کی تلقین کی تو وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔انزہ اسے کمرے میں لے آئی تھی جو منہا کے لئے سیٹ کیا تھا آپ فریش ہونے کے بعد ریسٹ کر لیں تھک گئی ہوں گی انزہ اس کا سامان سائیڈ میں رکھتے ہوئے بولی جو رانی بیچ میں ہی رکھ گئی تھی۔۔۔۔۔۔

جب وہ اٹھی تو شام کے آٹھ بج رہی تھے وہ جلدی سے باتھ روم میں چلی گئی وہ کمرے سے باہر آئی تو عارفہ بیگم اور انزہ لاؤنج میں بیٹھی باتیں کر رہی تھی۔۔۔وہ بھی انہی کے پاس آ گئی۔۔۔سوری خالہ جان میں اتنی دیر سو گئی مجھے احساس ہی نہیں ہوا اور آپ نے بھی نہیں اٹھایا۔۔۔ارے نہیں جان تم تھک گئیں تھی اس لئے نہیں اٹھایا عارفہ بیگم نے پیار سے کہا۔۔۔اسلام و علیکم خالو جان منہا نے جلیل صاحب کو لاؤنج میں آتے دیکھا تو اٹھ کر سلام کیا۔۔ السلام و علیکم بابا! و علیکم السلام!! انھوں نے دونوں کے سلام کا جواب دیتے ہوئے منہا کے سر پر ہاتھ پھیرا منہا نے نوٹ کیا تھا کے جلیل صاحب کے آتے ہی انزہ نے سر پر دوپٹہ لیا تھا۔۔کیسی ہو بیٹا عاقب،،، ثمرا اور نیہا سب کیسے ہوں انھوں نے بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔جی سب ٹھیک ہیں۔۔۔انزہ کھانا لگواؤ بیٹا عارفہ بیگم نے انزہ کو کہا۔۔۔جی مما انزہ سر ہلاتی اٹھ کھڑی ہوئی تو منہا عارفہ بیگم سے باتیں کرنے لگی تھوڑی دیر بعد انزہ نے کھانے لگنے کی اطلاح دی تو سب اٹھ گئے سب نے ساتھ میں کھانا کھایا تھا پھر چائے کا دور

چلا تھا منہا کو اس ماحول میں اپنائیت سی مہک آرہی تھی نا جانے کیسے
اس کے دل میں یہ خیال آیا تھا اور وہ یہاں آگئی تھی وہ جانتی تھی
اگر وہ نہی ہوتی تو کبھی بھی سکون میں نا آتی اندر کے ساتھ ساتھ اس کو
باہر بھی وحشت محسوس ہورہی تھی کچھ وقت کے لیے وہ اس چمکتی
ہوئی دنیا سے دور ہونا چاہتی تھی وہ اپنے اللہ کے قریب ہونا چاہتی
تھی۔۔۔مگر وہاں ہوتے ہوئے یہ ممکن نہیں تھا آگے کا اسے کچھ
نہیں تپہ تھا بس وہ سکون کی تلاش میں نکلی تھی اور یہاں آگئی تھی

ارے منہا۔۔۔آپ اتنی جلدی اٹھ گئیں انزہ کی آواز اسے سوچو کے
طلاطم سے باہر لائی تھی۔۔۔۔وہ اس وقت لان میں موجود تھی
رات جب کافی کوشش کے بعد بھی نیند نا آئی تو وہ فجر پڑھ کر یہاں
آگئی تھی۔۔۔منہا آسمان کی طرف نظر اٹھی تو دیکھا روشنی ابھی
ٹھیک سے ہوئی نہیں تھی۔۔۔ہمم!!!بس آنکھ جلد کھل گئی۔۔۔
منہا نہیں چاہتی تھی کے انزہ کو پتہ چلے وہ رات بھر سوئی نہیں اس
لئے بات گھمائی۔۔۔۔اچھا تم بتاؤ اس وقت اس حالت میں کیا کر
رہی ہو۔۔۔منہا نے انزہ کی طرف مسکراتے ہو دیکھا جو دوپٹے کو کمر
پر کس کے باندھے آستینوں کو چڑھائے کھڑی تھی۔۔۔وہ میں پودوں
کو پانی دینے آئی تھی انزہ نے جھینپ کر کہا۔۔۔تم؟؟ مگر میں کل

جب آئی تھی تو مالی پانی دے رہا تھا۔۔۔ منہا نے حیرت سے کہا۔

جی بلکل۔۔۔۔مالی بابا ہی پانی دیتے ہیں مگر یہ جو تین گملے ہیں نا۔

وہ منہا کا ہاتھ پکڑ کر اُن گملوں کے پاس لے آئی یہ میں نے لگائے ہیں

اس لئے اس کی دیکھ بھال میں ہی کرتی ہوں۔۔۔ انزہ نے جوش و

خروش سے کہا۔۔۔ اچھا!!! منہا کو حیرت ہوئی تھی آپ کو پتہ ہے!

مجھے gardening اور cooking کا بہت شوق ہے میرے کہنے پر

ہی تو بابا نے یہ سارے پودے لگوائے ہیں انزہ نے خوش ہوتے

ہوئے کہا منہا نے دیکھا تھا اس کے چہرے پر اس معصومانہ سی چمک

تھی انزہ کو دیکھتے ہی اسے آمنہ کو خیال آیا تھا وہ بھی تو اتنی ہی

پر سکون ہوتی تھی۔۔۔ کیا ہوا منہا؟؟؟ آپ کہا کھو گئیں۔۔۔

نہیں کہیں نہیں اس نے سمبھل کر کہا۔۔ چلیں اندر چلتے ہیں انزہ

کے کہنے پر وہ اس کے ساتھ اندر کی جانب بڑھ گئی ناشتے سے فارغ

ہونے کے بعد عارفہ بیگم ملازموں کو صفائی کی ہدایت دینے میں لگ گئی

تو وہ انزہ کے ساتھ اس کے کمرے میں آگئی۔۔ منہا آپ کہی گھومنے

نہیں جائیں گئی؟ انزہ نے منہا کو مخاطب کیا جو اس کی ٹیبل پر رکھی کتاب کو دیکھ رہی تھی ہمم! کیا اس نے نا سمجھی

سے اسے دیکھا میں کہ رہی ہوں آپ کا لاہور گھومنے کا کیا ارادہ ہے انزہ نے

اپنی بات دوبارہ دہرائی۔۔۔ ہاں ارادہہہہہہہہ؟ منہا نے ارادہ کو لمبی

سانس کھیچ کر ادا کیا۔۔ وہ یہاں کیوں آئی تھی اس بات کا انزہ کو

قطع علم نہیں تھا مگر منہا اسے بتانا بھی نہیں چاہتی تھی اس کے کہنے لگی۔۔۔ہاں ارادے تو نیک ہیں تم بتاؤ کیا کیا دیکھاؤ گی اپنے شہر میں منہا نے کافی دوستانہ انداز میں کہا۔۔۔سب کچھ انزہ بھی جلدی سے بولی تو ٹھیک ہے پھر مما سے پوچھتے ہیں وہ جھٹ باہر نکلی منہا اسے دیکھتی ہی رہ گئی۔۔۔۔

منہا بیٹا! منہا جو انزہ کے ساتھ بیٹھی باتیں کر رہی تھی عارفہ بیگم کے پکارنے پر ان کے جانب دیکھا۔۔۔جی خالہ جان بیٹا آپ بے فکر ہو کر جہاں چاہوں باہر گھومنے جا سکتی ہو گاڑی اور ڈرائیور دونوں ہی ہیں عارفہ بیگم نے پیار سے کہا جی بہتر خالہ جان۔۔۔مزے مزے انزہ نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔اچھا تو منہا پھر چلیں انزہ نے پوچھا؟ کہاں ؟ منہا نے سوالیہ نظروں سے انزہ کو دیکھا ارے یہاں پاس میں ہی اک پارک ہے میں اکثر جاتی ہوں رانی کے ساتھ آپ بھی چلیں بہت اچھا ہے وہ۔۔۔انزہ نے کھڑے ہوتی ہوئے کہا۔۔۔ہاں بیٹا چلی جاؤ عارفہ بیگم نے اجازت دیتے ہوئے کہا۔۔۔ٹھیک ہے خالہ جان منہا نے اٹھتے ہوئے کہا اور اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی تھوڑی ہی دیر میں وہ انزہ اور رانی کے ساتھ پارک میں جانے کے لیے تیار تھی اس نے دیکھا انزہ نے سر پر اسکارف لیا ہوا ہے اور اپنی شانوں پر سلیقے سے دوپٹہ پھیلایا ہوا ہے آج منہا کو شدت سے دل ہوا تھا وہ بھی آمنہ اور انزہ کی طرح اسکارف کرئے مگر وہ

ایسا کر نہیں پائی۔۔۔ چلیں منہا اسکو سوچو کے گرداب میں کھڑا دیکھ انزہ نے پکارا۔۔۔ ہمم۔۔۔ چلو پارک گھر سے زیادہ دور نہیں تھا بس پانچ منٹ کی دوری پر تھا وہ پیدل ہی آ گئے تھے۔۔۔ منہا کو خوبصورت سے پارک کو دیکھا ہر طرف طرح طرح کے پیڑ پودے لگے ہوئے تھے بے شمار پھولوں کی سوندھی سوندھی خوشبوں الگ ہی لطف دے رہی تھی اور ٹھنڈی ہوا کے چلتے اس کے جسم میں تازگی سی اتری تھی۔۔۔ منہا نے اک لمبا سانس بھر اور ہوا کے سپرد کر دیا اس کو اپنا دماغ ہلکا ہوتا لگا اس وقت پارک میں کافی لوگ تھے بچے، بوڑھے، جوان جو اپنے اپنے مشاغل میں مصروف تھے منہا اس سے پہلے کبھی کسی پارک میں نہیں گئی تھی وہ تو پارٹیز، مال،، لانگ ڈرائیو پر ہی جایا کرتی تھی اسے تو بلکل بھی اندازہ نہیں تھا کھلی فضاء میں لی گئی سانس دل کو کتنا معطر کرتی ہے اس نے آنکھیں بند کر کے بینچ سے سر ٹکا دیا آنکھ بند کرتے ہی دو شہد رنگ آنکھیں اسُ کے ذہن میں مسکرائی تھی منہا نے فوراً آنکھیں کھولیں اور اپنے ارد گرد دیکھا مگر کوئی نہیں تھا ایسا پہلی بار تو نہیں ہوا تھا احد تو آخری ملاقات کے بعد سے ہی منہا کے دل و دماغ میں بس گیا تھا منہا نے مسکرا کے پھر سے اپنی آنکھیں بند کر لی۔۔۔ کیا ہوا منہا اس طرح آنکھیں بند کر کے کیوں بیٹھی ہو۔۔۔ انزہ نے اس کے برابر میں بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔ انزہ یہاں کتنا سکون ہے نا۔۔۔ منہا نے انزہ کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔

کاش میرے اندر بھی ہوتا اگلی بات اس نے دک میں سوچی تھی ہاں

اس لیے اس لیے اکثر یہاں آتی رہتی ہوں بہت اچھا لگتا ہے مجھے

بھی انزہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

منہا فجر کی نماز پڑھ کر باہر لاؤنج میں آکر بیٹھ گئی تھی۔۔۔ آج وہ سوچ رہی تھی زندگی بھی کیا چیز ہے پل بھر میں انسان کو بدل دیتیہے۔۔۔ یہ وہ ہی منہا تھی جیسے لوگ دیکھ کر رشک کرتے تھے کے منہا کو کبھی کوئی بات پریشان نہیں

کرتی وہ کھل کر زندگیا نجوائے کرتی ہے جو چاہے وہ کرتی ہے۔۔ مگر آج منہا کو احساس ہوا تھا اس کا جو چاہے وہ کرنا اس کو کس ازیت میں مبتلا کر گیا تھا زندگی کو بھرپور طور انجوائے کرنے کے چکروں میں جو اپنے رب کو ناراض کر بیٹھی ہے۔۔ منہا! عارفہ بیگم کی آواز پر اس نے چونک کر انہے دیکھا وہ آنکھوں میں فکر لیے اسے ہی دیکھ رہیں تھی۔۔۔

کیا بات ہے منہا! کیوں رو رہی ہو۔۔۔ عارفہ بیگم نے اس کے پاس بیٹھ کر پریشانی سے پوچھا۔۔ منہا نے حیرت سے اپنے گالوں پر

ہاتھ پھیرا اس کے گال آنسوں سے تر تھے اور اسے معلوم ہی نہیں

تھا۔۔ بولو بیٹا کوئی بات تو آپ مجھ سے شیئر کر سکتی ہو جان۔۔

میں نے نوٹ کیا ہے آپ جب سے آئی ہو کچھ الجھی الجھی سی ہو

ہر وقت کسی گھم رہتی ہو۔۔ ضرور کوئی بات ہے بچے مجھے اپنی ماں

سمجھو عارفہ بیگم نے اسے پچکارتے ہوئے کہا۔۔۔ ان کا اتنا شفیق اور مہربان لہجے پر منہا اپنا ضبط کھو بیٹھی اور زر قطار روتے ہوئے

عارفہ بیگم کی گود میں سر رکھ دیا۔۔ کیا بات ہے منہا مجھے بتاؤ؟

تم مجھے انزہ کی طرح ہی عزیز ہو۔۔ عارفی بیگم نے اسُ کے سر پو ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔۔ خالہ جان میں نے اپنے اللہ کو بہت ناراض کیا ہے۔۔۔ منہا نے رندھی ہوئی آواز میں کہا میں نے ہر وہ کام کیا جس کو کرنے سے میرے اللہ اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا۔۔ میں بہت بھٹکی ہوئی ہوں خالہ جان۔۔۔ پتہ نہیں اللہ مجھے معاف بھی کرے گا یا نہیں۔۔۔

مجھے سکون نہیں ملتا۔۔۔ میری دوست نے کہا تھا قرآن و نماز پڑھا

کرو سکون ملے گا میں نے پڑھنا شروع کیا مگر۔۔۔ وہ یہ کہتے کہتے پھر رونے لگی۔۔۔ آج اس نے پہلی بار اپنے دل کے احساسا تکسی کو بتائے تھے۔۔۔ خالہ جان میرے اندر اک جنگ ہی چھڑی ہے میں صحیح راستے پر چلنا چاہتی ہوں اپنے اللہ کو منانا چاہتیہوں آپ بتائیں نا میں کیا کروں کے میرا رب مجھ سے راضی ہو جائے۔۔

منہا نے ان کے ہاتھ تھام کا پوچھا عارفہ بیگم نے اس کے آنسو صاف کیے اور اس کی ماتھے پر بوسا دیتے ہوئے کہا ۔۔۔ منہا مجھے خوشی ہے کے تم نے مجھ پر اعتماد کیا اور اپنے دل کی حالت مجھ سے کہی اور تم سے کس نے کہا کے اللہ پاک تم سے ناراضہے عاوفہ بیگم نے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔ مطلب ؟ منہا نے جواب کے بجائے الٹا سوال کیا ۔۔۔ مطلب یہ ہے کے اللہکبھی بھی اپنے بندوں سے ناراض نہیں ہوتا اللہ پاک تو نہایت مہربان ہے وہ اپنے بندوں کے دلوں میں صحیح اور غلط کا فرق ڈالتا ہے تا کہ اس کے بندے سیدھی راہ پر چل سکیں۔۔۔ تمہیں اپنے گناہوں اور غلطیوں کا احساس ہوا اور تم اللہ سے معافی کیطلبگار ہو یعنی اللہ نے تمہیں موقع دیا ہے نیک رستے پر چلنے کا اور تمہیں پتہ ہے اللہ جب راضی ہوتا ہے تو اپنے بندوں کو سجدہ کرنے کی توفیق دیتا ہے تم سکون سے نماز و قرآن پڑھا کرو درود پاک پڑھا کرو بیٹا۔۔۔ جو وقت غفلت میں گزر گیا۔۔ وہ واپس نہیں آسکتا مگر آج تو ہمارے ہاتھ میں ہے نا وہ بہتر بناؤ۔۔۔ عارفہ بیگم نے پیار سے سمجھاتے ہوئے کہا تو اس نے انھے تشکر بھری نظروں سے دیکھا۔۔ شکریہ خالہ جان میرا دل کہتا تھا یہاں آکر مجھے باہر کے ساتھ ساتھ اندر بھی سکون ملے گا۔۔۔

نہیں میری جان مجھے خوشی ہوئی کے تم نے صحیح راہ کی جانب قدم بڑھایا ہے۔۔۔ عارفہ بیگم نے اس کو گلے لگا کر کہا ان کی باتوں سے منہا کو بھی اپنے اندر سکون سا محسوس ہوا۔۔ ارے ارے یہ کیا ہو رہا ہے میری مما پر قبضہ کیا جا رہا ہے۔۔۔ انزہ نے ان دونوں کو گلے لگا دیکھا تو ان کے پاس آتے ہوئے کہا۔۔۔ ہاں تمہاری مما

اتنی اچھی ہیں۔۔۔میں نے سوچا تھوڑا قبضہ کیا جائے منہا نے اپنے آنسو پونچ کر انزہ کو ہنستے ہوئے جواب دیا۔۔۔ویسے میں اپنی مما کسی کے ساتھ شیئر نہیں کرتی۔۔۔مگر آپ ۔۔۔انزہ نے اک آئی برو اوپر کر کے شہادت کی انگلی کو کنپٹی پر رکھ کر سوچنے والے انداز میں کہا۔۔۔چلیں کوئی نہیں آپ پیاری ہیں اس لئے تھوڑی مما دیتی ہوں۔۔انزہ نے شاہانا انداز میں کہا تو عارفہ بیگم اور منہا ہنس پڑے عارفہ بیگم نے اسے بھی انگلی کے اشارے سے اپنے پاس بلایا اور اس کو بھی گلے لگالیا۔۔۔تم کبھی نہیں سدھر سکتیں انزہ۔۔۔عارفہ بیگم نے انزہ کر ہنسے ہوہے کہا۔۔۔منہا نے ان کے پاس سے ممتا کی خوشبو محسوس کی تھی۔۔ اسے یاد کرنے سے بھی یاد نہیں آرہا تھا کے ثمرا بیگم نے کبا سے اس طرح گلے لگایا تھا۔۔۔اچھا اب چلو بھئی ناشتہ نہیں کرنا کیا ابھی جلیل صاحب آجائیں گے آوازے دیتے عارفہ بیگم نے اٹھتے ہوئے کہا تو دونوں بھی اٹھ کھڑی ہوئیں۔۔دوپہر میں انزہ پیر پھسارے کیسی ناول میں گھم تھی جب منہا اس کے کمرے میں آئی۔۔۔انزہ اس نے اس کے سامنے بیٹھتے ہوئے کہا ہمم !انزہ نے نگاہیں ناول پر ہی مرکوز کرتے ہوئے جواب دیا۔۔

اوہو انزہ میری بات سنو منہا نے اس کے ہاتھ سے ناول جھپٹتے ہوئے کہا۔۔۔اللہ منہا بس ہیروئین گرنے ہی والی ہے سیڑیوں سے مجھے وہ تو پڑھنے دو کے ہیرو آئی گا کے نہیں جی انزہ نے منت کرنے کے اے انداز میں کہا افففف انزہ کچھ ماہ ہو تا تمہاری ہیروئین کو آجائے کا اس کا شہزادہ بچانے منہا نے تب کے کہا اچھا اچھا ناراض نا ہو بتائیں کیا بات ہے انزہ نے اس کی طرف متوجہ ہو کر کہا وہ مجھے شوپنگ کرنی سے انزہ۔۔کیا تم میرے ساتھ مال چلو گئی منہا نے پوچھا۔۔۔کیا مال ضرور ضرور نیکی اور پوچھ پوچھ انزہ نے خوشی سے کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور اچھا ہے میں بھی دو چار ریسیپی بک لے لوں گئی انزہ نے چہکتے ہوئے کہا اور وہ تمہاری ہیروئین جو گرنے والی ہے اس کا کیا۔۔۔منہا نے شرارت سے پوچھا۔۔۔کوئی نہیں آ کے بچالوں گی انزہ کی بات پر منہا ہنس پڑی۔۔۔تم بھی نا خالہ جان سہی کہتی ہیں کبھی نہیں سدھر سکتی۔۔۔اچھا تم تیار ہو جاؤ جلدی میں نے خالہجان سے پوچھ لیا ہے وہ اسے جلدی تیار ہونے

کابول کر باہر آگئی۔۔۔۔جب انزہ تیار ہو کے اپنے کمرے سے نکلی تو منہا کو دیکھ کر چونکی۔۔۔منہا یہ

!منہا نے سر پر اسکارف لیا ہوا تھا جو اس پر خوب جچ رہا تھا منہا۔۔انزہ کی بات سمجھ کر مسکرادی۔۔ہاں میں بھی

تم اتنی پیاری لگتی ہو اسکارف میں تو تمہیں دیکھا تو سوچا کیوں نا میں

بھی پیاری لگنا شروع کر دوں۔۔اس لے فوراً تمہاری پیروی کی

منہا نے انزہ کے گال پر چٹکی بھر کے کہا۔۔بہت پیاری لگ رہی ہیں آپ انزہ نے دل سے تعریف کی تو وہ مسکرا

دی اچھا اب

چلیں ورنہ ریسیپی بک بیچاری تمہارے انتظار میں خودکشی کر لے گئی منہا

کی بات پر انزہ ہنس پڑی اور دونوں گاڑی کی طرف بڑھ گیے

—————————

منہا کہاں ہیں بھئی۔۔۔انزہ اسے پکارتی ہوئی لان میں داخل ہوئی تو

اسے گلاب کی پودوں کے پاس کسی گہری سوچ میں کھڑا پایا۔۔

ہمم! آپ یہاں ہیں اور میں کب سے آپ کو ڈھنڈ رہی ہوں وہ بھی اسی کے پاس کھڑے ہوتے ہوئے بولی

۔۔۔کیوں کیا پائینا پیل کیک بن گیا۔۔منہا نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا کیونکہ وہ جانتی تھی پچھلے تین

گھنٹوں سے وہ کچن میں گھسی کیک بنانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔بلکل بن گیا بس جلدی سے ٹھنڈا ہو جائے پھر

کھاتے ہیں انزہ نے بے صبری سے کہا کیونکہ اسے بنانے سے زیادہ کھانے کی جلدی تھی۔۔آپ یقین جانے آپ

کو بھی بہت پسند آئے گا۔۔۔انزہ! منہا نے اس پر نگاہ جما کر اسے پکارا جی! انزہ نے اس کے سپاٹ چہرے کی

طرف دیکھتے ہوئے جواب

دیا ایک بات پوچھو۔۔۔اب منہا پوری اس کے طرف گھوم گئی تھی آپ مجھ سے ایک کیا دو باتیں پوچھیں۔۔۔
انزہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔ کیا میں تمہاری دوست بن سکتی ہوں۔۔۔منہا نے الجھے لہجے میں کہا۔۔۔منہا
کے لہجے میں ایسا کچھ تھا کے انزہ

نے اسے غور سے دیکھا۔۔منہا ہم دوست ہیں۔۔۔انزہ نے اسے کہا۔۔ نہیں اگر ہم دوست ہوتے تو تم یوں آپ

جناب سے اور

مہمانوں جیسا ٹریٹ نا کرتی مجھے۔۔۔ایسی بات نہیں ہے منہا میں

تو خود چاہتی تھی کے آپ مجھے اپنا دوست سمجھو بس۔۔۔اور مجھے

خوشی ہوگئی آپ۔۔۔ا بس انزہ نے اپنی زبان دانتوں میں

دباتے ہوئے کہا تم سے دوستی کر کے اچھی اور پکی والی انزہ کے

اس طرح کرنے پر منہا ہنس پڑی۔۔۔پاگل ہو تم بلکل میری اچھی

اور پکی دوست منہا نے بھی اسُی کے انداز میں کہا اچھا تم اور میں

آج سے بہت بہت اچھے دوست انزہ نے مسکراتے ہوئے اپنا ہاتھ

اگے بڑھایا جسے منہا نے کس کے تھام لیا۔۔۔ارے ارے انزہ نے اپنے سر پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔۔ کیا ہوا انزہ
منہا نے گھبرا کر پوچھا۔۔۔میرا کیک مجھے آوازیں دے رہا ہے چلو چلو انزہ کے کان پر سنے والے انداز میں ہاتھ
رکھتے ہوئے کہا۔۔ بہت مسخری ہو تم انزہ منہا نے اس کے سر پر چپت لگایا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اندر کے جانب قدم
بڑھادے وہ جانتی تھی انزہ اس کی مخلص دوست ثابت ہو گی۔۔۔۔

یہ دیکھو منہا۔۔۔کیا ہوا انزہ نے رونی شکل بنا کر منہا کو دیکھا۔۔

جو اپنی ہنسی روکنے میں ہلکان ہو رہی تھی۔۔۔ تم تم ہنس رہی ہو منہا
انزہ نے صدمے سے اسے دیکھا۔۔ نہیں نہیں تو مگر میں یہ سوچ رہی
ہوں یہ کیا ہے۔۔۔ منہا نے انزہ کے ہاتھ کی طرف اشارہ کیا جو ہاتھ
میں کیک کی پلیٹ لیے کھڑی تھی جسے رانی نے فریزر سے نکال کر ٹیبل
پر رکھ دیا تھا جس کی وجہ سے کریم کیک پر سے بہ کر پلیٹ میں آچکی
تھی منہا! انزہ نے روہانسی ہو کر کہا۔۔۔ اچھا اچھا۔۔۔ رانی رانی کہا ہو منہا انزہ کو اور تنگ کرنے کا ارادہ ترک کر
کے رانی کو پکارا۔۔ جی منہا بی بی رانی نے کچن میں آ کر منہا سے پوچھا۔۔
تم یہ بتاؤ کیک فریزر سے کیوں نکالا؟؟ منہا نے کیک کی طرف اشارہ
کر کے کہا۔۔ رانی کی نگاہ کیک سے ہوتی انزہ کی طرف گئی تو اس کا
رنگ فق ہو گیا۔۔۔ کیونکہ انزہ اسے خونخوار نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔ قسم سے بی بی میں رکھنے ہی والی تھی پھر
پھر بھول گئی

رانی نے ہکلاتے ہوئے کہا تم بھول گئیں رانی اور میرا کیک خراب
ہو گیا انزہ نے روتے ہوئے کہا کتنی محنت سے بنایا تھا۔۔۔۔

اچھا کوئی بات نہیں ہم سب ایسا ہی کھا لیں گے منہا نے انزہ کے
ہاتھ سے پلیٹ لیتے ہوئے کہا۔۔۔ ہاں تو کھانا پڑے گا اب دوستی کا
فرض نبھاؤ چلو انزہ فوراً چھری اٹھاتے ہوئے کہا کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی
اور منہا کو آنکھوں سے بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کیک کی پیس کرنے
لگی۔۔۔ اور تم بھی اس کیک کو ختم کروانے میں مدد کرو گی سمجھی

انزہ نے رانی کے طرف دیکھتے ہوئے کہا تو وہ اسباب میں سر ہلا گئی۔۔۔

____

رانی جاؤ زرا منہا کو بلا دو۔۔۔جی بی بی صاحبہ۔۔۔عارفہ بیگم جو فون پر گفتگو تھی رانی کو مخاطب کرتے ہوئے بولیں۔۔۔

منہا انزہ کے کمرے میں بیٹھی تھی انزہ اسے روزے کے فضیلت بتا رہی تھی۔۔۔کل سے ماہِ رمضان کا مہینہ شروع ہو رہا تھا اور منہا نے اپنے آپ سے عہد کیا تھا کے وہ رمضان مبارک کے پورے روزے رکھے گی تمہیں پتہ ہے منہا" روزہ دار کا سونا عبادت،، اسکی خاموشی تسبح کرنا،،، اس کی دعا قبول،،، اور اس کا عمل مقبول ہوتا ہے"" جب ہم روزہ رکھتے ہیں تو اللہ کے بہت قریب ہوتے ہیں ماہِ رمضان میں شیاطین بند کر دیے جاتے ہیں۔۔۔انزہ میں اس سال ان شاء اللہ پورے روزے رکھنے کی کوشش کروں گئی۔۔۔انشاءاللہ منہا اللہ پاک تمہیں ہمت دے انزہ نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

آمین۔۔۔منہا بی بی آپ کو بی بی صاحبہ بلا رہی ہیں رانی نے کمرے میں آکر عارفہ کا پیغام دیا۔۔۔اچھا۔۔منہا یہ کہتے کی ساتھ ہی اٹھ کر لاؤنج میں آگئی۔۔۔جی خالہ جان لو آگئی منہا بات کرو عاقب بھائی کا فون ہے عارفہ بیگم نے ریسیور اس کو دیتے ہوئے کہا۔۔۔

السلام و علیکم پاپا! کیسے ہیں آپ مام اور نیہا آپی کیسی ہیں اس نے

ایک ہی سانس میں کئی سوال کر دیے دوسری طرف عاقب صاحب کا

جاندار قہقہہ بلند ہوا۔۔۔ وعلیکم السلام!! بیٹا ہم سب ٹھیک ہیں آپ بتائیں بیٹا۔۔۔ جی پاپا میں بھی ٹھیک ہوں بلکے

مزے میں ہوں منہا نے بھی مسکرا کر کہا پھر بیٹا کب آنے کا ارادہ ہے عید تو یہی کریں گی نا آپ عاقب صاحب کے

پوچھا۔۔۔ سوری پاپا ابھی تو میں نہیں آسکوں گی رمضان تو میں ادھر ہی کروں گی ہاں عید کے بعد آجاؤ گئی اوکے

۔۔۔ منہا نے اپنا ارادہ ظاہر کیا ٹھیکھے بیٹا جیسے آپ کی

مرضی لو آپ اپنی مام سی بات کرو۔۔۔ ہیلو من کیسی ہو جان

السلام و علیکم مام میں ٹھیک ہو آپ بتائیں آئی ایم اوکے۔۔۔

من میں یہ کیا سن رہی ہوں تم عید عارفہ کے ہاں ہی کر رہی ہو پر تم

جانتی ہو نا یہاں پارٹی ہوتی ہے پھر بھی ثمرا نے اسے یاد دلاتے ہوئے

کہا۔۔۔ سوری مام بٹ میں انزہ کے ساتھ ہی خالہ جان کے گھر عید

کروں گی۔۔۔ منہا قطع ان پارٹیز میں شامل نہیں ہونا چاہتی تھی جو

پھر سے اسے گناہوں کے دلدل میں دھکیلنے کے لیے تیار تھی۔۔

پر بیٹا۔۔ پلیز مام منہا نے ثمرا بیگم کو مزید بولنے سے روکا۔۔ چلو ٹھیک ہے اچھا نیہا آپی کیسی ہیں ان سے بات نہیں

ہوئی تھیمیری ہاں وہ بھی ٹھیک ہے ابھی اپنی دوست کے ساتھ گئی ہے

تمہاری فرینڈز کی بھی کئی بار کال آئی ہے منہا۔۔ ثمرا بیگم نے کہا

پر تم نے منع کیا تھا اس کے عارفہ کے گھر کا نمبر نہیں دیا۔۔۔

جی مام میں خود آ کر بات کر لوں گی ان سب سے۔۔۔ اچھا اب میں

فون رکھتی ہوں پھر بات کروں گئی اللہ حافظ منہا نے بات ختم کر کے فون رکھ دیا۔۔۔

___________-

آج پہلا روزہ تھا منہا سحری کے بعد اپنے کمرے میں آگئی تھی فجر کی نماز پڑھ کے وہ جاء نماز پر بیٹھی دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے ہوئے تھی مگر دعا کے لیے لفظ ہی نہیں تھے اس کے پاس بس وہ آنسو بہا رہی تھی اسے اپنے رب کے آگے آنسو بہانے سے سکون ملتا تھا اس نے ہاتھوں کو چہرے کے پر پھیرا اور جاء نماز سے اٹھ کو اس کو تہ کرنے لگی پھر قرآن کو کھول کر اس کی تلاوت میں مشغول ہو گی وہ ایسا روز کرتی تھی مگر آج اسے اک خوبصورت کا احساس ہو رہا تھا اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے اللہ پاک کی رحمتوں کا سایہ اس پر ہو۔۔۔
منہا نے صدق دل سے اللہ کا شکر ادا کیا تھا کے اللہ نے اسے نیک راہ پر گامزن کیا۔۔۔

____

افطار کے وقت جب منہا نے دعا کے ہاتھ اٹھے تو دو موتی اس کی آنکھ سے ٹپکے تھے۔۔ مگر چہرے پر پر سکون سی مسکراہٹ تھی۔۔ منہا بیٹا کیا بات ہے ؟؟؟ جلیل صاحب نے اس کو روتے پھر مسکراتے دیکھا تو حیرت سے پوچھا۔۔ ان کے سوال پر وہ ایک بار پھر

مسکرا دی۔۔۔خالو جان آج مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسی اللہ پاک
نے تمام رحمتوں اور نعمتوں سے مجھے نواز دیا ہو مجھے اپنے اندر خوشی
پھوٹتی محسوس ہو رہی ہے۔۔ منہا نے اپنے اندرونی کیفیت بتاتی
ہوئے کہا تو سب مسکرا اٹھے۔۔۔بے شک بیٹا اللہ پاک ہر لمحے اپنے
بندوں کو رحمتوں کے سائے میں رکھتا ہے۔۔۔عارفہ بیگم نے کہا اور
پھر آذان کے آواز پر سب افطاری کی طرف متوجہ ہو گئے تھے۔۔۔

____

انزہ! منہا جو انزہ کے کہنے پر چائے بنا رہی تھی چائے میں پتی ڈالتے ہوئے انزہ کو پکارہ۔۔۔ ہمم!!! مجھے ایسا لگ رہا ہے
رمضان
کا مہینہ جلدی گزر رہا ہے۔۔۔ کیوں تمہیں ایسا کیوں لگ رہا ہے۔
انزہ نے چینی کا ڈبہ منہا کو دیتے ہوئے کہا۔۔۔ دیکھو نا ابھی تو رمضان شروع ہوئے تھے اور آج تیئیسواں روزہ بھی
گزر گیا۔۔۔۔
ہاں یہ تو ہے مجھے بھی ایسا ہی لگتا ہے جیسے رمضان کا مہینہ جلدی گزر
جاتا ہے۔۔۔ تمہیں پتہ ہے انزہ مجھے لگتا تھا میں کبھی بھی روزے نہیں رکھ سکتی مجھے تو اک وقت کی بھوک بھی
برداشت نہیں ہوتی تھی مگر اللہ کا کرم ہے کبھی کبھی تو مجھے یقین نہیں آتا کے یہ میں
ہی ہوں۔۔۔ منہا نے خوشی سے چور لہجہ میں کہا۔۔۔
بلکل میری جان یہ تم ہی ہو۔۔۔ انزہ نے اس کے گلے لگ کر کہا۔۔
چلو چائے بن گئی ہے باہر لان میں چلیں۔۔۔ منہا نے دونوں کپ

ٹرے میں رکھتے ہوئے کہا۔۔ویسے میں بھی اچھی چائے بنانے لگی ہوں دونوں لان میں بیٹھی ٹھنڈی ہوا کا لطف لیتے ہوئے چاہے کی چسکیاں لے رہی تھیں جب منہا نے فخر سے کہا۔۔۔۔انزہ کا کوکینگ میں کریز دیکھ کر منہا بھی اس کا ساتھ دینے لگی تھی مگر چھوٹے موٹے کاموں میں۔۔۔منہا کو بھی یہ سب اچھا لگنے لگا تھا

ہاں اب مجھے تو پینی ہی پڑتی ہے نا۔۔تمہارے شوہر صاحب کا پتہ نہیں ان کو کیسی لگے ؟؟انزہ نے شرارت سے کہا پل بھر میں منہا کے سامنے کسی کا سایہ لہرایہ تھا۔۔احد!منہا نے منہ میں بڑبڑایا تھا پتہ نہیں احد تمہیں میں یاد بھی ہوں گی یا نہیں مگر تم مجھے کبھی بھولتے ہی نہیں اور میں تمہیں بھولنا بھی نہیں چاہتی کیونکہ تم نے ہی مجھے احساس دلایا ہے کی میں غلط رستے پر تھی کاش کاش!میں تمہارا شکر ادا کر پاتی دل ہی دل میں منہا احد سے مخاطب تھی۔۔۔۔

منہا کہاں ہو بھئی میں کب سے تم سے پوچھ رہی ہوں۔۔انزہ نے اسے ہلاتے ہوئے بولا۔۔۔کیا ہوا،،،ارے کیا شوہر صاحب کو سوچنے لگی انزہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔توبہ ہے انزہ تم سے بھی بولو کیا پوچھ رہی تھی میں۔۔۔منہا کے اک مکا انزہ کے کندھے پر جکڑتے ہوئے کہا۔۔۔یہ پوچھ رہی تھی عید کے کپڑوں کے بارے میں کیا سوچا ہے انزہ نے اپنا کندھا سہلاتے ہوئے کہا۔۔۔اور مما کہ

رہیں تھی ثمرا خالہ تمہارا عید کا سوٹ بھیج رہی ہیں۔۔۔ہاں مام بول تو رہی تھیں مگر میں نے منع کر دیا تم تو جانتی ہو اب میں ویسے کپڑے نہیں پہنتی اس لیے۔۔۔میں نے کہا خود خرید لوں گی منہا نے چائے کا آخری گھونٹ بھرتے ہوئے کہا۔۔۔او تو ٹھیک ہے پھر ساتھ چلیں گے شوپنگ کرنے اوکے انزہ نے تصدیق چاہی اوکے اب چلو خالہ جان نے دیکھ لیا نا اس وقت لان میں تو خوب ڈانٹ سنا ہے۔

اگر آج منہا کی دوستوں میں سے کوئی منہا کو ایسے دیکھ لیتا تو یقیناً مانے سے انکار کر دیتا کے یہ منہا ہے۔۔۔۔جو منہا کبھی اپنے گھر میں پانی کا گلاس نہیں اٹھاتی تھی آج وہ چائے بنا رہی تھی اور یہ سب احد آمنہ انزہ اور عارفہ بیگم کی وجہ سے ہوا تھا احد اور آمنہ نے اسے رستہ دیکھایا تھا تو انزہ اور عادفہ بیگم نے اسے اس رستے پر چلنے میں مدد کی تھی منہا اپنے رب کی شکر گزار تھی کی اللہ نے اسے ان سب سے ملوایا تھا۔۔۔

میں سوچ رہی تھی کیوں نا پرسوں میلاد کروالیں منہا اور انزہ لاؤنج میں صوفے پر بیٹھی قرآن پاک کے تلاوت کر رہی تھیں۔۔جب عارفہ بیگم وہاں داخل ہوئی۔۔جی بلکل مما کیوں نہیں انزہ نے جواب دیا اور میلاد کی بعد افطاری کا بھی اہتمام ہو جائے گا عارفہ نے اپنا خیال ظاہر

کیا۔۔۔ بہترین ہے خالہ جان منہا نے بھی قرآن کو غلاف میں رکھتے ہوئے کہا۔۔۔ ٹھیک ہے پھر تو میں سب تو فون کر دیتی ہوں۔۔

اچھا مگر آپ لوگوں کو ایک کام کرنا ہو گا عارفہ بیگم نے فون اسٹینڈ کے پاس سے ڈائیری اٹھاتے ہوئے کہا۔۔۔ بولیں مما انزہ ان کی طرف متوجہ ہو کر بولی بیٹا آپ لوگ رانی کو لے کر ڈرائیور کے ساتھ مال چلے جانا افطاری کا کافی سامان ہے جو لانا ہے اگر اکیلی رانی جائے گی تو پورا سامان نہیں لا پائے گئی اس لیے آپ لوگ چلی جائیں عارفہ بیگم نے تفصیل سے کہا کوئی بات نہیں ہے خالہ جان ہم جلدی جا کر جلدی ہی واپس آئیں گے اور جو بھی سامان ہے آپ بتا دیں میں انزہ کے ساتھ لسٹ بنا لیتی ہوں منہا نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

آپ لوگ کچن میں چلو میں فون کر کی آئی عارفہ نے فون ملاتے ہوئے جواب دیا تو وہ دونوں آٹھ کر کچن کے جانب چلی گئیں اور عارفی بیگم فون کرنے لگیں۔۔۔

انزہ چلو بھی اور کتنا ٹائم لگے گا۔۔۔ منہا جو پچھلے آدھے گھنٹے سے تیار ہو کر انزہ کا انتظار کر رہی تھی مگر وہ تھی کے آخر میں ہی اسے نئی نئی ڈشز کے ریسیپی یاد آ رہی تھیں کے جس میں ڈالنے کا سامان موجود نہیں تھا اور وہ لکھنے میں لگی ہوئی تھی۔۔۔ اللہ معاف کرے۔۔۔ انزہ تم

نے کیا سب پکوان کل ہی بنانے ہیں جو سارہ سامان لکھ رہی ہو منہا
نے اس کے سر پر کھڑے ہوتے ہوئے غصے سے کہا۔۔۔
ہو گیا چلو وہ پیپر فوڈ کرتے ہوئے مسکراتے ہوئے بولی۔۔۔
قسم سے آج کے بعد میں کبھی بھی تمہارے ساتھ مال نہیں جاؤں گئی
منہا نے منہ پھولا کر بولا تو انزہ ہنس پڑی میری جان تم یہ ڈائیلاک ہر
بار بولتی ہو۔۔۔انزہ نے منہا کو اپنے حصار میں لیتے ہوئے کہا۔۔
ہٹو اب دیر ہو رہی ہے تم جانتی ہوں پھر خالہ جان کو منہا نے اس
کو دور کرتے ہوئے کہا۔۔اچھا چلو اب اور ہاں میں پہلے ہی بتا رہی
ہوں۔۔۔اگر تم نے اب کوئی ریسیپی بک لی نا تو میں ادھر ہی تمہارا
سر پھوڑ دوں کی منہا نے دھمکی دیتے ہوئی کہا تو انزہ مسکراتی ہوئی کچن
سے نکل گئی وہ جانتی تھی۔۔۔مال میں جانے کی بعد منہا ایسا کچھ
نہیں کرے گئی اس لیے۔۔۔

انزہ ہاتھ میں لسٹ تھامے دوسرے ہاتھ کو کمر پر رکھے مصالے کے
پیکٹوں کو غور غور سے دیکھ رہی تھی۔۔۔کیا ہے انزہ اب لے بھی
لو اب کیا ان کو گھور رہی ہوں منہا سے جب زیادہ دیر برداشت نا
ہوا تو بول پڑی۔۔۔ارے بھئ دیکھو یہ دو کمپنیز کے برانڈ ہیں کون
سے لوں یہ سوچ رہی ہوں انزہ نے مسکین سے شکل بنا کر کہا۔۔

افففف انزہ۔۔۔ تمہارا کیا ہو گا یہ والا لو تم نے لاسٹ ٹائم اسی کی بریانی بنائی تھی۔۔۔ منہا نے ہاتھ بڑھا کر پیکٹ اٹھایا۔۔۔ ہمم مگر میرا دوسرا والا۔۔۔۔ خبر دار بس یہ ہی لو ابھی اور بھی چیزی لینی ہیں ہمیں منہا نے اس کے بات کاٹ کر کہا اوکے انزہ نے منہ بنا کر کہا تقریباً دو گھنٹے صرف کر کے ان لوگوں نے سامان لیا تھا۔۔ اچھا منہا پلیز اک میگزین۔۔۔۔۔ انزہ میں نے منع کیا تھا نا۔۔ پلیز منہا کل افطاری میں میرا کچھ نیا بنانے کا موڈ ہے انزہ نے معصومیت سے کہا۔۔۔ صرف پانچ منٹ منہا نے ہامی بھرتے ہوئے کہا۔۔۔

ہاں ہاں بلکل۔۔۔۔۔۔ رانی تم یہ ٹرالی کاؤنٹر پر لے کر جاؤ ہم آتے ہیں منہا نے رانی کو ہدایت کی اور انزہ کے پیچھے چل پڑی۔۔ انزہ منہا کے ساتھ اک سائڈ پر کھڑی میگزین دیکھ رہی تھی جب منہا کی نظر سامنے گفٹ شاپ پر پڑی انزہ میں ابھی آئی۔۔۔ کہاں؟ انزہ نے سوالیہ نظروں سے پوچھا۔۔۔ یہ سامنے۔۔۔ منہا نے ہاتھ کے اشارے سے کہا۔۔ اوکے میں بھی یہ لے کر وہی آئی ہوں۔۔۔۔

گفٹ شاپ کے اندر تمام چیزوں کا جائزہ لینے کے بعد منہا نے اک کرسٹل کا چھوٹا سا کورنر شو پیس پیک کرنے کو کہا تھا۔۔۔

وہ گفٹ بیگ کو دیکھتے ہوئے شاپ کا دروازہ کھول کر آگے بڑھی

ہی تھی کے کسی سے روز سے ٹکرائی تھی۔۔۔ منہا کے ہاتھ سے
گفٹ بیگ اور سامنے والے کے ہاتھ سے موبائل گرا تھا۔۔ او آئی
ایم سوری سر میں نے آپ کو دیکھا نہیں۔۔۔۔ منہا جلدی سے نیچے
بیٹھ کر موبائل کو اٹھاتے ہوئے بولی جس سے منہا ٹکرائی تھی اُسے
ابھی اس نے دیکھا نہیں تھا۔۔۔۔۔ سوری سر میں معذرت چاہتی
ہوں مقابل کی طرف سے کوئی جواب نا پا کر منہا نے اک بار پھر کہا۔ نن!! نہیں نہیں غلطی میری تھی۔۔۔ اُس
شخص کی آواز پر کھڑی ہوتی منہا نے نظر اٹھا کر دیکھا۔۔ تو جیسے پتھر ہو گئی تھی۔۔ احد! منہا کے ہونٹ نہیں ہلے
تھے مگر منہا کے دل نے پکارا تھا۔۔ وہ ویسا! نہیں بلکے پہلے سے بھی زیادہ ہینڈسم اور خوبصورت منہا اس بات کا
فیصلہ نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔ میں معذرت چاہتا ہوں میم۔ غلطی میری تھی میں ہی فون پر بات کرتا ہوا آرہا تھا۔۔۔
احد نے اس کو گفٹ بیگ دیتے ہوئے کہا۔۔ کوئی بات نہیں منہا نے ہونٹوں پر زبان پھیر کر کہا یہ آپ کا موبائل
منہا نے احد کا فون اُس کی طرف کیا تو وہ موبائل لے کر آگے بڑھ گیا۔ مگر منہا اک قدم بھی نہیں بڑھا سکی تھی وہ
احد کی پیٹھ دیکھتی رہی منہا! وہ نا جانے اور کتنی دیر ایسے ہی کھڑی رہتی جب انزہ نے اسے پکارہ۔۔۔ کیا ہوا منہا ایسے
کیوں کھڑی ہو۔۔۔ نہیں کچھ نہیں منہا نے اپنے آپ کو سمبھالتے ہوئے کہا تم نے لے کیا جو لینا تھا منہا نے بات
بدلی ہاں چلو رانی بھی ویٹ کر رہی ہو گئی انزہ نے کہا

________________–

وہ جب سے آئی تھی بے چین سی کمرے میں ٹہل رہی تھی۔۔ منہا کو
اب تک یقین نہیں آرہا تھا کے اس نے احد کو ہی دیکھا ہے۔۔ کیا
سچ میں احد تم مجھے بھول گئے آٹھ مہینے اتنے بھی زیادہ نہیں ہوتے۔۔

میں نے تو صرف سوچا تھا کے میں تمہیں یاد نہیں ہوں گی۔۔ مگر آج تمہاری آنکھوں میں اپنے لئے کوئی رموق نہیں دیکھی تو نا جانے کیوں مجھے دکھ ہو رہا ہے۔۔۔ کیوں مجھے تکلیف ہوئی ہے۔۔۔۔۔

کیونکہ تم میں یاد رکھنے والا کچھ تھا ہی نہیں۔۔۔۔ منہا کے دل نے اسے باور کروایا۔۔۔۔ کاش کے میں تمہیں یاد ہوتی احد وہ اک لمبی سانس لیتے ہوئے بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

منہا۔۔۔۔ انزہ نے اس کے کمرے میں آتے ہوئے پکارا تو جلدی سے وہ اپنے آنسو صاف کرنے لگی۔۔۔ ہمم!!! منہا اسُ کی طرف متوجہ ہو کر بولی۔۔۔۔ منہا میں تم نے تو کہا تھا ہم سچے اور کھے والے دوست ہیں۔۔۔۔ انزہ نے اس کے سامنے بیٹھتے ہوئے بولا ہاں مگر تم ایسے کیوں بول رہی ہو؟؟؟؟ منہا نے ماتھے پر سلوٹے لاتے اسُے سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔ اس لئے کے تم شاید مجھے اپنی مخلص دوست نہیں سمجھتی۔۔۔ ایسا نہیں ہے انزہ تم تو میری بہترین دوست بلکے میری بہن ہو۔۔ مگر ہوا کیا ہے؟؟ کیوں اسی باتیں کر رہی ہو؟؟ منہا نے پریشان ہوتے ہوئے پوچھا۔۔۔

اگر میں تمہاری اتنی ہی بہترین دوست ہوں تو تم مجھ سے آنسو کیوں چھپا رہی تھی۔۔۔ انزہ نے اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا۔۔

ن۔۔۔ن۔۔۔ نہیں ایسا نہیں ہے۔۔۔ میں کیوں چھپانے لگی

منہا نے اپنی آنکھوں کا رخ پھیر کر کہا۔۔۔ منہا وہ کون تھا مال میں

انزہ نے اپنی نظریں منہا کے چہرے پر گاڑھتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

کون ؟؟ منہا نے گڑبڑاتے ہوئے کہا۔۔۔۔ وہی جس کو تم جاتے

ہوئے ایسے دیکھ رہی تھیں جیسے اس کو اپنی آنکھو میں جبس کر رہی

ہو۔۔۔ تم جب سے مال سے لوٹی ہو کھوئی کھوئی سی ہو۔۔۔

بتاؤ مجھے کیا بات ہے انزہ نے منہا کے ہاتھوں پر ہاتھ رکھ کر کہا تو

منہا کے آنکھ سے اک موتی ٹپکا۔۔۔ انزہ۔۔۔ منہا نے اسُے نہایت

دھیمی آواز میں پکارہ تھا۔۔ ہمم۔۔۔ کہوں میری جان تمہیں پتہ ہے

مجھ میں اتنا بدلاو کیسے آیا۔۔۔ منہا نے نم آنکھوں سے انزہ کی طرف

دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔ نہیں؟؟ انزہ نے سر کو نفی میں ہلایا۔۔۔

احد کی وجہ سے۔۔۔ احد کون انزہ نے ناسمجھی سے بولا۔۔۔۔

احد ہی وہ شخص تھا اس کی باتوں نے مجھے اندھیرے سے نکالا جس

نے مجھے میرے اللہ کے قریب کیا ہے۔۔۔ پھر منہا انزہ کو آہستہ

آہستہ سب بتاتی چلی گئی۔۔۔ منہا کیا تم احد سے محبت کرتی ہو انزہ

نے جب منہا کے پوری بات سنی تو پوچھا انزہ کی بات پر منہا نے

اسُے مسکرا کر دیکھا۔۔۔ ہاں پہلے مجھے علم نہیں تھا مگر آج جب میں

نے احد کو دیکھا تو مجھے احساس ہوا۔۔۔ کے میرے دل میں اسُ

کے لیے کتنی محبت ہے۔۔۔ احد کی آنکھویں،،، اسُ کا لہجہ۔۔

اسُ کا مضبوط کردار میری نگاہوں میں ٹھہرا رہتا تھا مگر آج جب میں اسُے دیکھا آٹھ ماہ بعد تو میرا دل الگ طرز سے دھڑکا تھا اسُ پل مجھے معلوم ہوا احد تو میرے دل میں پہلی نظر سے موجود ہے اور مجھے علم ہی نہیں تھا۔۔۔ مگر! منہا نے کہتے کہتے رکی۔۔۔۔ کیا ہوا منہا۔۔۔ انزہ احد کو میں یاد نہیں وہ مجھے پہچانا ہی نہیں تھا منہا نے افسردہ لہجے میں کہا۔۔۔۔ تم پرشان نہ ہو منہا۔۔۔۔۔ اللہ سب اچھا کرے گا۔۔۔ انزہ نے اسُ کے آنسوں صاف کرتے ہوئے کہا اب تھوڑی دیر لیٹ جاؤ سحری میں کچھ ہی وقت ہے اور پھر کل بہت سارے کام ہیں تم جانتی ہو نا انزہ نے مسکراتے ہوئے کہا اصل مقصد اس کو بہلانا تھا ہمم اوکے منہا نے ہاں میں سر ہلایا۔۔

____

گڑیا۔۔۔ آمنہ۔۔۔۔ کہاں ہو۔۔۔۔ وہ ابھی داخل ہوا تھا اور آمنہ کو پکارتا ہوا لاؤنج میں آیا تھا۔۔۔ جی بھائی کیا بات ہے ؟؟؟ آمنہ کچن سے برآمد ہوئی تھی۔۔۔۔ وہ پا۔۔۔ پانی لا دو۔۔۔ وہ کچھ اور کہنا چاہتا تھا مگر بولا نہیں۔۔۔۔ ابھی لائی آمنہ یہ کہ کر کچن میں چلی گئی۔۔۔ تو احد بھی اس کے پیچھے ہی ہو لیا۔۔۔۔ آمنہ نے نظر گھما کر دیکھا تو وہ سلیپ سے ٹیک لگائے کسی سوچ میں کھڑا تھا۔۔۔

کیابات ہے احد بھائی ؟؟؟؟؟ آمنہ نے پانی کا گلاس احد کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔۔۔ آمنہ اک بات پوچھنی تھی۔۔ احد نے گلاس پکڑتے ہوئے کہا۔۔جی بھائی بولیں۔۔ تمہاری اک دوست تھی منہا۔۔ تمہاری اس سے کوئی بات ہوتی ہے کیا۔۔۔ احد نے اپنے انداز کو کافی سرسری رکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

کیوں بھائی۔۔

خیریت آمنہ نے تعجب سے پوچھا۔۔۔ کیوں کی آج تک احد کے کبھی ایسا نہیں پوچھا تھا۔۔ نہیں بس ایسے ہی پوچھ رہا تھا۔۔۔

نہیں بھائی میری کوئی بات نہیں ہوتی۔۔۔ مجھ سے منہا کا نمبر ہی کھو گیا تھا۔۔۔ میں گئی تھی اُس کے گھر یہ بتانے کے ہم یہاں لاہور شفٹ ہو رہے ہیں مگر وہ گھر پر نہیں تھی ملازم سے پتہ چلا تھا وہ اپنے ممی پاپا کے ساتھ پیرس گئی ہے گھومنے۔۔ میں اپنا نمبر بھی نہیں دے پائی تھی مجھے یہاں والے گھر کا مجھے پتہ نہیں تھا۔۔ پھر ہم یہاں آ گئے آمنہ نے پوری بات احد کو بتائی۔۔۔ مگر آپ اچانک کیوں پوچھ رہے ہیں۔۔۔ منہا کے بارے میں۔۔۔۔ نہیں بیٹا بس یوں ہی کچھ نہیں احد یہ کہتا ہوا کچن سے نکل گیا۔۔۔ حیرت ہے پہلے تو کبھی بھائی نے مجھ سے ایسے نہیں پوچھا۔۔۔ خیر ہو گا کچھ آمنہ سر جھٹک کر اپنے کام میں لگ گئی

احد اپنے کمرے میں آ کر بری طرح ڈسٹرب تھا۔۔۔ جب اُس نے

منہا کو دیکھا تھا تو ہل بھی نہیں سکا تھا وہ فروزی سوٹ میں سر پر
اسکارف لیے ہوئے تھی جب اس نے معذرت کی تو اس کے لہجے
میں کتنا ٹھہراؤ تھا بلکے منہا کی پوری شخصیت میں اس کو ٹھہراؤ سا معلوم
ہوا تھا کیا وہ سچ میں منہا تھی احد مسلسل یہ ہی سوچ رہا تھا
مگر کیسے ؟؟؟ وہ لڑکی منہا جیسی تو تھی مگر وہ منہا نہیں ہو سکتی میں۔۔
کیوں اتنا سوچ رہا ہوں کوئی بھی ہو مجھے اس سے کیا۔۔۔ احد نے
جھنجھلا کر خود کو ڈپٹا۔۔۔ اگر تمہیں منہا سے کوئی مطلب نہیں تو اُس
کو وہاں دیکھ کر تمہیں اچھا کیوں لگا کیوں تم اسے ٹکٹکی باندھے دیکھ
رہے تھے۔۔۔ اس کے اندر سے کوئی بولا تھا۔۔۔ پت پتہ نہیں مجھے
کیا ہو گیا تھا۔۔۔ احد نے گھبرا کر آنکھیں موندھ لیں مگر آنکھیں بند
کرتے ہی منہا سے ہوئی تمام ملاقاتوں کے مناظر آنکھوں کے سامنے
گھوم گئے وہ جھٹکے سے اٹھ بیٹھا تو کیا۔۔۔ میں نہیں۔۔۔ مجھے محبت
کیسے ہو سکتی ہے میں اور وہ دو الگ الگ کنارے ہیں نہیں بلکل نہیں
وہ آج میں جس سے ملا وہ منہا نہیں کوئی اور تھی مجھے دھوک ہوا ہے
وہ اپنی کنپٹیوں کو سہلانے لگا مگر دل تو اس بات کو تسلیم ہی نہیں کر
رہا تھا وہ بار بار کہہ رہا تھا وہ منہا ہی تھی۔۔۔۔

چاند مبارک ہو بھئی سب کو۔۔ کہاں ہیں سب۔۔۔۔ جلیل صاحب

نے با آوازِ بلند سب کو پکارہ۔۔ کیا ہوا جلیل صاحب؟؟؟ عارفہ بیگم
جلدی سے لاؤنج میں آئیں،،، چاند نظر آگیا ہے عارفہ بیگم۔۔۔
جلیل صاحب نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔ وہ جب سے مغرب پڑھ کے
آئے تھی تب سے ہی خبریں دیکھ رہے تھے۔۔ خیر مبارک ہو۔۔۔
آپ کو بھی مبارک عارفہ بیگم نے کہا۔۔۔جی بابا کیا چاند نظر آگیا
انزہ نے بھی آتے ہی پوچھا۔۔۔جی بیٹا آگیا ہے۔۔
چاند مبارک مما بابا انزہ نے دونوں کو مبارک باد دی تو جلیل صاحب
اور عارفہ بیگم نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔۔۔ ارے منہا کہاں ہے
جلیل صاحب نے انزہ سے پوچھا آرہی ہے بس وہ۔۔۔ چاند مبارک
خالہ جان چاند مبارک خالو جان۔۔۔ منہا نے دونوں کے پاس آکر
کہا تو انزہ کی طرح دونوں نے منہا کو بھی سر پر ہاتھ رکھ کر ڈھیروں
دعائیں دیں۔۔ پھر منہا انزہ کے طرف پلٹی اور اسُ کے گلے لگ کر
اسے بھی کہا۔۔۔۔ چلو بھی جلدی تیار ہو جاؤ تم دونوں چلنا نہیں
ہے کیا؟؟؟؟ جلیل صاحب نے جیب سے موبائل نکالتے ہوئے۔
کہا۔۔جی بابا بس دو منٹ انزہ نے کہا پھر منہا کی طرف دیکھا جو
اسُے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔ آؤ منہا جلدی تیار ہو جاؤ۔۔۔ چلنا ہے
انزہ یہ کہتی اسُ کا ہاتھ پکڑ کر کمرے میں لے گئی۔۔۔ ارے بتاؤ تو
کہا؟؟؟ منہا اسُ کے ساتھ جاتے ہوئے بولی۔۔۔ بھئی بابا مجھے ہر

عید پر چاند رات کو چوڑی اور مہندی دلانے جاتے ہیں اب میرا تو کوئی بھائی ہے نہیں اس لئے۔۔۔ انزہ نے بیچارگی سے کہا تو منہا ہنس پڑی۔۔ بہت بڑی ڈرامہ ہو۔۔ منہا نے کہا۔۔ اب ہنسو نہیں جلدی کرو ورنہ اک بار جو بابا نے سب کو فون کر کے مبارک باد دینا شروع کی نا تو وہ کل عید کی مبارک باد میں منتقل ہو جائے گئ۔۔۔ مگر ان کے فون نہیں ختم ہوں کے انزہ نے مسخرے پن سے کہا۔۔

خالو جان نے انزہ اور منہا کو ڈھیر ساری چوڑیاں اور مہندی دلائی تھی منہا کو رہ رہ کر اپنے پاپا کی یاد آ رہی تھی وہ تو کبھی بھی اُس کو کہیں لے کر نہیں جاتے تھے۔۔۔ لے کر تو جلیل صاحب بھی انزہ کو نہیں جاتے تھے مگر آج خالو جان اور انزہ کو دیکھ کر منہا کو بھی یہ خواہش ہوئی تھی کے وہ بھی عاقب صاحب کے ساتھ ہو۔۔۔

وہ سب جب گھر پہنچے تو رات کے دس بج رہے تھے۔۔۔ منہا نے جلدی سے آ کر پہلے مام پاپا کو کال ملائی تھی۔۔۔ السلام علیکم پاپا چاند مبارک منہا نے سب سے پہلے عاقب صاحب کو فون کیا تھا وعلیکم السلام!! بیٹا آپ کو بھی کیسے ہیں آپ پاپا؟ میں ٹھیک ہوں بیٹا اچھا پاپا مام کہاں ہیں بیٹا وہ تو گھر پر نہیں۔۔۔ او اچھا منہا کو سن کر افسوس ہوا تھا۔۔۔ پھر دو چار باتیں کر کے اُس نے فون رکھ

دیا منہا کو دکھ ہوا تھا وہ سب سے بات کرنا چاہتی تھی مگر۔۔۔۔ چلو کوئی نہیں کل کر لوں گی منہا نے خود کو سمجھایا۔۔۔ منہا!!!وہ

ابھی فون کو واپس رکھ ہی رہی تھی جب عارفہ بیگم اُس کے پاس آئیں۔۔۔جی خالہ جان منہا نے صوفے سے اٹھتے ہوئے کہا۔۔۔

بیٹھو بچے میں تو یہ دکھانے لائی تھی میں نے تمہارے اور انزہ کے لئے اک جیسے سوٹ بنوائے ہیں۔۔۔ دیکھو بتاؤ تمہیں کیسا لگا۔۔۔ شکریہ خالہ جان بہت اچھا ہے۔۔ منہا نے سوٹ کو لیتے ہوئے کہا۔۔

منہا دیکھوں مہندی لگانے والی آگئی۔۔۔انزہ نے چہکتے ہوئے کہا پر انزہ۔۔۔ منہا نے بات ادھوری چھوڑی۔۔۔ کیا ہوا منہا۔۔

انزہ نے مہندی والی کو بٹھاتے ہوئے کہا میں نے کبھی مہندی نہیں لگائی۔۔۔لو اتنی سی بات اب لگوالو۔انزہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔ چلو آؤ پہلے تمہاری باری۔۔۔ بھلا مہندی اور چوڑیوں کے بغیر بھی کوئی عید ہوتی ہے انزہ نے مہندی کی کون اٹھاتے ہوئے کہا۔۔

آپ کہاں جارہی ہیں مما انزہ نے عارفہ بیگم کو اٹھتے دیکھا تو پوچھا کچن میں بیٹا زرارانی کو دیکھ لوں۔۔۔۔ مما رانی کو تو اُس کا شوہر دیکھتا ہے آپ دیکھ کر کیا کریں گی۔۔۔انزہ نے آنکھ مار کر کہا تو منہا اور عارفہ بیگم بے ساختہ ہنس پڑی۔۔۔۔انزہ بہت بد تمیز ہو تم وہ انزہ کو گھورتی ہوئی کچن کی طرف بڑھ گئیں تو وہ دونوں ہنستے ہوئے مہندی کی

طرف متوجہ ہو گئیں۔۔۔۔

آج تو وہ اپنے آپ کو خود بھی پہچان نہیں پا رہی تھی۔۔۔۔نیٹ کا لائٹ پینک کلر کا سوٹ جس پر بلو رنگ سے پورے سوٹ پر کڑھائی کی گئی تھی اس پر خوب جچ رہا تھا۔۔ہاتھوں پر مہندی کے خوبصورت سے پھول بوٹے بنائے۔۔۔میچنگ کی چوڑیاں نازک کلائی میں ڈالے ہونٹوں پر لائٹ سی لپ اسٹک لگائے وہ ہمیشہ سے زیادہ خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔۔منہا تم تیار ہو تو؟

ماشاءاللہ! انزہ اس کے کمرے میں آتے ہوئے بول ہی رہی تھی کے منہا کو دیکھ کر بے ساختہ کہا۔۔۔تم بہت اچھی لگ رہی ہو منہا انزہ نے اسُ کو گلے لگاتے ہوئے کہا۔۔ماشاءاللہ۔۔۔تم بھی کچھ کم نہیں لگ رہی منہا نے بھی اس کو دیکھتے ہوئے کہا اچھا چلو مما بلا رہی ہیں عاقب خالو کا فون ہے۔۔ او اچھا!

السلام علیکم!! پاپا عید مبارک۔۔۔۔وعلیکم السلام بیٹا۔۔۔

خیر مبارک۔۔۔۔وہاں سب کیسے ہیں نیہا آپی مام۔۔۔۔سب ٹھیک ہیں لو اپنی مام سے بات کرو۔۔۔۔۔جی۔۔۔۔۔عید مبارک

من (منہا) السلام علیکم مام!! عید مبارک کیسی ہیں آپ مام؟؟؟ہاں

جان میں ٹھیک ہوں اور تمہیں مس کر رہی ہوں۔۔۔ تم یہاں ہوتی تو
کتنا اچھا ہوتا ثمرا بیگم نے کہا۔۔۔جی مام میں جلد ہی آؤں گی۔۔
اچھا منہا شوپنگ تو ٹھیک سے کی نا میں نے عاقب صاحب سے کہ کر
تمہارے اکاؤنٹ میں پیسے ٹرانسفر کروائے تھے؟؟؟جی مام مجھے پاپا نے
بتایا تھا۔۔ مگر مجھے ضرورت نہیں تھی منہا نے انہے بتایا۔۔ہاں
میں جانتی ہوں پر اب عید پر تم آؤ ٹنگ پر جاؤ گی تو پڑے گی۔۔۔
اوکے مام چلیں اب میں فون رکھتی ہوں پھر بات ہو گی اللہ حافظ۔۔
یہ کہ کر منہا نے فون رکھ دیا۔۔۔مام اب آپ کی بیٹی پہلے جیسی
نہیں رہی۔۔۔ منہا نے دل میں سوچا

سب لوگ مل کر ناشتہ کر رہے تھے منہا کو بہت اچھا لگ رہا تھا یہ
سب ورنہ عاقب ہاؤس میں وہ تو سو کر ہی دوپہر میں اٹھتی تھی اور پھر
باقی کا دن دوستوں اور پارٹی میں نکل جاتا تھا آج اس کو اپنے ہر جانب خوبصورتی ہی خوبصورتی نظر آرہی تھی۔۔
عارفہ بیگم۔۔ جلیل صاحب نے چائے پیتے ہوئے انہے مخاطب کیا۔۔۔جی؟ آج دوپہر لنچ پر میں نے اپنے دوست
کی فیملی کو بلایا ہے آپ اچھا سا اہتمام کر
لیجے گا۔۔۔ میرے بہت ہی پرانے دوست ہیں وہ۔۔۔ جلیل
صاحب نے بتاتے ہوئے کہا۔۔۔ ٹھیک ہے میں تیاری کروالوں
گی۔۔۔ آپ بے فکر ہو جائیں۔۔۔ انزہ منہا بیٹا آپ دونوں زرا مینیو

ڈیسائیڈ کرلو عارفہ بیگم نے جلیل صاحب کو جواب دیتے ہوئے ان دونو

کو کہا.جی مماانزہ نے چائے کا کپ رکھتے ہوئے ہاں میں سر ہلایا۔۔۔

اور کتنا وقت لگے گا بچوں؟عارفہ بیگم نے کچن میں آتے ہوئے پوچھا۔۔بس خالہ جان تھوڑا سا کام رہ گیا ہے پندرہ

منٹ بس؟

منہانے رائتے کے لئے دہی کو پھیٹتے ہوئے کہا۔۔۔جی مما ہو گیا

آپ فکر نا کریں۔۔۔مہمان کے آنے سی پہلے سب ہو جائے گا انزہ

نے منہا کے ہاتھ سے رائتے کا باؤل لیتے ہوئے۔۔ان کو تسلی دی

چلو یہ سب کر کے تم لوگ بھی فرش ہو جانا عارفہ بیگم یہ کہتے ہوئے

کچن سے نکل گئیں۔۔۔

منہا یہ سب ہو گیا ہے باقی کا کام رانی کرلے گی چلو ہم چینج کر لیتے

ہیں۔۔۔انزہ نے کپڑوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔ہمم

ٹھیک ہے رانی جب سب آجاہیں تو ہمیں بتا دینا منہا نے رانی کو بولا

ابھی منہا شاور لے کر ہی نکلی تھی کے انزہ داخل ہوئی منہا تم ریڈی

ہو؟ہاں بس دو منٹ۔۔۔منہا نے جلدی جلدی بالوں میں

برش پھیرا۔۔۔چلو۔۔۔اور برش کو رکھتے ہوئے کہا۔۔۔منہا بی بی

آپ لیے فون آیا ہے رانی نے اندر آکر کہا اچھا ابھی آئی انزہ تم چلو

میں فون سن کر آئی۔۔۔۔ نہیں ساتھ چلیں گے انزہ نے منع کرتے

ہوئے کہا تو منہا مسکرا دی۔۔۔

السلام علیکم۔۔۔ڈرائنگروم میں داخل ہو کر منہا اور انزہ نے ہم آواز ہو کر سلام کیا تھا۔۔۔وعلیکم السلام کمرے میں موجود سبھی نے ہی ان کی طرف دیکھتے ہوئے جواب دیا۔۔ سلام کرنے کے بعد منہا نے حیرت سے گھر آئے مہمانوں کو دیکھا تھا۔۔۔ آمنہ۔۔ منہا دونوں کے منہ سے اک ساتھ نکلا تھا۔۔۔ منہا تم؟ آمنہ سرعت سے اپنی جگہ سے اٹھی تھی اور منہا کے گلے لگی تھی۔۔

کچھ ایسی ہی حالت احد کی بھی تھی۔۔۔اسے بھی ابھی تک یقین نہیں آرہا تھا اُس کے سامنے جو لڑکی کھڑی ہے وہ منہا ہے۔۔

یعنی مال میں منہا ہی تھی احد نے سے خود کو باور کرایا۔۔

ارے ارے کوئی ہمیں بھی تو بتائے کیا آپ دونوں اک دوسرے کو جانتے ہیں؟ انزہ سے زیادہ دیر صبر نا ہوا تو جلدی سے بولی۔۔ انزہ کی بات پر منہا۔۔۔ آمنہ سے الگ ہوئی تھی انزہ میں نے تمہیں بتایا تھا نا اپنی بہت اچھی دوست کے بارے میں۔۔۔ یہ وہ ہی ہے آمنہ۔۔۔ منہا کے یہ بولنے پر بے ساختہ انزہ کی نظر احد پر پڑی تھی وہ بھی منہا کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔ انزہ کی خود پر نظر دیکھ کر اپنے نگاہوں کا زاویہ بدلہ تھا۔۔۔ وہ ہاں۔۔۔ انزہ یہ کہتے ہوئے آمنہ سے گلے ملنے لگی۔۔۔ کیسی ہو منہا تم۔۔۔ اور کہاں تھی۔۔۔

یہاں کیسے ؟؟؟؟ آمنہ نے اک ہی سانس میں کئی سوال کر ڈالے تو

سب ہنس پڑے ارے بیٹا۔۔۔۔ اک اک کرے سوال پوچھو؟؟

عظیم صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔جی بابا آمنہ جھینپے ہوئے

بولی۔۔وہ اتنے دنوں بعد تو منہا ملی ہے نا اس لیے۔۔۔ میں

ٹھیک ہوں۔۔۔۔لاہور میں تھی اور۔۔۔یہ میری خالہ جان کا گھر

ہے،،منہا نے بھی مسکراتے ہوئے اسُی کے انداز میں جواب دیا تو

عظیم صاحب کا جاندار قہقہ ابھرا۔۔۔منہا تم بہت بری ہو آمنہ

نے مصنوعی غصے سے کہا بلکل میں بھی یہ ہی کہتی ہوں انزہ نے بھی

ٹکرا لگایا۔۔۔مل گئے تم دونوں !بدتمیز۔۔منہا نے انزہ کو آنکھیں

دیکھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔اور آنٹی انکل آپ سب کیسے ہیں۔۔منہا

نے آمنہ کے پیرنٹس سے پوچھا۔۔۔اللہ کا کرم ہے بیٹا۔۔آپ بتاؤ

کیسی ہو آمنہ تو اکثر آپ کا زکر کرتی رہتی ہے آسیہ بیگم نے کہا۔۔

جی آنٹی۔۔الحمدللہ میں ٹھیک ہوں منہا آمنہ کے ساتھ والے صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولی۔۔۔منہا نے اسُ دوران احد کی طرف دیکھا وہ نیچے کارپٹ پر نظریں جھکائے بیٹھا تھا منہا کو اندازہ لگانا مشکل تھا کے احد کے چہرے سے کیا ظاہر ہو رہا ہے پھر منہا نے بھی اپنا چہرا انزہ کی طرف کر لیا۔۔۔۔اتنے میں رانی چائے کے لوزمات لے لائی تو سب چائے میں مصروف ہوئے۔۔۔۔۔

کھانا کھانے کے بعد منہا اور انزہ۔۔۔آمنہ کو لے کر باہر لان میں

آ گئیں تھیں۔۔۔ منہا مجھے تو یقین ہی نہیں آ رہا کے میں تم سے مل رہی ہوں میں بتا نہیں سکتی تمہیں کتنی خوشی ملی ہے مجھے۔۔ آمنہ نے اس کو زور سے گلے لگاتے ہوئے کہا۔۔۔ یقین تو مجھے بھی نہیں آ رہا میں کچھ دن میں کراچی جانے ہی والی تھی پھر تو سوچا تھا میں نے تم سے ملنے کا۔ منہا نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔ مگر میں تمہیں وہاں نہیں ملتی۔۔۔۔۔ آمنہ نے کہا۔۔۔ کیوں؟ منہا نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔۔ کیونکہ ہم یہاں۔۔ لاہور میں شفٹ ہو گئے ہیں کچھ مہینوں پہلے۔۔۔ او اچھا منہا نے سر کو ہلاتے ہوئے کہا منہا مجھے تمہیں ایسے دیکھ کر بہت اچھا لگ رہا ہے پہلے تو میں تمہیں پہچانی ہی نہیں۔۔۔ آمنہ! سب مجھ سے پوچھتے تھے کے میری اور تمہاری دوستی کیسے ہوئی۔۔ کبھی کبھی میں بھی سوچتی تھی کیمیری اور تمہاری دوستی کیونکر ہو گئی مگر۔۔ اب سمجھ آتی ہے۔ آمنہ تمہاری اور احد کی وجہ سے مجھے یہ پتہ چلا کے جو زندگی میں گزار رہی ہوں وہ غلط ہے میں تمہاری اور احد کی شکر گزار ہوں۔۔۔ منہا نے تشکر بھری نگاہوں سے آمنہ کو دیکھا نہیں منہا یہ سب اللہ کی مہربانی ہے آمنہ نے مسکرا کر منہا کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔۔۔ آمنہ تم میری بہترین دوست ہو۔۔۔ منہا نے آمنہ کو گلے لگاتے ہوئے کہا واہ واہ۔۔ تمہاری اک دوست ملی تو تم مجھے بھول گئیں۔۔ انزہ نے مصنوعی غصے سے آنکھیں دیکھائیں۔۔۔۔ میرے توبہ جو میں ایسا گناہ کروں منہا نے جھٹ اپنے کام پکڑے تو آمنہ اور انزہ ہنس پڑیں تم دونوں میری مخلص اور بہترین دوستیں ہو۔۔۔۔ آئی لو یو منہا نے کہا۔۔۔

ہمم۔۔۔ آج تو میری گڑیا بہت خوش لگ رہی ہے؟ آمنہ لاؤنج میں بیٹھی بک کو ہاتھوں میں تھامنے مسلسل مسکرا رہی تھی

مگر اسُ کا دھیان سامنے دیوار کی طرف تھا وہ کسی سوچ میں تھی۔۔

جب احد نے اسُے پکارا۔۔۔جی بھائی میں سچ میں بہت خوش ہوں آمنہ نے احد کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔اچھا جی احد اسکے پاس صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولا۔۔۔تو کیا میں وجہ جان سکتا ہوں۔۔ آپ کو وجہ پتہ ہے بھائی؟ آمنہ نے کہا مجھے احد نے اپنیطرف انگلی کر کے پوچھا۔۔۔جی۔۔۔اچھا اب مسکراؤ نہیں بتاؤ احد نے آمنہ کو مسکراتے دیکھا تو کہا۔۔۔او ہو بھائی منہا کیوجہ سے میں بہت خوش ہوں۔۔۔

آپ نے بھی دیکھا تھا نا اسے وہ کتنا بدل گئی ہے مجھے تو یقین ہی

نہیں ہوا تھا وہ منہا ہے آمنہ نے خوش ہوتے ہوئے۔۔۔پر خوش

لہجے میں کہا۔۔۔ہاں مجھے بھی۔۔۔احد نے منہ میں بڑبڑایا جی بھائی کچھ کہا۔۔۔ نہیں نہیں کچھ نہیں۔بھائی؟ آمنہ کے اچانکپکارنے پر احد نے آمنہ کو دیکھا۔۔۔ ہمم منہا آپ کا شکریہ ادا کر رہی تھی۔۔۔ میرا؟ کیوں؟ احد نے حیرت سے پوچھا وہ کہ رہیتھی کے آپ کی وجہ سے اسے احساس ہوا کے وہ غلط راستے پر ہے اس لیے آمنہ نے سنجیدگی سے کہا نہیں گڑیا ہم انسانوں کی کیا مجال جو کسی کو صحیح اور غلط سمجھا سکیں یہ تو اللہ کا کرم ہے وہ جس کو جن لے۔۔۔احد کے کہنے پر آمنہ سر ہلا گئی. اچھا اک کپ اچھی سی چائے ملے گئی۔۔۔احد نے بات کو بدلا۔۔۔جی ابھی لائی آمنہ نے کتاب سائیڈ پر رکھتے ہوئے کہا میرے کمرے میں لے آنا میں اوپر ہوں۔۔۔احد یہ کہتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

______________-

کیا ایسا ہو سکتا ہے کوئی اتنا بدل جائے کیا یہ ممکن ہے۔۔۔کیوں تم

نے ہی کہا نا آمنہ سے ""اللہ جس کو چن لے""" احد کے دل نے۔

کہا۔۔ہاں۔۔۔وہ اپنے کمرے کی بالکنی میں کھڑا ڈھلتے سورج کو

دیکھتے ہوئے سوچ رہا تھا۔۔جب سے احد نے مال میں منہا کو دیکھا

تھا نا چاہتے ہوئے بھی اس کا سراپا احد کی نگاہوں میں ٹھہر سا گیا تھا۔۔

میرا دل کہتا تھا وہ منہا ہے مگر دماغ ماننے کو تیار ہی نہیں تھا میرے

دل میں اسُ کا احساس کیا اس لئے تھا۔۔میں تو سمجھتا تھا ہم دونوں الگ الگ کنارے ہیں مگر اب۔۔۔وہ اس کے

اگے کچھبھی نہیں سوچ پایا تھا۔۔تھک کر اسُ نے ریلینگ پر اپنا سر

رکھ دیا اور ٹھنڈی ہوا کو اپنے اندر اتارنے لگا۔۔۔

کب تک واپس آ ؤ گی۔۔منہا جو واپس جانے کے لیے اپنا بیگ پیک کر رہی تھی انزہ کی بات پر اٹھا کر اسُے دیکھا۔۔

میں تمہارے

بغیر کیسے رہوں گی۔۔۔انزہ نے پھر منہا کے گلے لگتے ہوئے افسردگی

سے کہا۔۔۔جلدی ہی آ ؤ گی پکا۔۔منہا نے اسُ کے گال چومتے

ہوئے کہا۔۔۔اور کمرے سے باہر نکلنے لگی۔۔۔ویسے دل تو میرا بھی

نہیں ہے مگر۔۔۔۔منہا نے بات ادھوری چھوڑی تھی اچھا ٹھیک

ہے۔۔۔مگر تم مجھے دن میں ہر گھنٹے فون کرو گی انزہ نے منہا کی

آنکھوں میں نمی دیکھتے ہوئے بات کو بدلتے ہوئے کہا۔۔۔ارے

گھنٹے تم کہو کو ہر سیکینڈ کروں میری جان منہا نے مسخرے پن سے

کہا۔۔۔نا اب زیادہ نافری ہو انزہ نے فوراً کہا تو منہا ہنس دی او کے

اور جب میں واپس آؤ تو تم پائین اپیل کیک بنانا اور رانی کو کچن میں نا

جانے دینا منہا کی بات سن کر انزہ ہنس دی اس کو دیکھ کر منہا نے

بھی اُس کی ہنسی میں ساتھ دیا اچھا بیٹا ثمرا نیہا اور عاقب بھائی کو میرا

سلام دینا اور نیہا کو پیار بھی اور وہاں پہنچ کر فوراً فون کرنا:۔۔۔۔

عارفہ بیگم نے اسے تاکید کی تو وہ ان کی محبت پر نثار ہو گئی۔۔۔

جی خالہ جان بلکل اچھا اب میں چلتی ہوں فلائٹ کا ٹائم ہو جائے گا

اُس نے سب سے گلے ملتے ہوئے کہا اور گیٹ کی طرف چل دی۔۔

میں جب یہاں آئی تھی تو مجھے اپنے آپ سے وحشت ہوتی تھی۔۔

محبت کا علم نہیں تھا۔۔۔مجھے احترام کرنا نہیں آتا تھا مگر۔۔ آج

میرے دل میں سکون ہے بے شک اللہ جو کرتا ہے اپنے بندوں کے

لیے بہترین کرتا ہے منہا نے اک سکون بھری سانس کو اپنے اندر

اتارا اور گاڑی کی سیٹ سے ٹیک لگا کر لیا۔۔۔۔

جب وہ عاقب ہاؤس میں داخل ہوئی۔۔۔ہمیشہ کی طرح گھر کو خالی

پایا۔۔منہا اندر آ کر ہال میں رکھے صوفے پر بیٹھ گئی۔۔۔ آج

وہ پورے ساتھ ماہ بعد لوٹی تھی۔۔۔۔ منہا نے پاس رکھے فون اسٹینڈ

سے انزہ کو فون ملایا۔۔رشیدہ رخسانہ اور ملازمین کو آواز دی۔۔

جی جی۔۔۔کافی عرصے بعد ملازمیں نے بھی منہا کی آواز سنی تھی اس لیے رشیدہ اورر خسانہ بھاگتی ہوئی آئی تھیں مگر اگلے ہی پل دو اک دوسرے کو آنکھیں پھاڑے دیکھ رہی تھیں۔۔۔۔۔جی آپ۔۔ آپ منہا بی بی ہو نا بامشکل رشیدہ نے ہی ہمت کر کے پوچھا۔۔۔۔ منہا سے سوال کر اپنی شامت لانے کے ہی مترادف تھا کیوں بھئ کیا مجھے بھول گئے ہو کیا سب اب اتنا بھی عرصہ نہیں ہوا منہا نے ہنستے ہوئے کہا رشیدہ اورر خسانہ تو منہا کے نرم لہجے پر بے ہوش ہوتے ہوتے بچی تھیں۔۔۔۔۔اچھا اب ایسے کیوں دیکھ رہی ہو تم سب منہا ہی ہوں میں۔۔۔منہا نے ان کی حیرت کو دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔۔۔اچھا ماما اور نیہا آپی کہاں ہیں۔۔۔۔جی بیگم صاحبہ تو آپ کے آنے سے دس منٹ پہلے ہی کہیں گئیں ہیں اور نیہا بی بی تو کل سے اپنی دوست کی ساتھ باہر ہیں۔۔۔۔ ہمم۔۔ٹھیک ہے میں فرش ہوتی ہوں تم ایسا کرو کھانا میرے کمرے میں لے منہا کہتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔۔۔

السلام علیکم !ماما کیسی ہیں آپ۔منہا ابھی اپنی کمرے سے کچھ دیر ریسٹ کرنے کے بعد نیچے آئی تھی۔۔۔جب لاؤنج میں ثمرا

بیگم کو چائے نوش کرتے دیکھا۔۔۔وعلیکم سلام؟؟میرے جان

کیسی ہوں؟ثمرا بیگم نے اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے پوچھا۔۔جی

مام بلکل ٹھیک۔۔۔تم نے بتایا ہی نہیں تم آنے والی ہو۔۔

بس اچانک موڈ ہوا تو آگئی منہا نے اپنے لیے بھی چائے نکالتے ہوئے

کہا۔۔۔من یہ سب کیا ہے؟کیا حالت بنالی ہے؟تم نے

اپنی کوئی تمہیں دیکھ کر پہچان نہیں سکتا تم وہی منہا ہو ثمرا بیگم نے

اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔ثمرا بیگم کی بات سن کر وہ

مسکرانے لگی۔۔اب وہ ان کو کیا بتاتی۔۔منہا نے ان کے لگے

میں بازو حائل کرتے ہوئے بولی۔۔۔مام میں وہی ہوں بس اپنے

آپ کو تھوڑا بدل لیا ہے منہا نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔تھوڑا

ثمرا بیگم نے اس کے شلوار قمیض اور سر پر اوڑھے دوپٹے کے طرف

اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔پلیز مام یہ باتیں بعد میں کریں میں اتنے

ٹائم بعد آئی ہوں۔۔۔منہا نے لجاجت سے کہا۔۔اوکے پھر تم

اتنے دنوں بعد آئی ہو تو تمہارے آنے کی خوشی میں اچھی سی پارٹی کا

اہتمام کرتے ہیں۔۔تاکے تم اپنی ساری دوستوں سے مل سکو ثمرا

بیگم نے مشورا دیا۔۔۔نہیں مام اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے

منہا نے سنجیدگی سے منع کیا اور۔۔۔وہاں سے اٹھ گئی تو ثمرا بیگم

اسُ کو دیکھتی رہ گئیں۔۔۔

اور بیٹا اگے کا کیا ارادہ ہے پڑھائی جاری کرنی ہے کے کچھ اور منہا

ڈائینگ ٹیبل پر بیٹھی کھانا کھا رہی تھی جب عاقب صاحب نے پوچھا۔

نہیں پاپا ابھی تو کچھ نہیں سوچا۔۔۔ منہا نے دھیمے لہجے میں کہا

ویسے ہماری بیٹی ماشاء اللہ لگ تو بڑی پیاری رہی ہے عاقب صاحب

نے مسکراتے ہوئے کہا شکریہ پاپا منہا نے جھینپ کر کہا۔۔۔

کہاں۔۔۔ پوری عجیب و غریب لگ رہی ہے۔۔۔ نیہا۔۔ جو ابھی

ابھی آئی تھی منہا کی تعریف سن کلس کر بولی۔۔۔ بری بات ہے

نیہا۔۔۔ ثمرا بیگم نے نیہا کو تنبیہ کی۔۔۔ ٹھیک ہی تو کہہ رہی ہوں

کتنی چیپ ڈریسنگ کی ہوئی ہے۔۔۔۔ نیہا نے اپنی پلیٹ میں چاول

نکلتے ہوئے نخوت سے کہا۔۔۔ یہ تو اپنے اپنے نظریہ کی بات ہے

جب کے ان کپڑوں میں کچھ بھی چیپ نہیں۔۔۔

منہا نے روٹی کا نوالہ منہ میں رکھتے ہوئے سکون سے جواب دیا۔۔۔

اوتم۔۔۔ ابھی نیہا۔۔۔ منہا کی بات پر کچھ کہنے ہی والی تھی کے عاقب صاحب نے اسُے ٹوک دیا بس نیہا ابھی منہا آئی ہے اور تم شروع ہو گئیں اسُ سے لڑنا۔۔۔ عاقب صاحب کی ڈانٹ پر نیہا منہ بنا کر کھانا کھانے لگی۔۔۔ کوئی بات نہیں پاپا آپی مجھ سے نہیں لڑیں گی تو کس سے لڑیں گی منہا نے پانی پیتے ہوئے کہا۔۔۔ ثمرا بیگم اور عاقب صاحب نے اسے دیکھا ان دونوں کو منہا کے انداز پر حیرت ہوئی تھی۔۔۔۔ منہا نے نا بات کو تول دیا اور نا نیہا کو زچ

کرنے کے لیے اس کی کوئی چیز مانگی۔۔۔بلکے سکون سے بات کو

ختم کر دیا تھا عاقب صاحب نے اپنی اہلیہ کو دیکھا جن کی سوچ بھی ان

جیسی ہی تھی۔۔۔

میں جلد ہی آؤ گئی آمنہ میرا ابھی انزہ کے بغیر دل نہیں لگ رہا یہاں

ہاں ٹھیک ہے میں جب آؤ گی تو تمہیں فون کر دوں گئی۔۔بی بی جی

آپ سے کوئی ملنے آیا ہے منہا کان سے فون لگائے بات کر رہی تھی

جب رشیدہ نے اسُے اطلاع دی۔۔ایک منٹ آمنہ ہولڈ کرو۔۔

کون ہے؟ منہا نے موبائل پر ہاتھ رکھ کے رشیدہ سے پوچھا۔۔جی

وہ کنزہ اور آہمہ بی بی ہیں۔۔۔اچھا تم چلو میں آتی ہوں اس نے

رشیدہ کو بول کر دوبارہ فون کان سے لگایا۔۔ہاں آمنہ میں تمہیں

تھوڑی دیر میں فون کرتی ہوں اوکے اللہ حافظ۔۔۔فون بند کر کے

منہا نے آئینے میں خود کو دیکھا اور نیچے کی طرف چل دی۔۔۔

السلام علیکم کیسے ہو تم دونوں۔۔۔منہا نے ڈرائینگ روم میں آتے

ہوئے کہا۔۔۔کنزہ اور آئمہ جو ایک دوسرے سے باتیں کر رہیں تھی

اس کی آواز پر سر گھوما کر دیکھا۔۔منہاااا۔۔۔اور باآواز ہو

کر چیخیں تھی۔۔۔یہ تم ہو منہا۔۔کنزہ کے آنکھیں حیرت کی

زیاتی سے پھٹنے کے قریب تھی۔۔۔منہا کیا ہو گیا ہے تمہیں look

at you آہمہ نے بھی حیرت سے کہا۔۔۔ ارے کیا ہو گیا بھئی تم
لوگ اتنے شاکڈ کیوں ہو رہے ہو ایسا کیا ہو گیا مجھے۔۔۔۔ منہا نے
دونوں کے ہونق چہرے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔ ہمارے گروپ کی سب
سے بولڈ لڑکی ایسے حلیے میں ہو گئی تو ہمارا کیا ردِ عمل ہو گا۔۔۔
ویسے تو تم اچانک ہی غائب ہو گیں تھی نا فون آن تھا پھر پتہ چلا تم
پیرس چلی گئی ہو اور اب یہ تم نے بھی سارے شاکڈ اک ساتھ دیے
کنزہ نے کہا۔۔۔ اچھا چھوڑو یہ سب۔۔۔۔ تم لوگ سناؤ باقی
سب کیسے ہیں منہا نے باتوں کا رک بدلا۔۔۔ ہاں باقی بھی ٹھیک
ہیں شیری تو تمہیں بہت یاد کرتا ہے ابھی آنے سے پہلے میں نے اسُے
فون پر بتایا تھا کے میں تم سے ملنے جا رہی ہوں تو پہلے تو حیران ہوا
کے تم آ بھی گئیں اور ملنے نہیں آئیں پھر ناراض ہو کر کہنے لگا کے منہا
کو بولنا اب اور انتظار نا کروئے جلدی سے ملنے آئے آہمہ نے شرجیل
کا پیغام دیتے ہوئے کہا۔۔۔ اچھا اب بتاؤ کب مل رہی ہو سب
سے اک کام کرتے ہوں گیدرینگ رکھ لیتے ہیں پھر سب اکھٹے ہو جائیں
گے کنزہ نے چہک کر کہا تو۔۔۔ منہا پہلو بدل کر رہ گئی بتاؤ بھی یار کنزہ نے جب منہا کو خاموش بیٹھے دیکھا تو
بولی۔۔۔ ہمم! ٹھیکہے میں ایک دو دن میں بتاتی ہوں منہا نے ٹالتے ہوئے کہا۔۔۔ اک دو دن
میں نہیں کل ہی بتانا اوکے۔۔۔ آئمہ نے گھور کر کہا ٹھیک ہے اور
پلیز منہا اپنا حلیا درست کرو تم ساٹھ پینسٹھ سال کی کوئی بوڑھی اماں

لگ رہی ہو ان کپڑوں میں کنزہ نے آہمہ کے ہاتھ پر ہاتھ مار کر ہنستے ہوئے کہا۔۔۔ منہا نے دونوں کے تبصرے سنے مگر بولی کچھ نہیں اور کیا کہتی۔۔۔ ان سب سے کچھ بھی بولنے کا کوئی فائدہ نہیں تھا۔۔۔

رشیدہ اب کوئی بھی میرا پوچھے تو اسُ کو بتا دینا کے میں واپس اپنی خالہ کے گھر چلی گئی ہوں ٹھیک اور باقی کو بھی بتا دو کنزہ اور آہمہ کے جانے کے بعد منہا نے ملازمہ کو کہا۔ جی بی بی میں سمجھ گئی ملازمہ نے سر کو ہلایا۔۔۔ وہ اب دوبارہ ان سب محفلوں کا قطع حصہ نہیں بنا چاہتی تھی۔۔

من آج شام قریشی ہاؤس میں پارٹی ہے اور تم نے چلنا ہے۔۔ منہا ابھی انزہ سے بات کر کے فارغ ہی ہوئی تھی جب ثمرا بیگم اسُ کے کمرے میں داخل ہوئیں۔۔۔ پر مام آپ جانتی ہیں میں نہیں جاتی۔ منہا نے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔۔ جانتی ہوں میں تم جب سے آئی ہو گھر میں ہی بند ہو تمہاری سب فرینڈ کو پتہ چلا کے تم واپس آ گئی ہو وہ سب بھی تم سے ملنے آئی مگر تم کسی سے بھی نہیں ملیں۔۔۔

بلکے سب سے کہا کے تم واپس چلی گئی ہو۔۔۔اب چلو گی تو سب سے ملاقات بھی ہو جائے گئی۔۔۔سوری مام!!بٹ مجھے کیسیسے نہیں ملنا کسی سے اور پارٹیز اور گیدرینگ یہ سب بھی مجھے پسند نہیں منہا نے بیزاری سے کہا۔۔۔منہا کیا ہو گیا ہے تمہیں تمہاری تو پوری پرنسیلیٹی ہی ڈل ہو گئی ہے۔۔۔اپنے آپ کو دیکھو کیا کر لیا ہے۔

تم نے اپنے آپ کو۔۔۔کہی جاؤ گی آؤ گئی نہیں تو لوگ کیسے پہچانیں گے تمہیں۔۔اب میں تمہاری کوئی بات نہیں سنو گئی۔۔

تم نے چلنا ہے بس ثمرا بیگم نے سخت لہجے میں کہا۔۔تو وہ چپ ہو گئی تم جانتی ہو علم قریشی اور صباء قریشی سے ہمارے کتنے اچھے تعلقات ہیں پھر بھی۔۔۔تم وقت پر تیار ہو جانا اوکے من۔۔۔ثمرا بیگم نے کہا تو وہ ہاں میں سر ہلا گئی۔۔۔

اچھا میں نے تمہارے لئے پالر کا ٹائم لے لیا ہے دو بجے چلے جانا

اور۔۔۔بیگم صاحبہ یہ لیں وہ ابھی اور بھی کوئی ہدایت دیتی کے ملازمہ اندر آئی۔۔۔ہاں سوٹ یہاں رکھ دو انھوں نے ملازمہ کو کہا تو وہ بیڈ پر سوٹ رکھ کر چلی گئی۔۔۔دیکھو میں نے یہ ڈریس لیا ہے۔۔۔تم نے یہ ہی پہنا ہے آج شام؟ ثمرا بیگم نے اس کے سامنے سوٹ کو لہرایا۔۔۔تو سوٹ دیکھ کر منہا نے چہرے کے زاویے بدلے تھے ۔سوری مام میں یہ نہیں پہن سکتی۔۔منہا نے سوٹ کو دیکھتے ہوئے ناگواری سے کہا۔۔۔آپ کے اتنا اسرار کرنے پر جانے کے لئے تو میں تیار ہوں۔۔مگر نا میں پالر جاؤ گئی ورنا یہ واہیات ڈریس پہنوں گئی۔۔۔منہا نے سپاٹ لہجے میں کہا پر من کیا برائی ہے اس سوٹ میں ثمرا بیگم نے حیرت سے پوچھا۔

مام اچھائی کیا ہے اس میں زرا غور سے دیکھیں آپ اسُ نے ڈریس

کی طرف اشارہ کیا۔۔۔مام کپڑے جسم کو چھپانے کے لیے پہنے

جاتے ہیں نا کے دیکھانے کے لیے۔۔۔اور میں ایسا کوئی سوٹ نہیں

زیب تن نہیں کروں گی جس کو پہن کر کوئی مجھے حوس کی نظر سے دیکھے
اگر آپ چاہتی ہیں کے میں چلوں تو مجھے میری مرضی سے کپڑے پہنے
دیں۔۔۔ منہانے دوٹوک الفاظ میں کہا تو ثمرا بیگم اسے دیکھے گئی۔۔
مگر کہا کچھ نہیں وہ دیکھ رہی تھیں جب سے وہ لوٹی تھی کافی بدل گئی
تھی اس کے رہن سہن،،، لب ولہجے میں،،، شخصیت میں اک عجیب
ساٹھہر و آیا تھا۔۔۔ پہلے وہ اس کے غصے اور ضدی مزاج کی وجہ سے
کچھ نہیں کہتی تھیں۔۔۔۔ مگر اب منہا کے قردار میں جو وتمکینت در
آئی تھی وہ ان کو کچھ بھی کہنے نہیں دیتی تھی۔۔۔ اچھا ٹھیک ہے
جیسے تمہاری مرضی۔۔۔ ثمرا بیگم نے کہا مگر سات بجے تک تیار ہو جانا
وہ سوٹ لے کے کمرے سے نکل گئیں تو منہا اپنا سر تھام کے بیٹھ
گئی۔۔۔۔۔

منہانے اس بڑے سے ہال میں قدم رکھا۔۔۔ جہاں پارٹی کا ارینج
منٹ کیا گیا تھا۔۔۔ اس کو اپنا دماغ سائیں سائیں کرتا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔ آج وہ قریب آٹھ ماہ بعد کسی محفل میں
شریک ہوئیتھی
اس نے اپنے آپ کو یہاں لانے کے لیے کس طرح راضی کیا تھا۔
یہ صرف وہ ہی جانتی تھی۔۔۔ منہانے نظر گھوما کر چارو اطراف میں
دیکھا کچھ بھی نہیں بدلا تھا۔۔۔ سب اپنی جگہ پر تھالڑکے اور لڑکیاں

اک دوسرے کی باہوں میں جھولتے بے باکی سے رقص کرنے میں مگن

تھے۔۔۔لڑکوں کے ہاتھوں میں برائنڈڈ ڈرینک کے نام پر حرام مشروبات تھے۔۔۔نگاہوں میں ہوس اور چہرے

ہر کمینگی سے مسکراہٹ لیے۔۔۔لڑکیوں کے ساتھ فلرٹ کرنے میں مصروف تھے

تو دوسری جانب لڑکیاں بھی انھیے اپنی عزت کو ماپال کرنے کے اشارے دے رہیں تھیں۔۔۔باقی محفل میں

موجود بڑی عمر کے خواتین

وحضرات بھی کچھ کم نہیں تھے دوسروں کی بیویوں کے ہاتھوں میں

ہاتھ ڈالے بے فکری سے گھوم رہے تھے کے کسی کو بھی اس سے

فرق نہیں پڑتا تھا۔۔۔یہ وہ سوسائیٹی تھی جہاں کہتے ہیں سب چلتا

ہے منہانے اپنے سینے میں اٹھتے درد کو اپنا ہاتھ رکھ کر کم کرنا چاہا۔۔

منہا کو یہ سب دیکھ کر وحشت ہورہی تھی یہاں۔۔۔وہ تھکے تھکے

قدموں سے اک کونے کی طرف چل دی جہاں گول ٹیبل کے ساتھ

کچھ کرسیاں رکھیں تھی۔۔منہا ان میں سے اک پر جاکر بیٹھ گئی۔۔

منہا کو گھبراہٹ ہورہی تھی اس کا یہ ہی خیال تھا ادھے گھنٹے میں وہ

کوئی نا کوئی بہانا کر کے نکل جائے گئی اسُ نے نظر دوڑا کر ثمرا بیگم کو

دیکھا وہ بھی مسز قریشی کے ساتھ باتوں میں لگیں تھی۔۔۔

منہانے سانس ہوا کے سپرد کی اور اور محفل میں موجود لوگوں کو

غائب دماغی سے دیکھنے لگی۔۔۔۔

۔________

تم یہاں ہو من اور میں کب سے تمہیں ڈھونڈ رہی ہوں۔۔۔ ثمرا بیگم اپنا سلک کی ساڑھی کا پلو سمبھالے خرامہ خرامہ چلتی منہا تک آئی تھیں۔۔۔جی مام بس میرا دل گھبرا رہا تھا اس لیے یہاں بیٹھ گئی تھی۔۔۔ منہا نے اکتاتے ہوئے کہا۔۔۔ اوہو من دیکھو سب کتنا انجوائے کر رہے ہیں اور تم ہو کے۔۔۔ اچھا چھوڑو سب باتیں میرے ساتھ آؤ مجھے تمہیں کسی سے ملوانا ہے ثمراا بیگم نے منہا کا ہاتھ تھاما اور اسُ کو اپنے ساتھ لیے اک جانب چل دیں۔۔۔۔

یہ کون ہے ؟؟؟ مسز قریشی نے ثمرا بیگم کے ساتھ آتی منہا کو سر سے پیر تک دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔ ارے منہا ہے یہ کیوں کیا پہچانا نہیں ؟؟ ثمرا بیگم نے پوچھا۔۔۔ کیا واقع ؟؟؟؟ مسز قریشی نے حیرت سے استفسار کیا۔۔۔ انہے بلکل بھی یقین نہیں ہوا تھا ان کو تو وہ ماڈرن سی اسٹائلش کپڑوں میں ملبوث لڑکی یاد تھی مگر اس وقت جارجٹ کی ریڈ گھیر دار فراق میں سر پر خوبصورتی سے اسکارف باندھے میک اپ میں صرف ریڈ ہی لپ اسٹک لگائے وہ کہی سے بھی پہلے والی منہا نہیں لگ رہی تھی۔۔۔۔ بے شک وہ اس میں بھی غضب ڈھا رہی تھی۔۔۔۔ کیا ہوا مسز قریشی۔۔۔ ثمرا بیگم نے ان کے سامنے ہاتھ ہلاتی ہوئے کہا۔۔۔ جو ٹکٹکی باندھے منہا کو دیکھ رہی تھیں۔۔۔

ننن۔۔ نہیں سوری میں پہچانی نہیں تھی۔۔۔ مسز قریشی نے مسکراتے

ہوئے کہا۔۔۔ کیسی ہو من جی اللہ کو کرم ہے آپ سنائیں منہا
نے بھی اخلاقیات نبھائی تھی ورنہ ان کا ایکسرے کی طرح دیکھنا منہا
کو ناگوار گزرا تھا۔۔۔ ہمم کڈ اچھا اک منٹ۔۔۔۔۔
ریحان۔۔ منہا کو جواب دے کر انھوں نے ارد گرد نگاہ دوڑائی پھر
اک طرف کھڑے لڑکے کو پکارہ تھا۔۔ تو وہ اپنے ساتھ کھڑے کچھ
لڑکے اور لڑکیوں کو ایکسکوز کرتا۔۔۔ ان کی جانب آیا۔۔۔ یس
مام! ریحان نے مسز قریشی سے کہا مگر نگاہیں منہا پر ہی مرکوز تھیں۔
آؤ بیٹا میں نے تمہیں من سے ملوانے کے لے بلایا ہے؟؟؟ یہ منہا
ہے مسز عاقب کی چھوٹی بیٹی۔۔۔ مسز قریشی نے منہا کے طرف
اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔ اور منہا یہ میرا بیٹا ہے ریحان قریشی
اوہائے بیوٹیفل۔۔۔ ریحان نے مسکراتے ہوئے اپنا ہاتھ آگے کیا
منہا نے اک ناگوار سی نظر پہلے اس پر پھر بڑھے ہوئے ہاتھ پر ڈالی
اور اپنی انگلیوں کو آپس میں ہی پھسا کر سپاٹ لہجے میں۔۔ سلام کیا
ریحان نے منہا کی اس حرکت پر مسکرا کر دیکھا۔۔۔ اچھا تم لوگ
آپس میں باتیں کروں تاکے۔۔۔ اک دوسرے سے فری ہو جاؤ۔۔
چلیں آئیں مسز عاقب میں آپ کو اپنی اک فرینڈ سے ملواتی ہوں۔۔
مسز قریشی نے منہا اور ریحان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور ثمرا بیگم
کے ساتھ بڑھ گئیں۔۔۔

آپ کہاں جا رہی ہیں من۔۔۔ منہا نے مسز قریشی اور ثمرا

بیگم کو جاتا دیکھ تو خود بھی آگے کے لیے قدم بڑھائے تھے کیونکہ وہ بلکل بھی ریحان کے ساتھ بات نہیں کرنا

چاہتی تھی۔۔۔۔۔

جب ریحان نے ٹوکا۔۔ میرا نام منہا ہے ؟؟؟؟ منہا نے سخت لہجے میں کہا۔۔۔ او بٹ آپ پر من سوٹ کرتا ہے

۔۔ ریحان نے

مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔ ایکسوزمی۔۔۔ منہا نے اس کی بات کو

نظر انداز کر کے کہا اور جانے لگی۔۔۔ ارے آپ کو جانے کی بہت

جلدی ہے۔۔۔ میں آپ سے بات کر رہا ہوں اور آپ جانے کا کر

رہی ہیں۔۔۔۔ ریحان اس کے قریب آتے ہوئے بولا۔۔۔ دیکھیں

مسٹر ریحان قریشی مجھے آپ سے بات کرنے کا کوئی شوق نہیں۔۔۔

سو پلیز! منہا اس سے دور ہوتے ہوئے بولی۔۔۔۔ اوہو آپ تو

ناراض ہی ہو گئی اچھا نا کریں بات اک پیکچر ہو جائے ریحان نے

اپنی جینز کی پاکٹ سے موبائل نکالتے ہوئے کہا۔۔۔ سوری مگر میں

نامحرموں کے ساتھ تصویریں نہیں بنواتی۔۔۔۔ منہا نے سپاٹ لہجے

میں کہا اس بار ریحان کی مسکراہٹ غائب ہوئی تھی۔۔۔ بڑی پارسہ

ہیں آپ تو بھئی۔۔۔۔ ریحان نے طنزیہ لہجے میں کہا۔۔۔۔ کون سا

کارنامہ انجام دیا ہے آپ نے اس بار ریحان نے شرافت کا لبادہ چھوڑ خباثت سے کہا۔۔۔۔

کیا مطلب ہے آپ کا؟ منہا نے ناسمجھی سے ریحان کو دیکھا

بھئی کوئی اتنا نیک تب ہی بنتا ہے جب کردار میں جھول ہو تو کیا گل کھایا ہے۔۔۔ ریحان نے کڑوے لہجے میں سے کہا۔

جو خود بد کرار ہو وہ دوسروں کی کرداروں پر انگلی نہیں اٹھاتے۔۔۔

ریحان کی بات پر منہا نے غصے سے اسُے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

شٹ اپ ریحان نے ڈھاڑتے ہوئے منہا کی کلائی پکڑی تھی۔۔

چھوڑو میرا ہاتھ منہا نے دوسرے ہاتھ سے اپنی کلائی چھڑواتے ہوئے کہا اب تو پکڑلی ہے کبھی نا چھوڑنے کے لئے جلد ہی تمہیں بتاؤ گا کے میں کس کردار کا مالک ہوں ریحان نے یہ کہتے ہوئے اس کا ہاتھ جھٹکے سے چھوڑا کو غصے سے گھوتا وہاں سے چلا گیا۔۔۔ منہا کے حلق میں آنسوں کو گولا پھنسا تھا اور بھاگتی ہوئی اس پارٹی سے نکلی تھی۔۔۔

بی بی جی آپ کو بڑے صاحب اپنے کمرے میں بولا رہے ہیں۔۔ منہا جو مُسلہ بچھائے دعا گو تھی رشیدہ کے پکارنے پر سر گھما کر اسُ کی طرف دیکھا۔۔۔ ہمم۔۔۔۔ آتی ہوں منہا نے آنسوں سے تر چہرے کو ہاتھوں کی ہتھیلی سے گڑتے ہوئے کہا اور آمین کہتے ہوئے ہاتھ منہ پر پھیرا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔

جی پاپا آپ نے بلایا۔۔ منہا نے کمرے میں آتے ہوئے پوچھا ثمرا

بیگم ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھی نیل پالس ریموو کر رہی تھیں منہا کو دیکھ رکیں۔۔۔جی!عاقب صاحب کرسی سے اٹھتے ہوئے بولے

کیا بات ہے مام پاپا۔۔۔منہا نے دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اس سے پہلے کبھی بھی ان دونوں نے اس طرح نہیں بلایا تھا یہ تو

آپ بتاؤ؟عاقب صاحب نے سوالیہ نظروں سے پوچھا۔۔۔

میں۔۔۔مطلب میں کچھ سمجھی نہیں منہا نے نا سمجھی سے عاقب صاحب کی طرف ریکھا۔۔۔،تم نے ریحان کو کیا کہا ہے منہا جو وہ اتنا غصہ ہو رہا تھا اس بار ثمرا بیگم نے اس کے پاس آکر استفسار کیا

تو منہا نے چونک کر اُنہے دیکھا۔۔۔مم میں نے۔۔۔میں نے کچھ نہیں کہا منہا نے ہکلاتے ہوئے کہا جھوٹ مت بولو منہا۔۔۔

تمہیں معلوم ہے کتنی انسلٹ ہوئی ہے میری مسز قریشی کے سامنے کیا ضرورت تھی تمہیں یہ سب کرنے کی۔۔۔ثمرا بیگم نے غصے سے کہا تمہیں ریحان کے ساتھ باتیں کرنے کے لیے چھوڑا تھا تاکے تم دونوں میں انڈسٹینڈینگ بڑھے مگر تم۔کیوں۔۔۔کیوں انڈسٹینڈ ینگ بڑھے منہا نے حیرت ثمرا بیگم کی بات کاٹ کر کہا۔۔۔۔میں اور تمہارے پاپا ریحان سے تمہارا رشتہ طے کرنا چاہتے ہیں۔۔اس لئے۔۔ثمرا بیگم کی بات پر منہا کو اپنے سر پر چھت گرتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔اس کی تو زبان ہی گنگ ہو گئی تھی۔۔۔وہ پھٹی پھٹی

آنکھوں سے عاقب صاحب اور ثمرا بیگم کو دیکھنے لگے۔۔۔ آپ لوگوں
مجھ سے پوچھے بغیر کیسے یہ سب طے کر سکتے ہیں۔۔۔ منہا نے اپنے
حواس کو قابو میں لاتے ہوئے کہا۔۔۔۔ ریحان اچھا لڑکا ہے اپنا
بزنس ہے اس کا سیٹیلڈ ہے پھر۔۔۔۔ بیٹا؟ عاقب صاحب نے نرم لہجے میں کہتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔ جو لڑکیوں کی
عزت کرنا نا جانتا ہو۔۔۔ جس کا اپنا کوئی کردار نہ ہو۔۔۔ جو سامنے عورت کی عزت کو تار تار کرتا ہو وہ اچھائی کے
زمرے میں نہیں آتا پاپا۔۔۔ منہا نے سپاٹ لہجے میں کہا۔۔۔ میں اور تمہارے پاپا زبان دے چکے ہیں
منہا۔۔۔ اور پھر تھوڑا بہت فلرٹ تو ہر کوئی کرتا ہے آج کل یہ سب عام سی باتیں ہیں۔۔۔ ثمرا بیگم نے اس کو
سمجھانا چاہا۔۔۔ ہوں گی مگر میری نظر میں نہیں ہیں۔۔۔۔۔ آپ منع کر دیں میں کیسی کسی ایسے لڑکے سے شادی
نہیں کرنا چاہتی جس کی نظر میں میرا اکرار دو کوڑی ہو۔۔۔ جس کو ایسا لگتا ہو کے میں نے اپنے کیسی گناہ کو چھپانے
کے لیے اپنے اوپر یہ لبادہ اوڑھا ہو پر۔۔۔۔ منہا بیٹا
عاقب صاحب نے بولنا چاہا۔۔۔۔ پلیز پاپا۔۔۔۔ منہا نے ان کی بات کاٹ کر کہا میں اسے انسان سے شادی کرنا
چاہتی ہوں جو میری
عزت کرے جو مجھے اپنی عزت سمجھے جو مجھے غیر مردوں کی نظروں سے
بچائے تحفظ دے۔۔۔ جو میری دنیا کے ساتھ ساتھ آخرت بھی
سنوارے۔۔۔ نا کے ریحان جسے مردوں کی طرح اپنی بیوی وں کو سڑھی بنا کر دولت کی حوس پوری
کرے۔۔۔ منہا نے روتے دونوں کی طرف دیکھا جو اسے ہی حیرت سے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔ میں جانتی ہوں پاپا
میری شادی اگر ریحان سے ہوتی ہے تو آپ کو بزنس میں بہت منافع ہو گا۔۔۔ آپ کا بزنس بڑھے گا۔۔۔ مگر کیا وہ
ترقی آپکو اپنی بیٹی کی خوشی اور سکون سے زیادہ عزیز ہے۔۔۔ آپ یہ پیسہ کس کے لیے کما رہے ہیں۔۔۔

خوشخبری

اگر آپ لکھ سکتے ہیں اور اپنے اندر کے لکھاری کو باہر لانا چاہتے ہیں

تو لکھاری آن لائن میگزین آپ کو اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لئے بہت اچھا

پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ لکھاری آن لائن میگزین کا حصہ بنئے اور آج ہی اپنی

تحریر (افسانہ، ناول، ناولٹ، کالم، مضامین، شاعری) اردو میں ٹائپ کر کے

ہمیں بھیجیں۔ آپ کی کوئی بھی تحریر ضائع نہیں کی جائے گی اور ایک ہفتے کے اندر

ہمارے سب ویب بلاگز (ویب سائٹس)اور سوشل میڈیا گروپس اور پیجز پر

پبلش کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے ابھی رابطہ کریں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUESSION

ہمارے لیے میرے اور نیہا آپی کے لیے ناپر ہماری ہی زندگیوں کو دعو پر لگا کر پاپا۔۔ آپ چاہے کتنا ہی ہمیں دولت میں طول دیں۔۔ مگر خوشی اور سکون نہیں خرید پائیں گے۔۔ آپ دونوں نے کبھی میری اور آپکی طرف دیکھا ہمیں آپ دونوں کی توجہ چاہیے تھی مگر آپ لوگوں کے پاس وقت ہی نہیں تھا

آپ کو کبھی بزنس سے فرصت نہیں ملی تو مام آپ کو اپنی سوشل

لائف سے آپ دونوں اپنا اسٹیٹس بنانے میں اپنے بچو کو بھول گئے۔

تو پھر ہم نے بھی باہر کا راستہ اپنا لیا۔۔ اس دنیا کی رنگینیوں میں

کھونے لگے۔۔۔ مگر اللہ نے مجھے تھا اللہ نے مجھے اس عارضی دنیا

میں کھونے سے پہلے سمبھال لیا مجھے اک شخص نے کہا تھا مام

(عورت پر حیا کی چادر جچتی ہے عورتوں اور مردوں کا اک دوسرے

سے بے باک ہو کر باتیں کر اللہ پاک کو سخت ناپسند ہے) اور یقین

جانے مام جب مجھے اس بات کا احساس ہوا تو مجھے اس ماحول سے

وحشت ہونے لگی تھی مجھے احساس ہوا جو زندگی میں گزار رہی ہوں وہ

غلط ہے میں ہر وہ کام کر رہی تھی جس کام کا میرے اللہ نے سختی

سے منع فرمایا ہے جس اک پل مجھے ان سب باتوں کا ادراک ہوا مام

پاپا میں نے وہ راتیں کس کرب میں گزاری یہ میں یا میرا اللہ جانتا

ہے منہا نے سسکی بھرتے ہوئے نظر اٹھا کر دیکھا۔۔۔

چھ مہینے میں نے خالہ جان کے گھر گزارے کیوں؟؟ آپ لوگوں نے

یہ جانے کی کوشش نہیں کی منہا نے سوالیہ نظروں میں پوچھا۔۔ وہ

اس لیے کیوں کے میں اس زندگی سے دور جانا چاہتی تھی جو میری
آخرت برباد کر دیتی۔۔۔ آپ کی بیٹی کس کرب سے گزری ہے یہ
آپ لوگ نہیں جانتے مام پاپا۔۔۔ جس وقت مجھے میری ماں کی گود کی
ضرورت تھی وہ پارٹی اٹینڈ کرنے میں مصروف تھیں۔۔۔بہن کے
ساتھ کی ضرورت تھی مگر اسے میری کسی بھی پریشانی سے کوئی سروکا
نہیں تھا اور پاپا آپ۔۔۔ آپ کو میری خاموشی تو دیکھائی دی تھی مگر
میری نظروں میں خوف نظر نا آیا تھا اُس وقت جس نے میری مدد کی
وہ خالہ جان خالو جان اور انزہ تھے جو شفقت مجھے آپ سے ملنے تھی
وہ مجھے جلیل خالو نے دی جو پرورش مجھے مام آپ سے ملنی تھی وہ
مجھے عارفہ خالہ نے دی انھو نے میرے آنکھوں میں چھپے خوف کو
پہچانا تھا اپنے سینے سے لگا کر صحیح راستہ کی طرف بڑھایا تھا انزہ نے
بہن کہ کر لگے سے لگا تو میرے دل میں چھپی ہر بات کو بنا کہے ہی
سمجھا مجھے بہتر انسان بنانے میں اس سب کا ہاتھ ہے۔۔۔جو توجہ
اور محبت مجھے یہاں آپ تینوں سے ملنا تھی وہ مجھے وہاں ملی بے شک
میرے حقیقی ماں باپ آپ لوگ ہیں مگر خالہ اور خالو جان نے میری
زندگی سنواری ہے۔۔۔وہ بھی میرے لیے آپ دونوں سے کم نہیں
ہیں۔۔۔میں اللہ کا جتنا شکر ادا کوں کم ہے کے اُس پاک پروردیگار
نے مجھے سمبھلنے کا موقع دیا اور صحیح راستے پر چلنے کی توفق دی مگر اب

آپ دونوں کہتے ہیں میں پھر سے اسی دنیا میں لوٹ جاؤ۔۔۔

نہیں ہر گز نہیں۔۔۔۔ ہر گز نہیں پاپا بلکل نہیں۔۔۔ منہا نے روتے ہوئے کہا اور سر اٹھا کر عاقف صاحب اور ثمرا بیگم کو دیکھا وہ دونوں آنکھوں میں آنسو لیے اس کی بات سن رہے تھے۔۔۔ سوری پاپا مگر میں آپ کا یہ فیصلہ نہیں مان سکتی وہ ان دونوں پر اک نگاہ ڈال کر کمرے سے نکل گئی۔۔۔۔ اس کے جانے کے بعد عاقب صاحب اپنا سر تھام کر بیڈ پر بیٹھ گئے تھے ثمرا بیگم بھی انہی کے ساتھ بیٹھی آنسو بہار ہی تھیں۔۔۔۔ یہ ہم نے کیا کر دیا ثمرا بیگم اپنے بچو کو بہترین زندگی دینا چاہی تھی۔۔۔ مگر ان کو آسائشیں دینے کے چکر میں ہم نے ان کو خود سے اتنا دور کر دیا۔۔۔ عاقب صاحب نے تھکے تھکے لہجے میں کہا۔۔۔ نہیں عاقف صاحب غلطی میری ہے ساری۔۔۔ میں ہی ماں نہیں بن پائی ثمرا بیگم نے عاقب صاحب کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر روتے ہوئے کہا۔۔۔

منہا۔۔۔ منہا کیا ہوا ہے؟ تم ایسے بنا بتائے۔۔۔۔ منہا ابھی جلیل ہاؤس میں داخل ہی ہوئی تھی کے لاؤنج میں بیٹھی انزہ نے۔۔ اسے یوں روتے ہوئے آتے دیکھا۔۔ تو لپک کر اسُ کے پاس جا کر پوچھا۔۔۔ منہا بھی انزہ کو دیکھ اسُ سے لپٹ پھوٹ پھوٹ کر رو

دی تھی۔۔۔ منہا کیا ہوا ہے بتاؤ۔۔۔ مجھے انزہ اسے گلے لگائے

پوچھ رہی تھی۔۔۔۔ ان دونوں کی آواز ہر عارفہ بیگم بھی لاؤنج میں

آئی تھی منہا۔۔۔۔ منہا کو اس وقت اور اس طرح روتا دیکھ پریشانی

سے پکارا میری بچی کیا ہوا ہے ؟؟ خا۔۔۔۔۔ خالہ جان عارفیہ بیگم

کی مہربان آواز سن کے وہ ان کے سینے سی لگ گئی۔۔۔ مجھے وہاں

نہیں جانا خالہ جان میں اس دنیا میں دوبارہ نہیں جانا چاہتی۔۔۔

میں۔۔۔ میں اس دلدل میں نہیں جانا چاہتی آپ مجھے اپنے پاس ہی

رکھ لیں مجھے وہاں خوف آتا ہے۔۔۔۔ آپ سمجھ رہی ہیں نا۔۔

منہا سہمے ہوئے بچے کی طرح ان سے لپٹی کہہ رہی تھی عارفی بیگم نے

اسے اپنے ساتھ صوفے پر بیٹھا اور انزہ کو پانی لانے کا اشارہ کیا تو وہ

بھاگتی ہوئی پانی لے آئی۔۔۔ عارفہ بیگم نے منہا کے منہ سے پانی کا

گلاس لگا جو اسُ نے اک ہی سانس میں ختم کیا تھا۔۔۔

کیا ہوا ہے میری جان بتاؤ ؟؟ جب منہا کی رونے میں کمی آئی تو

عارفہ بیگم نے پوچھا۔۔۔ وہ حقیقت میں منہا کو اس وقت دیکھ کر

پریشان ہوئی تھیں کیوں کے ابھی صبح کے گیارہ بج رہے تھے اور پھر

منہا کی باتیں انہیں ہولا رہی تھیں۔۔۔ خالہ جان مجھے ریحان سے

شادی نہیں کرنی وہ وہ اچھا نہیں ہے اس نے میرے کردار پر انگلی

اٹھی آپ تو سب جانتی ہیں نا۔۔ آپ پاپا مام کو سمجھیں گیں نا وہ

اک بات پھر ان کے گلے لگ کر رونے گئی اور رات کا تمام واقع

ان کے گوش گزار کیا۔۔۔ میرے بچے پریشان نہیں ہوتے میں اور

تمہارے خالو بات کریں گے عاقب بھائی اور ثمرا باجی سے تم چپ

کرو انزہ منہا کو کمرے میں لے کر جاؤ عارفہ بیگم نے منہا کو تسلی دیتے

ہوئے کہا۔۔۔

رشیدہ کہاں ہو؟ ثمرا بیگم نے ڈیننگ ٹیبل پر آتے ہوئے کہا۔۔ آپ پریشان نا ہوں عاقب صاحب پوری رات

پریشانی میں کاٹی ہے

ٹھیک سے سوئے بھی نہیں۔۔۔ کیسے سوتا ثمرا بیگم۔۔ میری بیٹی کی دل کی حالت جان کر مجھے اک پل بھی چین

نہیں آیا ہے۔۔۔

رات کئی بار چاہا تھا منہا کے پاس جاؤ مگر میری ہمت ہی نہیں ہوئی

پتہ نہیں کے کس طرح اس سے بات کروں۔۔ عاقب صاحب نے

دکھ بھرے لہجے میں کہا آپ ایسا نہیں سوچیں میں بلواتی ہوں اسے۔۔

رشیدہ۔۔۔ ثمرا بیگم نے اک بار اور ملازمہ کو آواز دی اس بار وہ

بھاگتی ہوئی آئی تھی۔۔۔۔ جی بیگم صاحبہ؟ جاؤ زرا منہا بی بی کو بلانا۔۔۔ پر وہ تو۔۔۔ رشیدہ نے اتنا کہ کر ثمرا بیگم کی

جانب دیکھا۔۔۔ کیا ہوا؟ ثمرا بیگم نے اسے یوں اپنے طرف دیکھتا پا کر پوچھا۔۔۔ جی وہ تو نہیں ہیں۔۔۔ رشیدہ نے کہا

۔۔۔

نہیں ہیں مطلب۔۔۔کہاں ؟اس بار عاقب صاحب نے تعجب سے پوچھا.جی صاحب.جی۔۔۔وہ تو فجر کے فوراً بعد ہی چلی گئیتھیں

اپنا سامان لے کر۔۔۔رشیدہ کی بات پر عاقب صاحب اور ثمرا بیگم

نے پریشانی سے اک دوسرے کو دیکھا تھا۔۔۔منہا نے بتایا تو ہو گا

کہاں جا رہی ہے۔۔۔۔اس سے پہلے کے ملازمہ کوئی جواب دیتی عاقب صاحب کا فون بجنے لگا۔۔۔۔۔۔جلیل بھائی کا فون ہے

عاقب صاحب نے فون کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔اور سرعت سے فون

کان سے لگایا۔۔۔۔پھر کچھ دیر بات کرنے کے بعد فون رکھ کر

نڈھال سے ہو کر کرسی سے ٹیک لگا لیا تھا۔۔۔۔کیا ہوا عاقب صاحب کیا کہا جلیل بھائی نے ثمرا بیگم نے پریشانی سے پوچھا۔۔

منہا جلیل بھائی کے گھر پر ہے۔۔۔۔کچھ دیر پہلے ہی پہنچی ہے شکر۔

ثمرا بیگم نے گہرا سانس بھرا۔۔۔ثمرا بیگم ہم نے اعلیٰ اسٹیٹس تو بنا لیا

مگر اپنے بچوں کا بھروسہ نہیں کما پائے۔۔۔۔آپ جلدی سے تیار

ہو جائیں مجھے اپنی بیٹی کے پاس جانا ہے اسُے یہ یقین دلانا ہے کے

اسُ کے باپ کو اپنے بزنس سے زیادہ اسُ کی خوشی عزیز ہے عاقب

صاحب یہ کہتے کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے۔۔۔ثمرا بیگم نے

بھی ان کی پیروی کی۔۔۔۔

شام ہونے کو آئی تھی مگر منہا ابھی تک کمرے سے نہیں نکلی تھی۔۔

انزہ نے زبردستی اسُے کھانا کھایا تھا۔۔ اسے ڈر تھا اگر وہ عاقب ہاؤس میں ہی رہتی تو کہی عاقب صاحب اور ثمرا بیگم اسُے ریحان سے شادی کرنے پر فورس نا کرتے اس لیے وہ عارفہ خالہ کے آگئی تھی۔

منہا باہر آو۔۔۔ میرے ساتھ عارفہ بیگم نے اسُ کے کمرے میں آتے ہوئے کہا وہ جو آنکھوں پر ہاتھ رکھے لیٹی تھی ان کی آواز پر اٹھ بیٹھی اور سوالیہ نظروں سے عارفیہ بیگم کو دیکھا۔۔۔ آو بیٹا عارفہ بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ اٹھ کر باہر آگئی۔۔۔ مگر اگلے ہی پل وہ چونک گئی تھی لاؤنج میں موجود لوگوں کو دیکھ کر۔۔۔ پاپا مام؟؟ منہا نے پکارا۔۔ منہا کو سامنے دیکھ کر عاقب صاحب کھڑے ہوئے تھے اور اس کے پاس آئے تھے۔۔۔ بیٹا کیا آپ اپنے مام اور پاپا سے اتنا ناراض ہو گئیں کے۔۔۔ ہمیں بتائے بغیر ہی آگئیں عاقب صاحب نے دکھ بھرے لہجے میں کہا۔۔۔ نہیں پاپا میں آپ دونوں سے ناراض نہیں ہوں۔۔۔ منہا کیا؟ آپ اپنے مام پاپا کو معاف کر دو گئی۔۔۔ میں جانتا ہوں۔۔۔ ہم دونوں۔۔۔ آپ کو نیہا کو توجہ اور وقت نہیں دے پائے جو ہمیں دینا تھا۔۔۔

مگر آپ دونوں ہماری زندگی ہیں۔۔۔ ہم آپ دونوں سے بے انتہا پیار کرتے ہیں۔۔۔ پلیز بیٹا۔۔۔ ہمیں معاف کر دو۔۔۔ عاقب صاحب نے دھیمے لہجے میں کہا۔۔۔ پاپا پلیز معافی مانگ کر آپ

مجھے گنہگار مت کریں۔۔۔اس میں آپ کی یا مام کی کو غلطی نہیں ہے
منہا نے عاقب صاحب کے ہاتھوں کو تھام کر کہا۔۔عاقب صاحب
نے نظر اٹھا کر ثمرا بیگم کو دیکھا۔۔۔(جیسے نظروہی نظرو میں کہہ
رہے ہوں آج پھر ہماری بیٹی نے ہمیں لاجواب کر دیا ہو یہ بات کر
کے)منہا میری جان ثمرا بیگم نے اسے گلے سے لگایا تھا۔۔۔منہا
اب آپ کی شادی وہی ہوگی۔۔۔جہاں آپ چاہو گی عاقب صاحب
کے منہا کا ماتھا چومتے ہوئے کہا۔۔۔نہیں پاپا میرا مقصد پسند
کی شادی کرنا نہیں تھا بلکے میں یہ چاہتی ہوں جس سے بھی ہو بس وہ
میری عزت کرے۔۔۔۔
منہا کی بات پر عاقب صاحب نے مسکراتے ہوئے اسے سینے سے لگا
لیا تھا وہ بھی نم آنکھوں سے ان کی مہربان آگوش میں آگئی تھی۔۔

آپ ابھی تک تیار نہیں ہوئے؟ پلیز جلدی تیار ہوں جائیں۔۔۔دیر ہو رہی ہے۔۔۔ابھی انزہ کا فون آنا شروع ہو
جائے گا۔۔کے ابھی تک نہیں پہنچی۔۔۔منہا ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی
بالوں میں کنگھا کرتے ہوئے بولی۔۔۔بس دو منٹ جانِ احد!احد نے منہا کے پاس آتے ہوئے کہا۔۔آپ پچھلے دو
گھنٹوں سے دو
منٹ کر رہے نہیں احد۔۔۔منہا نے گھور کر کہا تو احد قہقہہ لگا کر
ہنس پڑا۔۔۔کیا کرو جب تم مجھے یوں پیار بھرے انداز میں ڈانٹتی

ہونا تو مجھے بڑی پیاری لگتی ہو۔۔۔اس لیے میں ہر کام دیر سے کرتا
ہوں۔۔۔احد نے منہا کو اپنے حصار میں لیتے ہوئے کہا۔۔۔۔
شرم کریں آپ تین سال کا بیٹا ہے آپ کا۔۔۔اور آپ کو یہ پیار محبت کے انداز سوجھ رہے ہیں۔۔۔۔منہا نے
اس کے حصار
کو توڑتے ہوئے کہا۔۔۔مگر احد نے مضبوطی سے منہا کے گرد بازو
حائل کیے ہوئے تھے تو وہ نکل نہیں پائی۔۔۔مگر سخت گھوری سے
احد کو نوازا تو وہ مسکرا اٹھا۔۔۔۔تو یہ کہاں لکھا ہے کے تین کا بیٹا
ہو جائے تو اپنی بیوی سے اظہار محبت نہیں کر سکتے۔۔۔احد نے منہا
کے کاندھے پر تھوڑی ٹکاتے ہوئے کہا۔۔۔۔افففف احد آپ سے
میں کبھی نہیں جیت سکتی۔۔۔آپ کے پاس میرے ہر سوال کا
جواب ہوتا ہے۔۔۔۔منہا نے سامنے آئینے میں دیکھتے ہوئے کہا
ہمیں اپنی محبت کا اسیر بنا کر جیت تو لیا آپ نے۔۔احد نے
مسکراتے ہوئے منہا کو خمار بھرے لہجے میں کہا۔۔تو منہا کے
رخسار شرم سے سرخ ہو گئے۔۔۔چار سال ہو گئے تھے دونوں کی شادی
کو احد کے گھر والوں نے احد کے کہنے پر منہا کی فیملیز سے منہا کا رشتہ
مانگا جو فوراً منظور کر لیا گیا تھا۔۔۔احد کو لگتا تھا منہا کے علاوہ وہ
کسی اور کے ساتھ بہترین زندگی نہیں گزار سکتا اور یہاں منہا کو تو اپنی
قسمت پر یقین ہی نہیں آرہا تھا۔۔وہ ہر روز اپنے اللہ کا شکر ادا کرتی

تھی کے اسُے احد جیسا ہمسفر ملا ہے۔۔۔ احد! منہا نے دھیمے لہجے میں پکارہ۔۔۔ ہمم! جانِ احد۔۔۔ جب بھی احد کو منہا پر بے شمار پیار آتا۔۔۔ وہ منہا کو جانِ احد کہہ کر ہی پکارتا تھا میں کبھی کبھی سوچتی ہوں آپ نے مجھ میں ایسا کیا دیکھا جو مجھ سے شادی کرلی۔۔۔ احد نے دیکھا منہا کی آنکھوں کے گوشے نم تھے۔۔۔ ادھر دیکھو میری طرف احد نے منہا کو کندھوں سے گھما کر اس کا رخ اپنی طرف کیا۔۔۔ تم نے کہا تھا نا کے تمہیں اک ایسے مرد سے شادی کرنی ہے جو دنیا کے ساتھ ساتھ تمہاری آخرت بھی سنوارے۔۔۔۔ ہمم۔۔۔ احد نے اس کی تھوڑی کو اپنی انگلی سے اوپر کرتے ہوہے پوچھا۔۔۔ منہا نے سر کو ہاں میں ہلایا۔۔

تو مجھے بھی اک ایسی ہی لڑکی سے شادی کرنی تھی جو میری دنیا اور آخرت دونوں سنوارتی اور مجھے یقین تھا میرے بچوں کی تربیت اور پرورش تم سے اچھی کوئی نہیں کر سکتی تھی۔۔ احد نے یہ کہتے ہوئے منہا کے ماتھے کو چوما۔۔۔ تو منہا کی آنکھ سے اک موتی ٹپکا جسے احد نے اپنے پوروں پر چن لیا تھا۔۔۔ مما جان! ابھی احد۔۔۔ منہا کے چہرے کے قریب جا کر کوئی شوخ سی شرارت کرنے ہی والا تھا کے ثوبان۔۔۔ منہا کو پکارتا کمرے میں داخل ہوا

اک تو یہ تمہارا بیٹا میرا سب سے بڑا دشمن ہے۔۔۔ غلط وقت پر ہی انٹری کرتا ہے۔۔۔ احد نے منہ بناتے ہوئے کہا تو منہا ہنس پڑی اور پاس آتے ثوبان کو گود میں بھر لیا

میرے ساتھ ساتھ آپ کا بھی کچھ لگتا ہے۔۔۔ منہا نے ثوبان کے گال پر پیار کرتے ہوئے کہا۔۔

احد۔۔۔ منہا کی آنکھوں میں شرارت دیکھ کر بولا

مگر بس اس وقت تمہارا بیٹا اور میری محبت کا دشمن ہوتا ہے احد نے بھی ہنستے ہوئے کہا۔۔۔

مما انزہ آنی کے چلیں نا۔۔۔ ثوبان نے منہا اور احد کو کھڑے باتیں کرتے دیکھا تو بے صبری سے بولا

۔۔۔ میری جان میں تو کب سے تیار ہوں مگر آپ کے بابا ہی لیٹ کروا رہے ہیں۔۔۔ منہا نے مسکین سی شکل بنا کر کہا۔۔۔

باباجلدی کریں ورنہ میں مما کو لے کر اکیلے چلا جاؤ گا۔۔۔ثوبان نے احد کو دھمکی دیتے کہا۔۔

اچھا اچھا میری بال ہو رہا تیار پانچ منٹ احد یہ کہتے کے ساتھ ہی باتھ روم میں گھس گیا۔۔۔۔۔۔

چلیں۔۔۔احد نے پرس اور موبائل کو جیب میں رکھتے ہوئے کہا اور ثوبان کو گود میں لیا۔۔۔تو منہا بھی چہرے پر حجاب کر کے احد کے چل دی۔۔۔احد کے ساتھ چلتے ہوئے منہا کو اپنے آپ پر فخر ہوتا تھا منہا کو ایسا محسوس ہوتا تھا وہ کسی مضبوط حصار میں ہو وہ اپنے رب کی بے انتہا شکر گزار تھی کے اللہ پاک نے اسُے اپنی رحمتوں کے سائے میں رکھا تھا احد جیسا محبت کرنے والا شوہر دیا تھا۔۔بیٹے جیسی نعمت سے نوازہ تھا بے شک اللہ اور اس کے نبی صلی اللہ ُعلیہ وسلم کے بتائے ہوئے راستے میں ہی بھلائی ہے۔۔۔

* * * * * * * * * * * * * *

ختم شد